صوبائی کونسل پنجاب
خلاصہ کارروائی

منعقدہ 29 ستمبر تا یکم اکتوبر 1980ء

سرکاری رپورٹ

صوبائی کونسل

پنجاب

مندرجات

	صفحہ
فہرست ارکان صوبائی کونسل پنجاب	1
فہرست افسران حکومت پنجاب	8
سبجکٹ کمیٹیوں کے کنوینرز اور ارکان کی فہرست	9
پروگرام —	
پروگرام 29 ستمبر 1980ء	14
" 30 ستمبر 1980ء	15
" یکم اکتوبر 1980ء	16
خلاصہ کارروائی —	
خلاصہ کارروائی 29 ستمبر 1980ء	17
" " 30 ستمبر 1980ء	67
" " یکم اکتوبر 1980ء	94
گورنر پنجاب کا صوبائی کونسل پنجاب کے اراکین سے خطاب ..	126

صوبائی کونسل پنجاب

چیئرمین

لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان

گورنر / مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر زون اے پنجاب

معتمد صوبائی کونسل پنجاب

جناب غلام محمد درانی

فہرست ارکان صوبائی کونسل پنجاب

منتخب شدہ ممبران

نمبر شمار	نام	عہدہ
	ضلع لاہور	
1	میاں شجاع الرحمان	میئر لاہور میونسپل کارپوریشن لاہور ۔
2	جناب اشفاق شاہد	ڈپٹی میئر لاہور میونسپل کارپوریشن لاہور ۔
3	ملک شاہ محمد اعوان	چیئرمین ضلع کونسل لاہور ۔
4	ملک محمد یوسف اعوان	وائس چیئرمین ضلع کونسل لاہور ۔
5	بیگم عارفہ طوسی	خاتون ممبر میونسپل کارپوریشن لاہور ۔
	ضلع قصور	
6	راؤ خضر حیات خان	چیئرمین ضلع کونسل قصور ۔
7	سردار محمد عارف خان	وائس چیئرمین ضلع کونسل قصور ۔
8	ملک محمد عاشق	چیئرمین میونسپل کمیٹی قصور ۔
	ضلع گوجرانوالہ	
9	چودھری محمد غوث ورک	چیئرمین ضلع کونسل گوجرانوالہ ۔
10	رانا نذیر احمد خان	وائس چیئرمین ضلع کونسل گوجرانوالہ ۔
11	حاجی محمد اسلم بٹ	چیئرمین میونسپل کمیٹی گوجرانوالہ ۔

نمبر شمار	نام	عہدہ
	ضلع شیخوپورہ	
12	چودھری نثار احمد خان	چیئرمین ضلع کونسل شیخوپورہ
13	چودھری رستم کافورڈ	وائس چیئرمین ضلع کونسل شیخوپورہ ۔
14	چودھری محمد اقبال ڈار	چیئرمین میونسپل کمیٹی شیخوپورہ ۔
	ضلع سیالکوٹ	
15	چودھری اختر علی	چیئرمین ضلع کونسل سیالکوٹ ۔
16	چودھری محمد اکبر کاہلوں	وائس چیئرمین ضلع کونسل سیالکوٹ ۔
17	ڈاکٹر کیپٹن محمد اشرف ارائیں	چیئرمین میونسپل کمیٹی سیالکوٹ ۔
18	سیدہ ساجدہ میر عابدی	خاتون ممبر ضلع کونسل سیالکوٹ ۔
	ضلع راولپنڈی	
19	شیخ غلام حسین	میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی ۔
20	راجہ فضل کریم	ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی ۔
21	جناب محمد بشارت راجہ	چیئرمین ضلع کونسل راولپنڈی ۔
22	کرنل (ریٹائرڈ) اے ایچ مغل ۔	وائس چیئرمین ضلع کونسل راولپنڈی ۔
23	بیگم نجمہ حمید	خاتون ممبر میونسپل کارپوریشن راولپنڈی ۔
24	کیپٹن ثنا اللہ	عیسائی ممبر راولپنڈی میونسپل کارپوریشن
	ضلع اٹک	
25	میجر (ریٹائرڈ) ملک محمد اکبر خان ۔	چیئرمین ضلع کونسل اٹک ۔
26	جناب محمد واثق خان	وائس چیئرمین ضلع کونسل اٹک ۔
27	الحاج عاصی الحی	چیئرمین میونسپل کمیٹی اٹک ۔

نمبر شمار	نام	عہدہ
	ضلع جہلم	
28 -	راجہ صفدر علی خان	بزرگ ترین ممبر برائے چیئرمین ضلع کونسل جہلم ۔
29 -	چودھری غلام محمد	بزرگ تر ممبر برائے وائس چیئرمین ضلع کونسل جہلم ۔
30 -	جناب نذیر حسین برلاس	چیئرمین میونسپل کمیٹی جہلم ۔
31 -	بیگم گلشن حقیق مرزا	خاتون ممبر میونسپل کمیٹی جہلم ۔
	ضلع گجرات	
32 -	چودھری محمد خان	بزرگ ترین ممبر برائے چیئرمین ضلع کونسل گجرات ۔
33 -	چودھری رحم داد	بزرگ تر ممبر برائے وائس چیئرمین ضلع کونسل گجرات ۔
34 -	میاں محمد اکبر فاروق	چیئرمین میونسپل کمیٹی گجرات ۔
	ضلع سرگودھا	
35 -	الحاج ملک فتح محمد خان لوانہ	بزرگ ترین ممبر برائے چیئرمین ضلع کونسل سرگودھا ۔
36 -	جناب امیر حیدر قریشی	بزرگ تر ممبر برائے ضلع کونسل سرگودھا ۔
37 -	حافظ محمد یونس	چیئرمین میونسپل کمیٹی سرگودھا ۔
	ضلع فیصل آباد	
38 -	جناب محمد ریاض شاہد	میئر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد ۔
39 -	چودھری محمد صدیق سالار	ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد ۔
40 -		چیئرمین ضلع کونسل فیصل آباد ۔

نمبر شمار نام	عہدہ
41 ۔ میاں عبدالرشید	وائس چیئرمین ضلع کونسل فیصل آباد ۔
42 ۔ بیگم نصرت کرنل مقبول الہی	خاتون ممبر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد ۔

ضلع جھنگ

43 ۔ بیگم سیدہ عابدہ حسین	چیئرمین ضلع کونسل جھنگ ۔
44 ۔	وائس چیئرمین ضلع کونسل جھنگ ۔
45 ۔ شیخ محمد اقبال	چیئرمین میونسپل کمیٹی جھنگ ۔

ضلع میانوالی

46 ۔ سردار محمد خان	بزرگ ترین ممبر برائے چیئرمین ضلع کونسل میانوالی ۔
47 ۔ جناب محمد نواز خان نیازی	بزرگ تر ممبر برائے وائس چیئرمین ضلع کونسل میانوالی ۔
48 ۔ میاں غلام حیدر	چیئرمین میونسپل کمیٹی میانوالی ۔
49 ۔ ڈاکٹر ثریا سلطانہ	خاتون ممبر ضلع کونسل میانوالی ۔

ضلع ملتان

50 ۔ نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی	میئر میونسپل کارپوریشن ملتان ۔
51 ۔ جناب نفیس احمد انصاری	ڈپٹی میئر میونسپل کارپوریشن ملتان ۔
52 ۔ سید فخر امام	چیئرمین ضلع کونسل ملتان ۔
53 ۔ نواب لیاقت علی خان	وائس چیئرمین ضلع کونسل ملتان ۔
54 ۔ بیگم زبیدہ جعفری	خاتون ممبر میونسپل کارپوریشن ملتان ۔

ضلع ساہیوال

55 ۔ میاں غلام محمد احمد خان مانیکا ۔	چیئرمین ضلع کونسل ساہیوال ۔
56 ۔ سردار سلطان احمد	وائس چیئرمین ضلع کونسل ساہیوال ۔

نمبر شمار	نام	عہدہ
57	چودھری تاج محمد	چیئرمین میونسپل کمیٹی ساہیوال ۔
58	محترمہ بلقیس خانم	خاتون ممبر ضلع کونسل ساہیوال ۔

ضلع وہاڑی

59	میاں محمد زاہد دولتانہ	چیئرمین ضلع کونسل وہاڑی ۔
60	جناب غلام حیدر خان کھچی	وائس چیئرمین ضلع کونسل وہاڑی ۔
61	حافظ اختر علی خان	چیئرمین میونسپل کمیٹی وہاڑی ۔

ضلع مظفر گڑھ

62	جناب غلام محمد مجتبیٰ غازی کھر	چیئرمین ضلع کونسل مظفر گڑھ ۔
63	چودھری جلال دین	وائس چیئرمین ضلع کونسل مظفر گڑھ ۔
64	جناب لیاقت علی ملک	چیئرمین میونسپل کمیٹی مظفر گڑھ ۔

ضلع ڈیرہ غازی خان

65	سردار مقصود احمد خان لغاری	چیئرمین ضلع کونسل ڈیرہ غازی خان ۔
66	سردار انعام اللہ خان کھوسہ	وائس چیئرمین ضلع کونسل ڈیرہ غازی خان ۔
67	جناب محمد ہلال طور	چیئرمین میونسپل کمیٹی ڈیرہ غازی خان ۔

ضلع بہاولپور

68	سردار فضل احمد خان لنگاہ	چیئرمین ضلع کونسل بہاولپور ۔
69	چودھری عبدالرشید	وائس چیئرمین ضلع کونسل بہاولپور ۔
70	سیٹھ محمد عبیدالرحمان	چیئرمین میونسپل کمیٹی بہاولپور ۔

ضلع رحیم یار خان

71	جناب رفیق حیدر خان لغاری	چیئرمین ضلع کونسل رحیم یار خان ۔

نمبر شمار نام	عہدہ
72 ـ ملک عظیم بخش	وائس چیئرمین ضلع کونسل رحیم یارخان ـ
73 ـ میاں عبدالخالق	چیئرمین میونسپل کمیٹی رحیم یار خان ـ

ضلع بہاولنگر

74 ـ چوہدری عبدالغفور	چیئرمین ضلع کونسل بہاولنگر ـ
75 ـ میاں غلام محمد ماموںکا	وائس چیئرمین ضلع کونسل بہاولنگر ـ
76 ـ جناب جاوید اقبال رانا	چیئرمین میونسپل کمیٹی بہاولنگر ـ
77 ـ بیگم نسیم عبدالماجد میاں	خاتون ممبر ضلع کونسل بہاولنگر ـ

نامزد ممبران

78 ـ جناب ڈاکٹر محمد سعید	صدر پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن (پنجاب برانچ) راولپنڈی ـ
79 ـ جناب حکیم آفتاب احمد قرشی	صدر قومی طبی ایسوسی ایشن پنجاب برانچ لاہور ـ
80 ـ میاں محمد حیات بخش	نائب صدر پنجاب سوشل ویلفیئر کونسل پنجاب ـ
81 ـ بیگم مسعودہ حامد	چیئرمین اپوا پنجاب برانچ ـ لاہور ـ
82 ـ بیگم سلمٰی تصدق حسین	چیئرمین انجمن خانہ دار خواتین پاکستان (لاہور)
83 ـ بیگم نزہت مسعود صادق	چیئرمین پاکستان ریڈ کریسنٹ لاہور ـ
84 ـ شیخ محمد اقبال صدانہ	صدر لاہور چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹریز لاہور ـ
85 جناب۔ نوشیر ایف دستور	صدر لاہور سٹاک ایکسچینج لاہور ـ
86 ـ جناب سراج قریشی	صدر مرکزی انجمن تاجران لاہور ـ
87 ـ جناب رشید صدیقی	صدر پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹ معرفت روزنامہ مشرق لاہور ـ

نمبر شمار	نام	عہدہ
88	سید منور علی شاہ	صدر پاکستان انسٹیٹوٹ آف انجینیرز لاہور ۔
89	۔ جناب خورشید احمد	سیکرٹری جنرل آل پاکستان فیڈریشن آف ٹریڈ یونینز (لاہور)
90	۔ جناب صالح محمد نیازی	سیکرٹری جنرل صدر لیبر یونین سرگودھا ۔
91	۔ چودھری ظہیر احمد تاج	صدر کالونی ٹیکسٹائل ملز لیبر یونین ۔ ملتان ۔
92	۔ جناب خورشید احمد کانجو	(نائب چیئرمین پنجاب کسان بورڈ) ممبر پاکستان کاٹن کمیٹی ۔
93	۔ چودھری محمد شیفع گل	سیکرٹری جنرل پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن فیصل آباد ۔
94	۔ چودھری ہارون رشید تہیم	چیف آرگنائزر انجمن کاشتکاراں پنجاب ۔ حافظ آباد ۔ ضلع گوجرانوالہ ۔
95	۔ چودھری غلام حیدر سجاد	صدر کسان بورڈ پنجاب سرگودھا ۔
96	۔ سردار محمد عظیم خان سدوزئی	صدر شیپ بریڈر ایسوسی ایشن ملتان ۔
97	۔ ملک اللہ یار خان	ترقی پسند کاشتکار ۔ بارانی ایریا پنڈی گھیب اٹک ۔
98	۔ الحاج چودھری محمد حیات	نائب چیئرمین پنجاب ٹرانسپورٹرز ایسوسی ایشن ۔
99	۔ جناب امیر عبداللہ خان روکڑی	نائب چیئرمین پنجاب رورل کواپریٹو کارپوریشن لاہور ۔
100	۔ شیخ محمد لطیف	سینئر نائب صدر انجمن حمایت اسلام لاہور ۔
101	۔ جناب خاقان بابر	صدر آل پاکستان فری لیگل ایڈ ایسوسی ایشن لاہور ۔
102	۔ چودھری سلطان علی	صدر چیمبر آف ایگریکلچر پنجاب لاہور ۔

فہرست افسران حکومت پنجاب

نمبر شمار	نام	عہدہ
1	جناب محمد صدیق چودھری	چیف سیکرٹری
2	جناب سعید احمد قریشی	چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ
3	جناب اسلم اویس	سینئر ممبر ـ بورڈ آف ریونیو و چیف لینڈ کمشنر
4	جناب ایس ـ ایم نسیم	ممبر ریونیو ـ بورڈ آف ریونیو
5	جناب اے ـ کے خالد	ممبر کالونیز ـ چیف کمشنر بحالیات و آبادکاری
6	جناب صفدر حسین کاظمی	سیکرٹری تعلیم
7	جناب صادق سعید خان	سیکرٹری مالیات
8	جناب محمد ریاض ملک	سیکرٹری صنعت و ترقی معدنیات
9	جناب محمد سعادت علی	سیکرٹری آبپاشی
10	جناب عبدالحمید چودھری	سیکرٹری زراعت
11	جناب آفتاب احمد خان	سیکرٹری اوقاف
12	جناب حسین علی قریشی	سیکرٹری جنگلات و شکار
13	جناب حاجی محمد اکرم	سیکرٹری لوکل گورنمنٹ
14	بریگیڈیر احمد فواد	سیکرٹری ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ
15	جناب احمد صادق	سیکرٹری محنت
16	جناب محمد حیات اللہ سنبل	سیکرٹری امور داخلہ
17	سید سبط الحسن شاہ	سیکرٹری مواصلات و تعمیرات
18	شیخ عبدالوحید	سیکرٹری قانون
19	بریگیڈیر اسحاق انور خواجہ	سیکرٹری صحت
20	کرنل محمد اسلم حیات قریشی	سیکرٹری سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
21	جناب جی ـ ایم پراچہ	سیکرٹری خوراک

نمبر شمار	نام	عہدہ
22	میاں بشارت رسول	سیکرٹری اطلاعات ۔ ثقافت و سیاحت
23	چودھری محمد اسلم	سیکرٹری آبکاری و محصولات
24	چودھری عبدالمجید	سیکرٹری امداد باہمی
25	کرنل اعجاز حسین	سیکرٹری لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ
26	جناب جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالجبار خان	چیئرمین پنجاب سروس ٹریبونل
27	جناب بی ۔ اے قریشی	چیئرمین پنجاب انتظامیہ نگران کمشن
28	شیخ ریاض احمد	ایڈووکیٹ جنرل
29	میجر جنرل فضل رازق	چیئرمین واپڈا
30	میجر جنرل (ریٹائرڈ) ایم ۔ ایچ انصاری	ڈائریکٹر جنرل لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی

سبجیکٹ کمیٹیوں کے کنوینرز اور ارکان کی فہرست

محکمہ زراعت

(1)	ملک عظیم بخش	کنوینر
(2)	سردار فضل احمد لنگاہ	ممبر
(3)	سید فخر امام	،،
(4)	چودھری سلطان علی	،،
(5)	بیگم ساجدہ نیر عابدی	،،
(6)	جناب ہارون رشید تہیم	،،
(7)	سردار محمد عارف خان	،،
(8)	نواب لیاقت علی خان	،،

محکمہ اوقاف

(1)	میاں شجاع الرحمان	کنوینر
(2)	جناب حافظ محمد یونس	ممبر
(3)	چودھری محمد خان	"
(4)	بیگم سلمٰی تصدق حسین	"
(5)	جناب محمد لطیف	"

محکمہ مواصلات و تعمیرات

(1)	میاں غلام محمد احمد خان مانیکا	کنوینر
(2)	ملک شاہ محمد اعوان	ممبر
(3)	شیخ عاص الہیل	"
(4)	چودھری اختر علی	"
(5)	لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) جناب عبدالحق مغل	"

محکمہ امداد باہمی

(1)	خان امیر عبداللہ خان روکڑی	کنوینر
(2)	خان غلام حیدر خان کھچی	ممبر
(3)	چودھری غلام محمد	"
(4)	جناب محمد نواز خان نیازی	"

محکمہ تعلیم

(1)	چودھری عبدالغفور	کنوینر
(2)	میاں غلام حیدر	ممبر
(3)	راجہ فضل کریم	"
(4)	جناب نذیر حسین برلاس	"
(5)	کیپٹن ثناءاللہ	"
(6)	بیگم زبیدہ جعفری	"
(7)	جناب جاوید اقبال رانا	"

محکمہ آبکاری و محصولات

(1) رانا نذیر احمد خان	کنوینر
(2) ملک محمد یوسف اعوان	ممبر
(3) ڈاکٹر ثریا سلطانہ	،،
(4) چودھری جلال دین	،،

محکمہ خوراک

(1) شیخ غلام حسین	کنوینر
(2) ملک محمد عاشق	ممبر
(3) سردار محمد انعام اللہ خان	،،
(4) چودھری غلام حیدر سجاد	،،
(5) چودھری محمد صدیق سالار	،،
(6) میاں محمد اکبر فاروق	،،

محکمہ جنگلات و شکار

(1) ملک غلام محمد مجتبیٰ غازی کھر	کنوینر
(2) راجہ صفدر علی خان	ممبر
(3) میاں عبدالرشید	،،

محکمہ صحت

(1) ڈاکٹر گلشن حقیق مرزا	کنوینر
(2) جناب اشفاق شاہد	ممبر
(3) جناب محمد بشارت راجہ	،،
(4) حاجی محمد اسلم بٹ	،،
(5) بیگم مسعود صادق	،،
(6) ڈاکٹر ایم سعید احمد	،،
(7) حکیم آفتاب احمد قرشی	،،

محکمہ ہاوسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ (شہری ترقی)

(1)	جناب محمد بلال طور	کنوینر
(2)	سیٹھ محمد عبدالرحمٰن	ممبر
(3)	میاں عبدالخالق	"
(4)	بیگم عارفہ طوسی	"

محکمہ صنعت و معدنی ترقی

(1)	شیخ محمد اقبال صدانہ	کنوینر
(2)	جناب نوشیر ایف دستور	ممبر
(3)	جناب سراج قریشی	"
(4)	جناب نفیس احمد انصاری	"

محکمہ آبپاشی و قوت برق

(1)	چودھری نثار احمد خان	کنوینر
(2)	چودھری محمد غوث ورک	ممبر
(3)	جناب محمد شفیع گل	"
(4)	سید منور علی	"

محکمہ محنت

(1)	جناب صالح محمد نیازی	کنوینر
(2)	ڈاکٹر محمد اشرف ارائیں	ممبر
(3)	جناب خورشید احمد	"
(4)	چودھری ظہیر احمد تاج	"

محکمہ لائیوسٹاک ۔ فشریز و ڈیری ڈویلپمنٹ

(1)	سیدہ عابدہ حسین	کنوینر
(2)	جناب محمد ریاض شاہد	ممبر
(3)	سردار محمد خان	"
(4)	سردار مقصود احمد خان لغاری	"
(5)	سردار محمد عظیم خان سدوزئی	"
(6)	چودھری عبدالرشید	"

محکمہ دیہی ترقی و لوکل گورنمنٹ

(1) نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی کنوینر
(2) راؤ خضر حیات خان ممبر
(3) جناب رفیق حیدر خان لغاری "
(4) محترمہ بلقیس خانم "
(5) جناب امیر حیدر قریشی "
(6) چودھری تاج محمد "

محکمہ مال

(1) ملک اللہ یار خان کنوینر
(2) جناب محمد واثق خان ممبر
(3) سردار سلطان احمد "
(4) میاں غلام محمد موکا "
(5) الحاج ملک فتح محمد خان ٹوانہ "
(6) جناب خورشید احمد کانجو "
(7) میاں محمد زاہد دولتانہ "
(8) چودھری محمد اکبر کاہلوں "

محکمہ سماجی بہبود و زکوٰۃ

(1) بیگم نصرت مقبول الہیٰ کنوینر
(2) میاں محمد حیات بخش ممبر
(3) چودھری محمد اقبال ڈار "
(4) جناب رستم کلفورڈ "
(5) بیگم نجمہ حمید "
(6) بیگم مسعودہ حامد "
(7) جناب خاقان بابر "

محکمہ سپورٹس ۔ سیر و سیاحت و ثقافت

(1) جناب لیاقت علی ملک	کنوینر
(2) بیگم نسیم عبدالماجد میاں	ممبر
( ) جناب رشید صدیقی	”

محکمہ ٹرانسپورٹ

(1) شیخ محمد اقبال	کنوینر
(2) میجر (ریٹائرڈ) ملک محمد اکبر خان	ممبر
(3) حافظ اختر علی	”
(4) چودھری رحیم داد	”
(5) جناب محمد حیات	”

پروگرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صوبائی کونسل پنجاب

پیر 29 ستمبر 1980ء کو 9 بجے صبح منعقد ہونے والے
کونسل کے اجلاس کا ایجنڈا

صبح کا اجلاس

1 ۔ تلاوت قرآن حکیم - - - - -	900 تا 9.05 بجے صبح
2 ۔ چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ ایوان کے سامنے ترقیاتی سرگرمیوں اور سالانہ پروگرام کی سکیموں کی پیش رفت کے متعلق رپورٹ پیش کریں گے - - - - -	9.05 تا 9.30 بجے
3 ۔ ترقیاتی پروگرام کے بارے میں سوالات اور اُن کے جوابات - - - -	9.30 تا 10.00 بجے

4 ۔ سبجیکٹ کمیٹیوں کے کنوینر ایوان کے سامنے متعلقہ کمیٹیوں کی سفارشات پر آخری فیصلوں اور ان پر عمل درآمد کے بارے میں رپورٹ پیش کریں گے ۔ - - - - - 10.00 تا 11.00 بجے

وقفہ برائے چائے

11.00 تا 11.30

- - - - - - نمبر 4 کے سلسلہ میں باقی ماندہ کارروائی - - - - 11.30 تا 1.00 بجے بعد دوپہر

وقفہ برائے نماز ظہر و طعام

1.00 تا 2.00 بجے بعد دوپہر

شام کا اجلاس

5 ۔ سبجیکٹ کمیٹیوں کی رپورٹوں کے حوالہ سے سوالات اور ان کے جوابات ۔ - - - - - 2.00 تا 3.00 بجے بعد دوپہر

6 ۔ اجلاس سبجیکٹ کمیٹی - - - - 3.00 تا 5.00 بجے شام

جی ۔ ایم ۔ درانی
معتمد
صوبائی کونسل پنجاب

لاہور
مورخہ 21 ستمبر 1980ء

پروگرام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

صوبائی کونسل پنجاب

منگل 30 ستمبر 1980ء کو 9 بجے منعقد ہونے والے
کونسل کے اجلاس کا ایجنڈا

صبح کا اجلاس

1 ۔ تلاوت قرآن حکیم - - - - 9.00 تا 9.05 بجے صبح

2 ۔ چیئرمین واپڈا (یا ان کا نمائندہ) پنجاب میں دیہی برق رسانی کے منصوبوں نیز انسداد تھور اور اصلاح اراضی کے منصوبوں (سکارپ) کا مختصر جائزہ پیش کریں گے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ 9.05 تا 9.30 بجے

3 ۔ سوالات و جوابات متعلق واپڈا ۔ ۔ ۔ ۔ 9.30 تا 10.00 بجے

4 ۔ عام بحث ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ 10.00 تا 11.00 بجے

وقفہ برائے چائے

11.00 تا 11.30 بجے

5 ۔ عام بحث ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ 11.30 تا 1.00 بجے بعد دوپہر

وقفہ برائے نماز ظہر و طعام

1.00 تا 2.00 بجے بعد دوپہر

شام کا اجلاس

6 ۔ عام بحث ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ 2.00 تا 4.00 بجے سہ پہر

7 ۔ خطاب جناب لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان چیئرمین صوبائی کونسل و گورنر پنجاب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ 4.00 بجے سہ پہر

جی ۔ ایم ۔ درانی
معتمد
صوبائی کونسل پنجاب

لاہور
مورخہ 21 ستمبر 1980ء

پروگرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صوبائی کونسل پنجاب

بدھ بکم اکتوبر 1980ء کو 9 بجے صبح منعقد ہونے والے
کونسل کے اجلاس کا ایجنڈا

1 ۔ تلاوت قرآن حکیم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ 9.00 تا 9.05 بجے صبح

2 ۔ عام بحث (جاری) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ 9.05 تا 11.00 بجے

وقفہ برائے چائے

11.00 تا 11.30 بجے

3 ۔ عام بحث (جاری) - - - - - - - - 11.30 بجے

4 ۔ نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی ،
میئر میونسپل کارپوریشن ، ملتان
قرار داد پیش کریں گے ۔ - - - - -

5 ۔ خطاب جناب لیفٹیننٹ جنرل
غلام جیلانی خان چیئرمین صوبائی
کونسل و گورنر پنجاب - - - - - - -

6 ۔ دعائیہ کلمات از مولانا عبدالقادر آزاد - - - - -

جی ایم ۔ درانی
معتمد
صوبائی کونسل پنجاب

لاہور
مورخہ یکم اکتوبر 1980ء

خلاصہ کارروائی

خلاصہ کارروائی 29 ستمبر 1980ء

صوبائی کونسل پنجاب کا اجلاس بتاریخ 29 ستمبر 1980ء بروز سوموار اسمبلی چیمبرز لاہور میں منعقد ہوا ۔ جناب گورنر لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان چیئرمین صوبائی کونسل پنجاب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے ۔

اناؤنسر (مسٹر عزیز الرحمٰن) کے اعلان پر قاری علی حسین صاحب صدیقی نے تلاوت قرآن مجید فرمائی نیز تلاوت شدہ آیات کا ترجمہ سنایا ۔ پھر اناؤنسر صاحب نے نئے اراکین صوبائی کونسل کے اسماء گرامی سنائے اور حکومت کی جانب سے خوش آمدید کہا ۔ نیز یہ بھی اعلان کیا کہ پاکستانی عوام کے لیے یہ امر باعث فخر ہے کہ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب یکم اکتوبر 1980ء کو پورے عالم اسلام کے نمائندے

کی حیثیت سے اقوام متحدہ کو خطاب کریں گے - اس سلسلے میں اس ایوان کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ صدر پاکستان نے اپنے وفد اور پاکستان کی اقوام متحدہ میں نمائندگی کے لیے صوبائی کونسل پنجاب کے چار ارکان کو منتخب فرمایا ہے جن کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں :

1 ۔ محترمہ سیدہ عابدہ حسین صاحبہ چیئرمین ضلع کونسل جھنگ
2 ۔ میاں غلام محمد احمد خان صاحب مانیکا چیئرمین ضلع کونسل ساہیوال
3 ۔ چودھری عبدالغفور صاحب چیئرمین ضلع کونسل بہاولنگر
4 ۔ میاں محمد زاہد صاحب دولتانہ چیئرمین ضلع کونسل وہاڑی

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ (جناب سعید احمد قریشی) : جناب گورنر صاحب ! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے 80-1979ء کا کل پروگرام تقریباً 231 کروڑ روپے تھا - اس میں جون 1980ء تک 216 کروڑ روپیہ استعمال ہو چکا ہے جو کل رقم کا 93 فیصد بنتا ہے اس سے پہلے سال میں منصوبوں کی تکمیل کی شرح ساڑھے اکانوے فیصد تھی - تو گویا اس سے ڈیڑھ فیصد کے برابر زیادہ پروگریس دکھائی گئی ہے - پہلی ششماہی میں عمل درآمد کی رفتار نسبتاً سست رہی - تو کچھ اس وجہ سے کہ ٹھیکے داروں نے ہڑتال کی اور بجٹ وغیرہ پر نظر ثانی کرنا پڑی - اس لیے گورنر صاحب نے حکم دیا ہے کہ آئندہ ہماری یہ کوشش ہونی چاہیے کہ ہر مہینے میں منصوبے کا بارھواں حصہ مکمل کریں - جو تقریباً 8 فیصد بنتا ہے - دوسرا انتظام یہ ہے کہ گورنر انسپیکشن ٹیم جب منصوبوں کا معائنہ کرنے کے لیے جاتی ہے تو وہ فزیکل پروگریس کو دیکھتی ہے کہ کتنا اور کس معیار کا کام ہوا ہے - تیسرا پہلو یہ ہے کہ پنجاب میں پچھلے 23 سال سے یہ کوشش کی گئی ہے کہ پنجاب کا مالی سال 12 مہینے کا نہ ہو بلکہ 15 مہینے کا ہو اور یہ اس طرح سے کیا گیا ہے کہ جو اگلے سال کا منصوبہ ہے وہ اپریل کے پہلے ہفتے میں ہی ہر محکمے کو بتا دیا جاتا ہے - 81-1980ء کا 280 کروڑ روپے کا منصوبہ بنایا گیا ہے - تو پہلے سال کے 231 کروڑ روپے کے مقابلے میں گویا یہ 22 فیصد زیادہ ہے - یہ منصوبہ

سال شروع ہونے سے تین ماہ پہلے محکموں کو بھیج دیا گیا تھا ۔ تیسرا اہم پہلو یہ ہے کہ دیہاتوں کے لیے اس دفعہ 55 فیصد رقم مہیا کی گئی ہے اور کچھ منصوبے ایسے ہیں جس سے دیہاتوں اور شہروں کو بھی فائدہ پہنچے گا ۔ جیسے سڑکیں ہیں ۔ خوراک کے گودام ہیں۔ صنعت و حرفت کے منصوبے ہیں ۔ ان کو ہم نے علیحدہ کیٹیگری میں رکھا ہے ۔

ڈیزل ۔ ٹیوب ویل ۔ کھالوں کی مرمت یعنی اصلاح آبپاشی اور زرعی ترقیات پر کروڑوں کی رقم مختص کی ہے ۔ گورنر صاحب نے دیہاتی سڑکوں کے لیے 22 کروڑ روپے کی رقم منظور کی ہے ۔ اگر آپ حساب لگائیں تو 55 کروڑ روپے کا پنجاب میں منصوبہ ہے ۔ اور یہ کل بجٹ کا 20 فیصد ہے ۔ تعلیم میں زیادہ تر سکولوں اور پرائمری سکولوں کو مد نظر رکھا گیا ہے اور وہ بھی دیہاتوں میں زیادہ تاکہ جلدی تعلیمی سہولتیں مہیا کی جا سکیں ۔

چولستان کے لیے 22 لاکھ روپے ترقیاتی پروگراموں پر خرچ کرنے کے لیے رکھے گئے ہیں ۔ یہ رقم مزید بڑھا دی جائے گی ۔ حکومت نے دیہاتوں میں بجلی پہنچانے کا جو معیار مقرر کیا ہے وہ یہ ہے کہ ایسے گاؤں کو بجلی پہلے مہیا کی جائے جو نصف میل کے فاصلہ کے اندر اندر واقع ہوں ۔ اس پر مزید فیصلہ کیا گیا ہے کہ سب سے پہلے وہ دیہات لیے جائیں جن کی آبادی زیادہ سے زیادہ ہو ۔

اختتام پر مندرجہ ذیل اراکین کونسل نے سوالات کیے ۔

کرنل (ریٹائرڈ) عبدالحق مغل : جناب والا! گذشتہ تیس (30) سال کے عرصہ میں پنجاب حکومت کی ڈویلپمنٹ سکیم میں پنڈی ضلع کا حصہ ایک فیصد سے کم ہے ۔ اور اس ایک فیصد میں زیادہ اربن ایریا کا حصہ ہے ۔ دیہاتوں کو اس دفعہ بہت کم حصہ ملا ہے ۔

چودھری محمد صدیق سالار : پنجاب دوسرے صوبوں کے مقابلے میں تعلیم میں بہت پیچھے ہے ۔

جناب خورشید احمد : پنجاب میں اصل رقم کا 63 فیصد خرچ ہوا ۔ جس سے ترقیاتی رفتار پر اثر پڑا ہے ۔ وہ علاقے جو پسماندہ ہیں جہاں بیروزگاری ہے اور تعلیم سے محروم ہیں ۔ ان کی طرف توجہ دی جائے اور ایسے رسم و رواج جو ہندوؤں کی وراثت ہیں ان کو ختم کیا جائے ۔

سیدہ ساجدہ نیر عابدی : منصوبہ بندی میں دیہاتی علاقوں کو آبادی کے لحاظ سے حصہ دیا جائے ۔ اس وقت دیہاتی علاقوں کو جو حصہ دیا جا رہا ہے وہ کم ہے ۔

جناب نوشیر ایف دستور : پنجاب کو پسماندہ علاقہ قرار دیا جائے اور ٹیکس ہالیڈے دی جائے ۔ اور ایسی صنعتوں کو انڈسٹریل اسٹیٹ میں ہونا لازمی قرار نہ دیا جائے ۔

چودھری ہارون الرشید تھیم : جناب چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات نے ورلڈ بنک سکیم کے تحت بعض اضلاع میں سڑکوں کا ذکر کیا ہے ۔ اس میں گوجرانوالہ کا ضلع شامل نہیں ہے ۔

سید ظفر امام : جناب والا ! پنجاب کا ترقیاتی منصوبہ 280 کروڑ روپے کا ہے اور سنٹرل گورنمنٹ کا غالباً 21 سو کروڑ روپے کا ہے ۔ میں اس کی وجہ پوچھتا ہوں کہ جب پنجاب کی آبادی 56 فیصد ہے اس کو 280 کروڑ روپے کی بجائے 400 کروڑ کیوں نہیں ملے ۔ دوسرا مسئلہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کا ہے ۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس کا رابطہ بلدیاتی اداروں کے ساتھ نچلی سطح تک ہونا چاہیئے ۔ تیسری بات سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ایلوکیشن مختلف اضلاع کی ضروریات کے مطابق ہونی چاہیئے ۔

راجہ صفدر علی خان : جناب والا ! میں گذارش کروں گا کہ ہماری تحصیل پنڈ دادن خان اور ضلع کی سڑک کو پختہ کیا جائے ۔ دوسری گذارش یہ ہے کہ جن یونین کونسلوں میں ہائی سکول نہیں ہیں ، وہاں کم از کم ایک ایک ہائی سکول ہو ۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ : پہلی بات یہ ہے کہ راولپنڈی کے جو دیہاتی علاقے ہیں ان کی طرف پوری توجہ نہیں کی جا رہی ۔ جیسا کہ آپ

کو معلوم ہے کہ اس بنیاد پر جناب گورنر نے ایک خاص ادارہ قائم کیا ہے جس کو "ایجنسی بارانی ایریا ڈویلپمنٹ" کہتے ہیں۔ اس کا مقصد ہی یہی ہے کہ وہ ان مسائل پر توجہ دے جس پر پہلے توجہ نہیں تھی۔ دوسری بات یہ کہ حکومت نے اب علاقائی منصوبہ بندی کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ تیسری بات یہ کہ حالانکہ سڑکوں کے فارمولے میں راولپنڈی کا حصہ منفی ہے لیکن ہم نے اسے نظر انداز نہیں کیا۔

ایک پوائنٹ یہ اٹھایا گیا ہے کہ پنجاب تعلیم میں بہت پیچھے ہے۔ یہ بالکل بجا ہے۔ اور حکومت کو اس بات کا پورا احساس ہے۔ اس لیے جو مالی سال رواں کا ڈویلپمنٹ بجٹ بنایا گیا ہے اس کا سب سے زیادہ اضافہ تعلیم کے محکمے میں کیا گیا ہے۔ ایک بات یہ بھی کہی گئی ہے کہ صنعت و حرفت، صحت اور تعلیم کے میدان میں تصرف 63 فیصد ہے۔ اس سے ہمیں اتفاق ہے۔ ہم آپ سے مشورہ کرنا چاہتے ہیں کہ اسے کیسے بڑھایا جائے۔ یہ مسئلہ منصوبہ بندی کا نہیں بلکہ عمل درآمد کا ہے۔

گاڑیوں میں تیل کی بجائے گیس کے استعمال کے بارے میں عرض ہے کہ یہ مسئلہ خاصا پیچیدہ ہے۔ بہرحال حکومت کو اس چیز کا علم ہے اور وہ ڈومسٹک انرجی ریسورسز (Domestic Energy Resources) کو استعمال کرنے کے لیے اسکیم بنا رہی ہے۔ ٹیکس ہالیڈے کا مسئلہ بھی حکومت کے زیر غور ہے اور صوبائی حکومت نے یہ مسئلہ حکومت پاکستان کو بھیجا ہوا ہے۔

پیشن ہنک کا سڑکوں کے پروگرام کے متعلق یہ نکتہ اٹھایا گیا ہے کہ گوجرانوالہ کو جائز حصہ نہیں ملا۔ ہم نے گوجرانوالہ کو اپنی ضروریات کے مطابق بجٹ دینے کا تہیہ کیا ہے۔ سڑکوں کے متعلق یہ ہے کہ گوجرانوالہ ڈسٹرکٹ کو وائس گروئینگ ٹریکٹس میں اولیت دی جائے گی اور الاٹمنٹ آپ کے مشورہ سے کی جائے گی۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ پنجاب کی 280 کروڑ کی بجائے 500 کروڑ ایلوکیشن ہونی چاہیئے۔ اس کی ایلوکیشن مرکزی حکومت وضع کردہ سہولت کے مطابق کرتی ہے جس میں سے 60 فیصد آبادی کے تناسب سے دیا جاتا ہے۔

پلاننگ میں بلدیاتی اداروں کو شامل کرنے کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے اور جونہی وسائل اجازت دیں گے ہم اس کو ضلع کی سطح تک لے جائیں گے ۔ سیکٹورل ایلوکیشن کے متعلق میں مودبانہ گذارش کرونگا ہم ضرور یہ چاہتے ہیں کہ کوئی ضلع ضرورت سے زیادہ نظر انداز نہ ہو ۔ ہمیں جہاں نظر آتا ہے کہ کس شعبہ میں کس خاص ضلع میں زیادہ خرچ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے وہاں ہم زیادہ خرچ کرتے ہیں ۔

اس کے بعد کنوینر صاحبان نے اپنی اپنی سبجیکٹ کمیٹیوں کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنی شروع کیں ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے زراعت

ملک معظم بخش (کنوینر سبجیکٹ کمیٹی برائے زراعت) : جناب گورنر صاحب و معزز خواتین و اراکین کونسل ۔ میں محکمہ زراعت کی سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات اور ان پر عمل درآمد کی رپورٹ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ۔ جو پچھلے اجلاس میں پیش کی گئی تھی ۔

اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

1 ۔ سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش پر امید ہے کہ جلد ہی گندم کی نئی قیمت کا اعلان کر دیا جائے گا ۔

2 ۔ اگرچہ وفاقی حکومت بلا سود قرضہ کی سہولت صرف ساڑھے بارہ ایکڑ تک کے کاشتکاروں کو دیتی ہے ۔ لیکن حکومت پنجاب 25 ایکڑ تک کے کاشتکاروں کو اس سہولت میں شامل کر رہی ہے ۔ اور حالیہ ربیع میں انشاء اللہ ایک سو کروڑ روپے کی رقم بلا سود قرضہ کے طور پر کاشتکاروں کو مہیا کی جائے گی ۔

3 ۔ سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش پر وفاقی وزارت زراعت و خوراک سے سفارش کی گئی ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر میں کم از کم 30 فیصد چاول برآمد کرنے کی اجازت دی جائے ۔

4 ۔ سبزیات اور پھلوں کی ایکسپورٹ میں کاشتکار ، تاجر اور ایکسپورٹر حضرات کو ممکن سہولتیں مہیا کی جائیں گی ۔

5 - ہر ضلع میں سائل ٹیسٹنگ لیبارٹری قائم کرنے کی تجویز منظور کرلی گئی ہے - سارے پنجاب کے اضلاع کا سروے کرکے ایک سکیم تیار کرلی گئی ہے - جسے چیئرمین منصوبہ بندی کے پاس منظوری کے لیے بھیج دی گئی ہے -

6 - ٹریکٹروں کی مرمت کے لیے ہر تحصیل میں ایک ورکشاپ قائم کرنے کے لیے عمل شروع کر دیا گیا ہے - اور ڈائریکٹر جنرل (فیلڈ) محکمہ زراعت نے پرائیویٹ اداروں سے اس تجویز پر عمل کرنے کے لیے رابطہ قائم کر رکھا ہے -

7 - دیہی علاقوں میں بجلی مہیا کرتے وقت ان مواضعات کو ترجیح دی جائے گی جہاں ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں -

8 - تھریشروں کو بجلی سے چلانے کے لیے صنعتی نرخوں کی بجائے زرعی نرخ وصول کئے جا رہے ہیں -

9 - سکارپ کے وہ ٹیوب ویل جن کا پانی میٹھا ہے کاشتکاروں کو نیلام کر دینے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے -

10 - سبجیکٹ کمیٹی کی یہ تجویز کہ ایسے کاشتکار جو بجلی کا ٹیوب ویل لگانا چاہیں نصف میل کا خرچہ حکومت خود برداشت کرے - مالی وسائل کے پیش نظر یہ تجویز منظور نہیں کی گئی - واپڈا موجودہ وقت میں پندرہ ہزار روپے کی چھوٹ دیتا ہے - وہ بدستور قائم رہے گی -

11 - دیہاتوں سے غلہ، کپاس اور دوسری اجناس لانے کے لیے سڑکات تعمیر کی جا رہی ہیں - ہر ضلع میں فی الحال ایک سو میل پختہ سڑک تعمیر کی جائے گی -

12 - ڈیزل ٹیوب ویلوں کی سب سڈی کے لیے تعداد گیارہ سو سے بڑھا کر چار ہزار کردی گئی ہے -

13 - 150 ایکڑ سے زائد اراضی پر مالیہ چار گنا کی بجائے دو گنا وصول کیا جا رہا ہے -

14 ۔ محکمہ منصوبہ بندی نے اس بات کی منظوری دی ہے کہ محکمہ زراعت جناب فخر امام ، چیئرمین ضلع کونسل ملتان کو آن فارم واٹر مینجمنٹ پروگرام کی تشکیل اور تیاری میں شامل کرے ۔

جناب خاقان بابر : جناب والا ! میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ لمبی رپورٹیں پڑھنے کی بجائے اگر کنوینر صاحبان مختصراً فرما دیں تو میرا خیال ہے یہ بہتر ہوگا ۔

جناب گورنر : مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے اوقاف

میاں شجاع الرحمٰن (کنوینر سبجیکٹ کمیٹی برائے اوقاف) : جناب میرا شعبہ اوقاف ہے ۔ کمیٹی کے زیر غور ایک تجویز تھی کہ شہری علاقوں میں بلدیاتی حدود میں جہاں خالی قطعات موجود ہوں اور ان پر ناجائز تجاوزات ہوں ان کو ختم کر دیا جائے ۔ اور وہاں پر رہائشی فلیٹس اور شاپنگ سنٹر تعمیر کرنے کے لیے ایسی جگہوں کو استعمال میں لایا جائے ۔

محکمہ اوقاف کے زیر تحویل مزارات و مساجد سے ملحقہ زرعی اراضیات کو بذریعہ نیلام عام پٹہ پر دے ۔ زر پٹہ کو بتدریج علاقہ ریٹ پر لایا جائے نیز بنجر اراضیات کو ٹیوب ویلز سکیم کے تحت پندرہ سال کے لیے 10 فیصد سالانہ اضافے پر بذریعہ نیلام عام پٹہ پر دیا جائے ۔

1977ء کی زرعی اصلاحات کی زد میں آنے والی محکمہ اوقاف کی اراضیات کو زرعی اصلاحات سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔ حکومت پاکستان کے فیصلہ کا انتظار ہے ۔ محکمہ اوقاف کے زیر تحویل مساجد و مزارات اور دیگر عمارات کی قدامت کے پیش نظر خصوصی مرمت کے لیے 30 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں ۔ جو ناکافی ہیں فیصلہ کیا گیا تھا کہ محکمہ اوقاف کل آمدنی کا اڑھائی فیصد جو کہ آٹھ لاکھ انتیس ہزار تین سو پچاس روپے بنتا ہے ۔ 1980-81ء کے بجٹ میں مختص کر دیا ہے جو کہ خصوصی مرمت کی رقم

کے علاوہ ہے۔ زیر تعمیر مساجد کو محکمے کی تحویل میں لینے کا مسئلہ سبجیکٹ کمیٹی کے زیر بحث آیا۔ سبجیکٹ کمیٹی نے سپیشل کمیٹی کی تجویز کی منظوری دے دی۔ جناب گورنر پنجاب کی صدارت میں سبجیکٹ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ عمومی حالات میں مساجد کو محکمے کی تحویل میں نہ لینے کے احکام نافذ العمل رہیں گے۔

زائرین کی تکالیف کو دور کرنے کے لیے راستوں کو کشادہ کیا جائے۔ علمائے کرام کو جدید علوم سے آشنا کرنے اور جدید سائنسی دریافتوں اور ترقیات سے متعارف کرانے کے لیے ریفریشر کورسز کا انعقاد کیا جائے۔ علمائے مساجد کی تربیت اور بیرون ملک مبلغین بھیجنے اور بیرون وطن سفارتخانوں میں اسلامک مشن متعین کرنے کا مسئلہ بڑی کمیٹی کے زیر بحث آیا۔ چنانچہ فیصلہ کیا گیا جو علمائے کرام اپنے ذاتی خرچ پر بیرون ملک تبلیغ واشاعت اسلام کے لیے جائیں انہیں حکومت کی سرپرستی حاصل ہونی چاہیئے۔ جناب گورنر نے حکم صادر فرمایا کہ اس پالیسی پر جب بھی ملکی وسائل اجازت دیں مرحلہ وار پروگرام کے تحت مکمل غور کے بعد مالی وسائل کا جائزہ لیتے ہوئے عمل درآمد کا آغاز کیا جائے۔

رپورٹ کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

1 - شہری علاقوں میں واقع خالی پلاٹوں کے استعمال کے لیے محکمہ سکیمیں بنانے میں کوشاں ہے اور جونہی وسائل نے اجازت دی محکمہ ان کمرشل سکیموں پر عملدرآمد کرے گا۔

2 - محکمہ اوقاف کی زیر تحویل مزارات و مساجد سے ملحقہ زرعی اراضیات کو بذریعہ نیلام عام ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے اور بنجر اراضیات کو ٹیوب ویل سکیم کے تحت قابضین کو حسب سابق صرف 10 سالہ پٹہ پر با اضافہ 10 فیصد سالانہ بذریعہ نیلام عام دینے کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

3 - محکمہ اوقاف کی اراضیات کی زرعی اصلاحات نافذہ 1972ء سے استثنیٰ سے متعلق جناب گورنر پنجاب نے جناب صدر مملکت

کو ایک نیم سرکاری مراسلہ تحریر فرمایا ہے اور حکومت پاکستان سے فیصلہ کا انتظار ہے۔

4 ۔ مساجد و مزارات کی مرمت کے لیے بجٹ سال 1980.81ء میں رقم مختص کردی گئی ہے جو خصوصی مرمت کی رقم کے علاوہ ہے۔

5 ۔ مساجد کو عمومی حالات میں محکمہ کی تحویل میں نہ لینے کے احکام نافذ العمل رہیں گے اور اس فیصلہ کے مطابق عمل درآمد ہو رہا ہے۔

6 ۔ مزارات کی جانب راستوں کو کشادہ کرنے کے لیے صوبہ بھر میں تمام ناظمین حلقہ کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

7 ۔ سیکرٹری صاحب لوکل گورنمنٹ کو تحریک کردی گئی ہے کہ عمارات اوقاف جن میں سکول اور ڈسپنسریاں قائم ہیں ان کی توسیع و مرمت کے اخراجات بلدیاتی ادارے خود برداشت کریں۔ اس بارہ میں قانون میں مناسب ترمیم کردی جائے تاکہ بلدیاتی اداروں کے ایسے اخراجات جائز اور صحیح قرار دیئے جائیں۔

8 ۔ علماء کے لیے ریفریشر کورسز علماء اکیڈیمی میں محکمہ کروا رہا ہے۔ اور محکمہ زکواۃ و عشر نے دارالعلوم کے طلباء کو جو زیر تربیت ہیں صوبہ بھر میں وظائف دیئے ہیں۔

9 ۔ علماء مساجد کی تربیت کے متعلق وفاقی سیکرٹری وزارت مذہبی امور اسلام آباد کو تحریر کیا ہے کہ علماء کرام جو اپنے ذاتی خرچ پر بیرون ممالک اشاعت اسلام و تبلیغ کے لیے جائیں انہیں حکومت کی سرپرستی حاصل ہو اگر وسائل اجازت دیں تو حکومت کے مشن بیرون ملک بھیجے جائیں۔

10 ۔ علماء اکیڈیمی لاہور کے درجہ تخصص کا معادلہ پنجاب یونیورسٹی کے ایم اے سے کئے جانے کے لیے وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کو تحریک کی گئی ہے اور یونیورسٹی پنجاب کی طرف سے احکام کا انتظار ہے۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے مواصلات و تعمیرات

شیخ عامر الحق (کنوینر سبجیکٹ کمیٹی برائے مواصلات و تعمیرات) : جناب والا ! میں سبجیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

1 ۔ نئے ترقیاتی منصوبوں میں سڑکوں کی تعمیر کو ترجیح دی جائے گی ۔

2 ۔ زرعی شعبے سے منسلک نئی دیہی سڑکیں محکمہ شاہرات پنجاب تعمیر کرے گا کیونکہ صرف اس کے پاس مالی ، مطلوبہ ٹیکنیکی و فنی مہارت میسر ہے ۔ دیگر دیہی سڑکیں اب محکمہ دیہی ترقیات اور ضلعی کونسلیں بنانے کی مجاز ہیں ۔

3 ۔ درختوں کی فروختگی سے حاصل شدہ آمدنی کو حکومت اور ڈسٹرکٹ کونسلوں میں مساوی طور پر تقسیم کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے ۔

4 ۔ حکومت نے اصولی طور پر کمیٹی کی اس سفارش کو قبول کر لیا ہے کہ نئے ترقیاتی منصوبے بناتے وقت ڈسٹرکٹ کونسلوں کی سفارش کو مناسب اہمیت دی جائے ۔

5 ۔ تعمیراتی کاموں کا معیار بلند رکھنے کی غرض سے ضلع کونسلوں کے نمائندوں کی معائنہ ٹیم خاص اور سنگین شکایات کو متعلقہ محکمہ کے سربراہوں کو ضروری کارروائی کے لیے ارسال کرے گی ۔

6 ۔ موجودہ سڑکوں کی مناسب مرمت اور دیکھ بھال کو نئی سڑکوں کی تعمیر پر ترجیح دی جائے گی ۔ تاکہ خرچ شدہ رقم کو ضائع ہونے سے بچایا جا سکے ۔

7 ۔ مرکزی حکومت سے قومی شاہرات کو بہتر بنانے کے لیے مالی وسائل مہیا کرنے کی کوششیں اعلیٰ سطح پر جاری ہیں ۔

8 ۔ موٹر وہیکل ٹیکس و ٹول ٹیکس سے حاصل شدہ رقوم کا بیشتر حصہ سڑکوں کی دیکھ بھال پر صرف کیا جا رہا ہے ۔

9 - دریائے چناب پر طالب والا کے مقام پر پل کی تعمیر کو مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے شامل نہیں کیا گیا۔ وسائل مہیا ہونے پر ترجیحات کو مد نظر رکھا جائے گا۔

10 - دیہی مرکز اور یونین کونسل کی سطح پر پبلک کال آفس کھولنے کی سفارش کو وزارت مواصلات حکومت پاکستان تک پہنچایا جا رہا ہے۔

11 - سبجیکٹ کمیٹی کو مزید موثر بنانے کے لیے حکومت ہر طرح سے مناسب اقدامات کر رہی ہے۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے تعلیم

جناب جاوید اقبال رانا (کنوینر سبجیکٹ کمیٹی برائے تعلیم) : میں سبجیکٹ کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں مختصر طور پر پیش کرتا ہوں جس میں سفارش کی گئی ہے کہ پنجاب میں 33 ہزار پرائمری سکولوں میں پہلی جماعت سے جماعت چہارم تک مخلوط تعلیم رائج کی جائے۔ حکومت پنجاب نے اس سفارش کو اصولی طور پر تسلیم کر لیا ہے۔ اور مرکزی حکومت کو یہ سفارش کی گئی کہ پرائمری تعلیم کو پانچ درجوں کی بجائے چار درجات میں رائج کیا جائے۔ تعلیمی سب کمیٹی نے مزید سفارش کی تھی کہ اساتذہ کے تبادلے کے وقت اطمینان کر لیا جائے کہ کسی تعلیمی ادارے میں مرد اور عورت یکجا متعین نہ کئے جائیں۔ تجویز کیا گیا تھا کہ دیہات میں جو مدارس بند پڑے ہیں انہیں ایک دوسرے میں مد غم کیا جائے۔ یا انہیں دوبارہ جاری کرنے کی مزید سہولتیں مہیا کی جائیں۔ اس تجویز کو حکومت پنجاب نے منظور کر لیا ہے۔ اور ضلع کونسل کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ ضلعی افسر تعلیمات کے مشورے سے ایسے مدارس کو مد غم کر دیں یا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دیں۔ یہ سفارش بھی کی گئی کہ دیہاتی پرائمری مدارس کا انتظام و انصرام یونین کونسل کو تفویض کیا جائے۔ معائنہ اور جائزہ کی ذمہ داری بھی یونین کونسل کو دی جائے۔ نیز مکمل عمل درآمد ہونے تک ڈی۔ ای۔ او زنانہ کو مکمل اختیار دیا جائے کہ وہ

معلمات کا تقرر و تبادلہ کر سکے۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ پرائمری مدارس کا نظام ضلعی کونسل کو منتقل کر دیا جائے۔ اور بالآخر یہ اختیار یونین کونسل کو تفویض کیا جائے۔ مقامی آبادی کو مدرسہ کی فلاح و بہبود، تعمیر و ترقی اور مینٹیننس کے انتظامی امور میں شریک کیا جائے۔

یہ حکم جاری کیا گیا ہے کہ زنانہ ضلعی تعلیمی دفاتر میں زنانہ دفتری عملہ تعینات کیا جائے۔ صوبہ پنجاب کی کثیر آبادی کے پیش نظر یہ تجویز کیا گیا کہ صوبہ میں ہر سال چار پیشہ ورانہ ادارے قائم کیے جائیں۔ اور میڈیکل۔ کامرس اور ٹیکنیکل اداروں کی جانب خاص توجہ دی جائے۔ نیز یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ فنی اساتذہ کے بیرون ملک جانے کی عائد شدہ پابندی کو بہتر بنایا جائے۔ تاکہ اس رجحان پر قابو پایا جا سکے۔ زکواۃ اور عشر کے فنڈ سے تعلیمی ترقی کے لیے رقم خرچ کی جائے کیونکہ اسلامی نقطہ نظر سے یہ ایک مذہبی فریضہ ہے۔ یہ تجویز کیا گیا تھا کہ خواتین کے لیے پولی ٹیکنیکل و وکیشنل انسٹی ٹیوٹ کی تعداد بڑھائی جائے۔ اور خواتین کے لیے فارمیسی کے مضمون میں شام کی کلاسز پنجاب یونیورسٹی میں جاری کی جائیں۔

معزز اراکین کونسل کی بھی مملکت کی ترقی اور خوشحالی کے لیے نظریاتی تحفظ کی ضرورت بہت اہم ہے۔ اس سلسلے میں ایک ہمہ گیر پروگرام بنایا جائے اور ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن اور یونیورسٹی کے وائس چانسلر نظریاتی تحفظ کے لیے ایک پلان تیار کریں۔ یونیورسٹی کی سطح پر سائنس کے شعبہ تحقیق پر بجٹ کا کم از کم 20 فیصد خرچ ہونا بھی تجویز کیا گیا تھا تاکہ یونیورسٹی تدریسی مراکز کے تحقیقی مرکز بھی بن سکے۔ اس سلسلہ میں یونیورسٹی گرانٹ کمشن سے مراسلت جاری ہے۔

معزز اراکین۔ جیسا کہ میں نے آپ کے سامنے رپورٹ پیش کی ہے اور یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ صوبائی حکومت لوکل کونسل کے نظام اور بلدیاتی

اداروں کے ان ممبران کے مشورے کس طرح قبول کرتی ہے اور کس طرح ان پر فوری عمل درآمد کیا گیا ہے - پیش کی جانے والی تجاویز کو قبول کیا ہے اور ان پر عمل درآمد کا حکم دیا ہے -

رپورٹ کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

1 - پنجاب میں 33 ہزار پرائمری مدارس میں پہلی جماعت سے چہارم تک مخلوط تعلیم کو رائج کیا جائے اور مرکزی حکومت سے سفارش کی گئی ہے کہ پانچ درجوں کی بجائے چار درجے رائج کیے جائیں -

2 - ایک سکول کو دوسرے سکول میں مدغم کرنے یا ایک جگہ سے دوسری جگہ تبدیل کرنے کا اختیار ضلع کونسل کو دیا گیا ہے -

3 - کسی تعلیمی ادارے میں مرد اور عورت معلم یکجا متعین نہ کیے جائیں اور جہاں طالبات کے مدارس نہ ہوں وہاں ان کو طلباء کے مدارس میں داخلہ دیا جائے - اس بارہ میں ہدایات جاری کی گئی ہیں -

4 - دیہات میں جو مدارس بند پڑے ہیں انہیں ایک دوسرے میں مدغم کرنے یا انہیں دوبارہ جاری کرنے کا اختیار ضلع کونسل کو دیا گیا ہے -

5 - حکومت کے فیصلہ کے مطابق پرائمری مدارس کا نظام ضلعی کونسل کو منتقل کیا گیا ہے -

6 - یہ حکم جاری کیا گیا ہے کہ زنانہ ضلعی تعلیمی دفاتر میں زنانہ دفتری عملہ تعینات کیا جائے -

7 - حکومت پنجاب نے صوبہ میں 180 ہائی سکولوں میں ورکشاپوں کا اضافہ کیا ہے اور عملہ تعینات کیا جا رہا ہے - تمام مڈل سکولوں میں زرعی ، فنی اور گھریلو مضامین کا اجراء کیا گیا ہے -

8 ۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ڈویژنل سطح پر سب کمیٹیاں بنائی جائیں جو قومیائے گئے اداروں کے معیار تعلیم ۔ عمارات کی حالت ، طلبا کی تعداد اور ان اداروں کے ادغام کے بارے میں جائزہ رپورٹ پیش کریں ۔

9 ۔ ضلعی سطح پر نوجوانوں اور تربیت یافتہ انتظامی صلاحیت رکھنے والے افراد کے تقرر کیے جانے کی بابت حکومت ایک مطالعاتی جائزہ لے رہی ہے ۔

10 ۔ صوبہ میں ہر سال چار پیشہ ورانہ ادارے قائم کیے جانے اور میڈیکل ، کامرس اور ٹیکنیکل اداروں کی جانب خاص توجہ دینے کی بابت محکمہ صحت سے رپورٹ طلب کی جا رہی ہے ۔

11 ۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا ہے کہ فنی اساتذہ کے بیرون ملک جانے کی عائد شدہ پابندی کو بہتر بنایا جائے ۔

12 ۔ زکواۃ اور عشر کے فنڈ سے تعلیمی ترقی پر رقم خرچ کرنے کی بابت تجویز عشر اور زکواۃ کی سبجیکٹ کمیٹی کو بھجوا دی گئی ہے ۔

13 ۔ سائنس اور ہوم اکنامکس کے مضامین کو تمام کالجوں میں رائج کرنے کی سفارش پر حکومت نے متعلقہ اداروں کو ان مضامین کو رائج کرنے کا حکم دے دیا ہے ۔

14 ۔ خواتین کے لیے پولی ٹیکنیک اور ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ کی تعداد بڑھانے کا حکم جاری ہو چکا ہے ۔

15 ۔ خواتین کے لیے یونیورسٹی اور فارمیسی کے مضامین کے اجراء کے لیے وومن ڈویژن اسلام آباد سے خط و کتابت جاری ہے ۔

16 ۔ عمارات کی کمی کے باعث مڈل اور ہائی سکول کی سطح پر تعلیم کے لیے دوسری شفٹ کے اجراء کے لیے ہدایات جاری ہو چکی ہیں ۔

17 ۔ حکومت کی واضح ہدایات پر ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن اور یونیورسٹی کے وائس چانسلر نظریاتی تحفظ کے لیے ایک پلان تیار کریں گے ۔

18 ۔ یونیورسٹی کی سطح پر سائنس کے مضامین میں شعبہ تحقیق پر بجٹ کی کم از کم 20 فیصد رقم خرچ کی جائے تاکہ یونیورسٹی تدریسی مراکز کے ساتھ ساتھ تحقیقی مراکز بن سکے ۔ اس سلسلہ میں یونیورسٹی گرانٹ کمیشن سے مراسلت جاری ہے ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے آبکاری و محصولات

رانا نذیر احمد (کنوینر سبجیکٹ کمیٹی برائے محکمہ آبکاری و محصولات) : اس سے پیشتر کہ میں اپنی سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات اس معزز ایوان کے سامنے پیش کروں ۔ میں جناب چیئرمین ۔ آپ کی اجازت سے ایک تجویز پیش کرنی چاہتا ہوں ۔ کہ صوبائی کونسل کا اجلاس ہر تین مہینے میں ایک بار ہونا چاہیے ۔

اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

1 ۔ ذاتی رہائشی مکانوں کی حد معافی 12000 روپیہ سے بڑھانا مناسب نہیں سمجھا گیا ۔

2 ۔ پراپرٹی ٹیکس کی کل وصولی کا 5 فیصد خرچ منہا کرنے کے بعد باقی ماندہ ساری رقم میونسپل کمیٹیوں میں تقسیم کرنے کی تجویز پر عمل کرنا مناسب نہیں سمجھا گیا ۔

3 ۔ ان تمام قصبوں میں جو کہ موجودہ ٹیکس شدہ قصبات کے بموازی ہیں یکم جولائی 1981ء سے ٹیکس عائد کر دیا جائے گا ۔

4 ۔ حد معافی کیپٹل گین ٹیکس دس ہزار سے بڑھا کر 20 ہزار کرنے کے لیے سبجیکٹ کمیٹی کی سفارش اور محکمانہ رائے لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو ارسال کر دی گئی ہے ۔

5 ۔ (الف) محکمہ ایکسائز و ٹیکسیشن کے متعلقہ اہلکاروں کو موثر گاڑیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں مجسٹریٹ کے اختیارات دینے کی تجویز ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے زیر غور ہے ۔

(ب) گاڑیوں پر نصب شدہ ٹوکن کی چیکنگ باقاعدگی سے جاری ہے ۔

(ج) ٹریکٹرز جو کہ زرعی مقاصد کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں کی زیادہ سختی سے چیکنگ نہ کی جانے سے متعلق تجویز ہوم ڈیپارٹمنٹ کے پاس زیر غور ہے ۔

6 ۔ سینما ٹیکس جو تفریحی ٹیکس کے علاوہ وصول کیا جاتا ہے سے متعلق محکمہ خزانہ نے مشورہ دیا ہے کہ اس سفارش کو نئے مالی سال کا بجٹ تیار کرنے کے موقع پر عملدرآمد کے لیے بھیجا جائے ۔

7 ۔ سگریٹ اور تمباکو کی پرچون فروشی پر لائسنس فیس ختم کرنے کی تجویز نا منظور ہو گئی ۔

8 ۔ ہر ڈویژن میں ایک اور لاہور ڈویژن میں شراب کی دو دوکانیں کھولنے سے متعلق حتمی فیصلہ کے لیے گورنر صاحب سے احکام حاصل کئے جا رہے ہیں ۔

9 ۔ پراپرٹی ٹیکس کی تشخیص کے خلاف اپیل کرنے کے ساٹھ دن کی میعاد اس دن سے تصور کی جائے جس دن کہ ٹیکس گزار کو نوٹس ملے ۔ یہ تجویز لوکل گورنمنٹ کو بھیج دی گئی ہے تاکہ سپیشل سبجیکٹ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں پیش کی جا سکے ۔

10 ۔ ٹیکس کی تشخیص کے خلاف اپیل یا نگرانی کرنے کے لیے ایک سٹینڈرڈ فارم کی تجویز لوکل گورنمنٹ کو بھیج دی گئی ہے تاکہ سپیشل سبجیکٹ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں پیش کیا جا سکے ۔

11 ۔ ٹیکس گزاران کو اعتراض اپیل یا نگرانی کے احکام کی نقول بغیر ادائیگی فیس حاصل کرنے سے متعلق تجویز لوکل گورنمنٹ کو بھیج دی گئی ہے تاکہ سپیشل سبجیکٹ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں پیش کیا جا سکے ۔

12 ۔ صوبہ پنجاب میں سالانہ پراپرٹی ٹیکس کی یکمشت ادائیگی کے لیے چھوٹ ٹیکس کے 10 فیصد تک ہونی چاہیئے سے متعلق تجویز لوکل گورنمنٹ کو بھیج دی گئی ہے تاکہ سپیشل سبجیکٹ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں پیش کیا جا سکے ۔

13 ۔ پراپرٹی ٹیکس کی تشخیص کرتے وقت سالانہ کرایہ میں مرمت الاونس 10 فیصد سے بڑھا کر 20 فیصد کر دیا جانے سے متعلق تجویز لوکل گورنمنٹ کو بھیج دی گئی ہے تاکہ سپیشل سبجیکٹ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں پیش کیا جا سکے ۔

14 ۔ تفریحی ٹیکس کی ٹکٹوں کو سینما کی ٹکٹوں پر چسپاں کرنے کی بجائے تفریحی ٹیکس رجسٹروں کے اندراج کے مطابق وصول کیا جائے اور آزمائشی طور پر یہ سکیم صرف فیصل آباد میں نافذ کی جانے سے متعلق تجویز کو لوکل گورنمنٹ کو بھیج دی گئی ہے تاکہ سپیشل سبجیکٹ کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں پیش کیا جا سکے ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے خوراک

شیخ غلام حسین (کنوینر سبجیکٹ کمیٹی برائے خوراک) جناب والا : میں اپنی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

1 ۔ مستقل راشن ڈپو الاٹمنٹ بورڈ دو سرکاری افسران اور دو منتخب نمائندے یعنی چیئرمین اور وائس چیئرمین یہ تشکیل دیا گیا ہے جو کہ سفارشات کے مطابق نہیں ہے ۔

2 ۔ ایک ڈپو پر 500 راشن کارڈوں سے زائد کارڈ ہونے کی صورت میں بورڈ کو مشروط طور پر نیا ڈپو قائم کرنے کا اختیار دینے کی تجویز نہیں مانی گئی ۔

3 ۔ بورڈ کی طرف سے ڈپو منسوخ کرنے کے فیصلے کے خلاف اپیل کمشنر کے پاس ہوگی اور کمشنر کے بعد سیکرٹری کے پاس دوسری اپیل ہوگی یہ بھی سفارشات کے منافی ہے ۔

سبجیکٹ کمیٹی کی دوبارہ سفارش

1 ۔ نئی آسامی ڈپو کے قیام کا اختیار الاٹمنٹ بورڈ کو ہی ہونا چاہیئے ۔

2 ۔ بورڈ کی طرف سے منسوخی ڈپو کے فیصلے کے بعد اپیل کا حق کمشنر تک محدود رکھا جائے ۔

3 ۔ چاول باسمتی کی قیمت 125 روپے فی من کی بجائے 128.26 روپے فی من مقرر کی جائے اور اری قسم کے چاول کی قیمت 64 روپے سے بڑھا کر 67 روپے فی من کی جائے ۔

4 ۔ جو آٹا راشن ڈپوؤں پر سپلائی کیا جاتا ہے ۔ اس کا معیار درست کیا جائے ۔

5 ۔ کونسل کا اجلاس کم از کم ایک ہفتہ کے لیے ہونا چاہیئے ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے جنگلات و شکار

ملک غلام محمد مجتبیٰ غازی کھر (کنوینر سبجیکٹ کمیٹی برائے جنگلات و شکار) : جناب والا ! میں اپنی کمیٹی کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

1 ۔ جنگلی جانوروں کی دیکھ بھال کے لیے محکمہ شکار کے سٹاف کی تعداد ، تنخواہ میں معقول اضافہ تربیت بہتر کرنے کی

سفارشات محکمہ مالیات کو برائے ضروری کارروائی بھیج دی گئی ہیں۔

2 ۔ محکمہ متعلقہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ اعزازی گیم وارڈن اور اسسٹنٹ گیم وارڈن اکٹھے دورہ کریں گے تا کہ سرکاری سواری سے استفادہ کر سکیں اور اسی سلسلہ میں واچروں کو ھائر پرچیز شرائط پر موٹر سائیکل فراہم کرنے کے لیے محکمہ خزانہ کو فنڈز مہیا کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

3 ۔ آئی جی پولیس کو درخواست کی گئی ہے کہ محکمہ شکار سے متعلق مقدمات کو جلد نمٹانے کے لیے آئندہ سمنوں کی تعمیل بذریعہ محکمہ پولیس کرائے۔ بصورت دیگر کمیٹی کی تجویز کے مطابق جنگلات کے ضلعی افسروں کو مجسٹریٹ کے اختیارات دینے پر محکمہ متعلقہ سے رجوع کیا جائے گا۔

4 ۔ جانوروں کی بیشتر تعداد کو بارڈر ایریا کی پٹیوں میں تباہ کیا جاتا ہے۔ جہاں پر گیم ڈیپارٹمنٹ کے عملہ کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس بارہ میں ڈائریکٹر جنرل رینجرز کو لکھ دیا گیا ہے کہ بارڈر کے رقبوں میں رینجرز کو ناجائز شکار کھیلنے سے سختی کے ساتھ روکا جائے۔

5 ۔ محافظ جنگل کو اپنے وسیع علاقے میں فرائض کی انجام دہی کے سلسلے میں پہاڑی علاقہ میں گھوڑا الاؤنس اور میدانی علاقوں میں ھائر پرچیز سسٹم کے تحت موٹر سائیکل رکھنے کی اجازت دینے کی بابت محکمہ مالیات سے درخواست کر دی گئی ہے۔

6 ۔ کمیٹی نے محکمہ جنگلات کے فنڈز بڑھائے جانے کے بارہ میں درج ذیل نکات طے کیے ہیں:

(الف) جنگلات ، مالیات اور ترقیاتی منصوبہ بندی کے محکموں کی کمیٹی تشکیل دی جائے جو بجٹ کو آمدنی کے مطابق بڑھانے پر غور کرے تاکہ موجودہ وسائل سے زیادہ سے زیادہ استفادہ ہو سکے۔

(ب) نجی شعبے میں شجرکاری سے متعلق ایکٹ 1973ء سے خاطرخواہ نتائج برآمد نہیں ہوسکے۔ اس سلسلہ میں حکومت ایک حکم نامہ جاری کرے جس کے تحت ہر زمیندار اپنی ملکیت میں چار فیصد رقبہ شجرکاری کے لیے مختص کرے۔ علاوہ ازیں مقامی منتخب نمائندوں سے رابطہ قائم کیا جائے گا تاکہ وہ شجرکاری کی مہم میں مقرر کردہ حد تک لوگوں کو راغب کریں۔

7 ۔ درختوں کے بیج مفت مہیا کر کے فارمی شجرکاری کو فروغ دیا جائے گا اور پودوں کی فروخت کو ترک کیا جائے۔ قلموں اور پودوں کی بلا قیمت تقسیم شروع کی جائے۔

8 ۔ کمیٹی نے جنگلات سے متعلق مقدمات جلد نمٹانے کے لیے فیصلہ کیا کہ تعمیل بذریعہ پولیس ہوگی اور فیصلہ بذریعہ عدالت مجسٹریٹ زیادہ مناسب ہوگا۔

9 ۔ سرکاری دفاتر کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ محکمہ جنگلات و شکار کے ضلعی، ڈیسٹرکٹ اور تحصیلی سطح پر متعین عملہ کو منتخب نمائندوں کے ساتھ باہمی صلاح مشورہ کے لیے گہرا رابطہ رکھا جائے۔

10 ۔ سیم اور تھور کے علاقوں میں شجرکاری کے فروغ کے سلسلہ میں سیم کے علاقہ میں بید کی افزائش سے لوگوں کو روشناس کرانے کی سفارش کی گئی ہے۔ کمیٹی نے محکمہ جنگلات کے عملہ کی تعداد محدود ہونے کی بنا پر یہ فیصلہ کیا کہ محکمہ مال کے پٹواری اور محکمہ زراعت کے فیلڈ اسسٹنٹ جو کہ دیہی سطح پر موجود ہوتے ہیں کی خدمات سے استفادہ اٹھایا جائے۔ محکمہ زراعت نے اس سلسلے میں اپنے عملے کو ہدایات جاری کر دی ہیں۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے صحت

جناب محمد اشفاق شاہد (کنوینر سبجیکٹ کمیٹی برائے صحت) :
جناب والا ! میں سبجیکٹ کمیٹی برائے صحت کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

1 ۔ (الف) فلم ۔ ٹی وی اور ریڈیو پر حفظان صحت کے متعلق تبلیغ کے لیے محکمہ صحت نے محکمہ اطلاعات کو سفارشات بھیج دی ہیں اور اس پر مناسب کارروائی ہو رہی ہے ۔

(ب) محکمہ صحت نے 500 پوسٹر اور پمفلٹ حفظان صحت کے مواد سے متعلق ڈائریکٹر جنرل سماجی بہبود حکومت پنجاب کے حوالے کیے ہیں تاکہ انہیں یونین کونسلوں اور خطیبوں میں تقسیم کریں ۔

(ج) وفاق حکومت کے ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سے بھی کہا گیا ہے کہ وہ ٹی ۔ وی اور ریڈیو کی انتظامیہ سے صحت کی بابت پروگرام کے لیے وقت وقف کروائیں ۔

2 ۔ (الف) حکومت پنجاب کی طرف سے تجویز ہے کہ تمام ڈاکٹروں کا دیہی علاقوں میں کام کرنا لازمی ہوگا ۔

(ب) فوج میں ڈاکٹروں کے لیے لازمی سروس کے قانون کی طرح دیہی علاقوں میں بھی لازمی ملازمت کا قانون بنانے کی تجویز بنائی گئی ہے ۔

(ج) ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس ڈاکٹروں کی آئندہ ایک دو سال میں کافی تعداد حاصل ہو جانے کی وجہ سے ڈاکٹروں کی خالی آسامیاں پر کرنے کے لیے ایل ۔ ایس ۔ ایم ۔ ایف کلاسوں کے اجراء کی ضرورت نہیں ہے ۔

3 - پرائیویٹ سوسائیٹیاں اور ادارے جو بیرونی امداد سے چل رہے ہیں ان کی کارکردگی اور مالی ذرائع پر کنٹرول سخت کرنے کے لیے محکمہ صحت نے ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز پنجاب ڈویژنل ڈپٹی ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسرز کو ہدایات جاری کر دی ہیں -

4 - (الف) تمام ڈاکٹر صاحبان ضابطہ اخلاق کی عموماً پابندی کرتے ہیں اور ان ضابطہ اخلاق کی عوام میں تشہیر خلاف مصلحت ہوگی -

(ب) ڈاکٹروں کی فیس کے متعلق حتمی فیصلہ ہونا باقی ہے -

5 - مختلف درجوں کے سرکاری ملازمین کے امتیازی علاج معالجہ کے فرق کو ختم کر دیا گیا ہے -

6 - (الف) صدر پاکستان نے طبی ڈسپنسریوں اور حکیموں کی تعلیم و تربیت کے متعلق جو ہدایات جاری کی تھیں اس سے متعلق حکیم آفتاب احمد قرشی صاحب کو ایک مفصل رپورٹ تیار کرنے کی درخواست کی گئی ہے -

(ب) محکمہ صحت نے وفاقی حکومت سے سفارش کی ہے کہ ایسا قانون بنایا جائے جس کی رو سے ایلو پیتھک ادویات کی طرح یونانی ادویات کے ڈبوں وغیرہ پر بند دوائی کے مرکبات کی تفصیل درج ہو -

(ج) حکماء اور طبی دوا خانوں کو چینی کا مناسب کوٹہ جاری کرنے کی سفارش کی گئی ہے

7 - ہسپتالوں کا معائنہ کرنے کے لیے سبجیکٹ کمیٹی کے ممبران کو اختیار دے دیا ہے اور ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ جب وہ معائنہ پر آئیں تو ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا جائے -

8 ۔ ڈائریکٹر پنجاب ڈرگ انسپکٹروں ۔ ڈرگ ٹسٹنگ لیبارٹری اور کیمیکل ایگزامینر پر اپنی نگرانی سخت کریں تاکہ دواؤں کا معیار گرنے نہ پائے ۔

9 ۔ (الف) ہسپتالوں میں داخل ٹی بی اور دماغی امراض کے مریضوں کو مفت خوراک مہیا کی جائے ۔

(ب) موجودہ خوراک کی قیمت کی وصولی کا انظام ختم کر کے ہر مریض سے 6 روپے یومیہ خوراک کا خرچ لیا جائے جو مریض ہسپتال کا کھانا استعمال نہ کریں ان سے قیمت خوراک وصول نہ کی جائے ۔

(ج) نادار اور غریب مریضوں کو جو قیمت خوراک دینے کے قابل نہ ہوں ان کو خوراک مفت مہیا کی جائے ۔

10 ۔ عطائیت کے انسداد کے لیے مناسب قانون کا اجراء زیر غور ہے ۔

11 ۔ میڈیکل اساتذہ کو اپنی فیلڈ میں معقول اور نمایاں تحقیق نہ کرنے پر پابندی لگانے کے لیے پی ایم ڈی سی کو لکھا جا رہا ہے تاکہ تمام صوبوں کے قوانین اور قواعد میں یکجہتی رہے ۔

12 ۔ پرائیویٹ ہسپتالوں اور اداروں کی کارکردگی کو باقاعدگی دینے کے لیے جہاں ہیں کے لیے فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایک سب کمیٹی بنائی جائے جو ان اداروں کے لیے قواعد مرتب کر کے اپنی سفارشات پیش کرے ۔

13 ۔ ڈاکٹروں اور پرائیویٹ معالجوں کے لیے مختلف ہاؤسنگ سکیموں میں اس شرط پر پلاٹوں کا کوٹہ مقرر کیا جائے کہ ڈاکٹر اور معالجین صاحبان وہاں پر کلینک ضرور بنائیں ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ (شہری ترقی)

جناب محمد بلال طور (کنوینر سبجیکٹ کمیٹی برائے ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ)، (شہری ترقی) : جناب والا! میں سبجیکٹ کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

1 چھوٹے شہروں میں اندرون میونسپل حدود یا زیر کاشت اراضی پر بھی رہائشی سکیموں سے پیدا شدہ مشکلات کی بابت ایک کمیٹی پہلے ہی بنائی جا چکی تھی جس نے شہری علاقوں میں ان مشکلات کا جائزہ لے کر اپنی رپورٹ چیف سیکرٹری صاحب کو پیش کر دی ہے۔ اس کی سفارشات کی ابھی منظوری باقی ہے۔ ان سفارشات کا مقصد غیر منظم طور پر بڑھتی ہوئی تعمیرات کو روکنا اور صحیح طور پر مناسب تعمیرات کی طرف اقدام کرنا ہے

2 ۔ شہروں کی منصوبہ بندی اور ترقی کے بارے میں جونہی میونسپل کمیٹیوں، ٹاؤن کمیٹیوں کی ضروریات موصول ہوں گی۔ اسی وقت محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ، اپنے ٹاؤن پلینرز سے کام کروا دے گا۔

3 ۔ مختلف سہولتیں فراہم کرنے والے اداروں کے درمیان رابطہ کا انتظام پہلے ہی سے موجود ہے کہ جو ادارہ سڑکوں کی کھدائی کرے وہ اپنا کام شروع کرنے سے پہلے میونسپل کمیٹی کے پاس سڑکوں کی مرمت کے اخراجات جمع کرائے۔ علاوہ ازیں محکمہ لوکل گورنمنٹ تمام کارپوریشنوں اور بڑی بڑی کمیٹیوں سے اس مقصد کے لیے مشاورتی اور رابطہ کمیٹیاں بنانے کے متعلق خط و کتابت کر رہا ہے۔

4 ۔ سرکاری کالونیوں کی جائے وقوع کے متعلق گورنمنٹ پالیسی کے مطابق کالونی بناتے وقت ایسی خالی جگہ کو اولیت دی جائے جو کہ گنجان آبادی سے ملحقہ ہو اور جہاں پر آبادی بسانے

جانے کے واضح امکانات موجود ہوں ۔ ورنہ ایسے علاقوں میں غیر قانونی اور غیر منظم تعمیرات ہو جانے کا اندیشہ ہوگا ۔

5 ۔ کمیٹی کی حدود میں سرکاری زمین پر ناجائز تجاوزات اور ناجائز قبضہ کے روک تھام کے لیے فوراً سکیمیں تیار کی جائیں ۔ بورڈ آف ریونیو زمین کا با اختیار ادارہ ہے ۔ اس نے زمینوں کی نگرانی کے لیے ڈپٹی کمشنر کو ہدایات جاری کر دی ہیں ۔

6 ۔ اگلے سال کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں منظور شدہ آب رسانی اور نکاس آب کی سکیموں کے متعلق معلومات کے بارے میں متعلقہ میونسپل کمیٹیوں کو ان کے حصے اور واجبات سے آگاہ کر دیا گیا ہے ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے آبپاشی و قوت برق

چودھری نثار احمد خان (کنوینر سبجیکٹ کمیٹی برائے آبپاشی و قوت برق) : جناب والا! میں سبجیکٹ کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

1 ۔ جن علاقوں میں پانی کی کمی ہے اور سکارپ سکیم بھی نہیں ہے وہاں ریکلیمیشن سکیم کے تحت موگے لگانے کا موجودہ طریق کار جاری رکھا جائے ۔

2 ۔ ضلع سرگودھا میں زیر زمین پانی کی سطح میں کمی ، سیم کے تدارک کے لیے صابووال ڈرین کی ازسر نو کھدائی کی تجویز زیر غور ہے اور واپڈا کے تعاون سے زیر زمین پانی کا سروے بھی کیا جاتا ہے تاکہ پانی کی گہرائی پر نظر رکھی جا سکے ۔

3 ۔ ضلع سیالکوٹ میں پانی کی کمی کو دور کرنے کے لیے ماضی میں تحقیقات کی گئی تھیں علاقہ میدانی ہونے کی وجہ سے قدرتی نالوں پر پانی ذخیرہ کرنے کے لیے مناسب جگہ نہیں ہے ۔ اس لیے چھوٹے بند بنانے کی تجویز کو قابل عمل نہیں سمجھا گیا ۔

4 ۔ نئے رقبہ جات کو .C.C.A میں مستقل طور پر اس وقت شامل کیا جا سکے گا جب تربیلہ سے زائد پانی میسر ہو گا ۔

5 ۔ ضلع فیصل‌آباد میں خیروالا گرین سکیم پر عمل‌درآمد کے لیے 1980.81ء میں تین کروڑ روپے کی رقم رکھی گئی ہے ۔ وفاقی حکومت سے پیشگی منظوری حاصل کی جا رہی ہے اور دوسرے ضروری اقدامات بھی کیے جا رہے ہیں ۔

6 ۔ بہاولپور ، بہاولنگر اور رحیم یار خان کے علاقوں کو سیم سے بچانے کے لیے سکارپ سکیموں کی منظوری اور ان پر عمل‌درآمد کے لیے واپڈا اور وفاقی حکومت سے رابطہ قائم ہے ۔

7 ۔ موگوں پر پانی کی کمی کو دور کرنے کے لیے سفارش واپڈا کو بھیج دی گئی ہے ۔ مناسب وقت پر آبیانے کی حقیقت پسندانہ شرح تعین کی جائے گی تاکہ وسائل بہتر کیے جا سکیں ۔

8 ۔ تھل کے علاقہ سے سیم کے تدارک کے بارے میں تھل سکارپ کی منصوبہ بندی جلد مکمل کرنے کے بارے میں وفاقی حکومت اور واپڈا سے کہا گیا ہے ۔

9 ۔ فصلوں کی ضرورت کے لیے شرح پانی مقرر کرنے کے لیے ریسرچ کا کام جاری ہے ۔

جناب گورنر : میں یہ عرض کر دوں کہ آئندہ ان رپورٹوں کو ٹیبل کر دیا جائے گا ۔ اس کے بعد ہر رپورٹ پر جو ڈیبیٹ ہو گی وہ ہو جایا کرے گی ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے محنت

جناب صالح محمد نیازی (کنوینر سبجیکٹ کمیٹی برائے محنت) : پہلا مسئلہ تو یہ ہے کہ میرے اندازے کے مطابق اس وقت 30 % ایسی ملیں ہیں جو ورکروں کو جائز مراعات بھی نہیں دے رہی ہیں ۔ جب ان سے کہا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس پیسہ نہیں ہے ۔ بنک ہمیں قرضہ نہیں دیتا ۔ میں نے جو 30 فیصد عرض کیا ہے اس لیے مطالبہ کیا تھا کہ ایسی ملوں کا سروے کیا جائے تاکہ یہ ملیں چلیں اور ان کے چلنے سے پروڈکشن بھی بڑھے اور ورکرز بھی سکون سے کام کر سکیں یعنی جو بیمار ملیں ہیں ان کے کم از کم ایک لاکھ کے قریب ورکرز ہیں جن کو تنخواہ دو مہینوں کے بعد ملتی ہے ۔ اور باقی تمام مراعات ختم کر دی گئی ہیں ۔ ورکروں میں بڑی بے چینی پائی جا رہی ہے اور مایوسی پھیلتی جا رہی ہے ۔ اب وفاقی حکومت دو مہینے یا تین مہینے سے ان کو تنخواہ نہ دے اور مزدور کو پیٹ بھر کر روٹی نہ ملے تو وہ کب تک کام کرتا رہے گا ۔ ایک بال بچے دار آدمی 265 روپے ماہانہ میں کیسے گزارہ کرے گا ۔ اور اس سے یہ توقع کی جائے کہ وہ پروڈکشن میں اضافہ کرے گا تو وہ کس طریقے سے کر سکے گا ۔

اس رپورٹ کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

1 ۔ وفاقی حکومت کی ٹیکنیکل کمیٹی برائے اقتصادی امداد ایسے کارخانے جو مالی مشکلات سے دو چار ہیں ان کے متعلق غور کر رہی ہے تاہم محکمہ محنت کا خیال ہے اگر ایسے کارخانوں کو دیئے گئے قرضوں پر سود سے مستثنیٰ کیا جائے تو ان کی حالت کافی بہتر اور فائدہ مند ہو سکتی ہے ۔

2 ۔ کارکنوں اور آجروں کے تعاون اور شرکت سے کام کے مطالعہ کا نظام رائج کرنے کے سلسلے میں وفاقی حکومت سے رپورٹیں حاصل کرنے کے لیے مراسلہ بھیجا جا رہا ہے ۔

3 ۔ کارکنوں کے لیے حکومت اور آجروں کے باہمی تعاون سے انسنٹیو سکیم نافذ کرنے کے بارے میں سیکرٹری لاہور چیمبر

آف کامرس سے گزارش کی گئی ہے کہ وہ اپنے خیالات سے آگاہ کریں ۔

4 ۔ (الف) کارکنوں کی رہائش کے لیے زمین حاصل کرنے کے کام پر تیزی سے عملدرآمد کیا جا رہا ہے ۔

(ب) کارکنوں کو بڑے صنعتی ادارے اپنے طور پر ٹرانسپورٹ کی سہولتیں مہیا کر رہے ہیں اور جن اداروں میں ٹرانسپورٹ کا بندوبست نہیں وہ کارکنوں کو سواری الاؤنس دیتے ہیں ۔

5 ۔ ان علاقوں میں جہاں صنعتی یونٹ نصب کئے جائیں آجر حضرات اپنے کارکنوں کے لیے رہائشی سہولتیں فراہم کرنے کی تجویز سے متعلق محکمہ محنت نے سبجیکٹ کمیٹی کی متفقہ رائے سے اتفاق کیا ہے کہ اس قسم کی پابندی سے بھاری سرمایہ کاری کی وجہ سے نئے صنعتی یونٹ نصب کرتے ہیں آجر حضرات اجتناب کریں گے ۔

6 ۔ کارکنوں کے لیے بڑھاپے کی مراعات کی سکیم کے متعلق وفاق حکومت کو لکھا جا چکا ہے ۔

7 ۔ لاہور ، شیخوپورہ گوجرانولہ اور فیصل آباد میں زیر تعمیر صنعتی کارکنوں کی بستیوں میں طبی مراکز کھولنے کے لیے جگہ مخصوص کی گئی ہے ۔

8 ۔ (الف) کارکنوں کی اجرتیں قیمتوں کے اتار چڑھاؤ کے متعلق وفاق حکومت کو بلٹ سسٹم مرتب کرنے کے لیے لکھا جا چکا ہے ۔

(ب) کم از کم اجرتوں کے بورڈ کو ایک مقررہ مدت میں اپنے فیصلہ کے اعلان کرنے کی پابندی سے متعلق معاملہ زیر غور ہے ۔

9 ۔ لیبر کمیشن کی سفارش کے اعلان کے بعد صوبائی سہ فریقی لیبر کانفرنس بلانا مناسب رہے گا تا کہ اس میں صوبے اور ڈویژن کی سطح پر بورڈ قائم کرنے کی تجویز پر غور کیا جا سکے ۔

10 ۔ ورکرز چلڈرن ایجوکیشن فنڈ محکمہ محنت کی تحویل میں رہے گا ۔

11 ۔ بڑے صنعتی اداروں میں ایسے افراد جن کا صنعتی تعلقات میں وسیع تجربہ ہے تعینات کئے جائیں اس کے متعلق وفاق حکومت کے لیبر ورکس ڈویژن کی رائے طلب کی گئی ہے ۔

12 ۔ لیبر کورٹس میں سرسری سماعت کے طریقہ کار کو سہل اور آسان بنانے کے سلسلہ میں وفاق حکومت کو تجویز کیا گیا ہے کہ متعلقہ قانون میں ضروری ترمیم کی جائے ۔

13 ۔ صنعتی اداروں مثلاً بجلی ، کانکنی ، ٹیکسٹائل کارخانوں میں موثر حفاظتی اقدامات سے متعلق وفاق حکومت کو لکھا جا چکا ہے کہ وہ سہ فریقی مشاورتی کمیٹی تشکیل دے کر حکومت پنجاب کو مطلع کریں ۔

14 ۔ (الف) اپرنٹس شپ رولز 1966 ء میں چند ترامیم کی وجہ سے 45 سال کی عمر تک کے سابق فوجیوں کو فوائد حاصل ہونے اور کار آموز کو بجائے سات مہینوں کے اب باقاعدہ سالانہ ترقی دی جاتی ہے ۔

(ب) پنجاب کے تمام ٹیکنیکل سنٹرز میں شام کو دوسری شفٹ برائے ہنگامی تربیتی پروگرام کی کلاسز شروع کی گئی ہیں تا کہ اندرون ملک اور بیرون ملک ہنر یافتہ کارکنوں کی کمی پوری ہو سکے ۔ علاوہ ازیں گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹوٹ میں بیرون ممالک کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے فنی تربیت کا شام کی کلاسز میں انتظام کیا گیا ہے ۔ اور عالمی بینک اور عالمی

اداروں کی معاونت موجودہ پانچ سالہ منصوبہ کے دوران پیشہ ورانہ اداروں کے قیام و توسیع کا پروگرام بھی شامل ہے۔

15 ۔ اپرنٹس شپ آرڈیننس کے تحت 18 سال قبل جو وظیفے کی رقم مقرر کی تھی اس کو بڑھانے کے لیے وفاقی حکومت کو تحریر کر دیا گیا ہے۔

16 ۔ گورنمنٹ ووکیشنل انسٹی ٹیوٹ جو محکمہ تعلیم سے نکال کر محکمہ محنت کی تحویل میں دیے گئے ہیں ان کے تربیتی معیار کو عالمی معیار پرلانے کے لیے چھ اداروں میں آئی۔ ایل۔ او اور جرمن ایکسپرٹ کی معاونت سے فنی تربیت کا انتظام کیا گیا ہے۔

(ب) ایسے صنعتی ادارے جن میں کم از کم 250 ورکرز کام کر رہے ہوں وہاں پروڈکشن کمیٹی سہ فریقی ہونی چاہیئے اس کے متعلق وفاقی حکومت کو سفارش کی گئی ہے وہ اس مسئلہ کو سہ فریقی کانفرنس میں پیش کرے۔

(ج) لیبر پروگرام کی نشریات کے متعلق ٹیلی ویژن کارپوریشن سے وقت حاصل کرنے کے لیے وفاقی حکومت کو دوبارہ تحریر کر دیا گیا ہے۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے حیوانات وماہی پروری

چودھری عبدالرشید (ممبر سبجیکٹ کمیٹی برائے حیوانات وماہی پروری) : سبجیکٹ کمیٹی برائے حیوانات وماہی پروری کی کنوینر اس وقت ملک سے باہر تشریف لے گئی ہیں ۔ جو سفارشات مرتب کی گئی ہیں وہ میں یہاں پیش کرتا ہوں ۔

اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

1 ۔ حیوانات کی ترقی کے لیے محکمہ منصوبہ بندی مزید فنڈ دینے کے لیے تیار ہے ۔ محکمہ حیوانات اپنی ضروریات کے لیے منصوبے تیار

کر رہا ہے اور یہ منظوری کے لیے مناسب اداروں کو پیش کر دیے جائیں گے۔

2 ۔ سرکاری زمینوں پر لائیوسٹاک کے فارم بنانے کے لیے ریونیو بورڈ کو طریقہ کار وضع کرنے کے سلسلے میں یاد دھانی کرائی گئی ہے۔

3 ۔ نمبرداری اور دوسری مویشی پالنے کے لیے دی گئی زمینوں کو عوام کے منتخب نمائندے دیکھیں۔ اس سلسلے میں بورڈ آف ریونیو کو عملدرآمد کے لیے یاد دھانی کرائی گئی ہے۔

4 ۔ دودھ اور گوشت پر سے پرائس کنٹرول ختم کرنے کے بارے میں قیمتوں اور رسد کے بورڈ کو یہ کیس دوبارہ بھیج دیا گیا ہے۔

5 ۔ لائیو سٹاک بورڈ کے تحت قائم کردہ لائیو سٹاک فارم جانوروں کی پرورش کے لیے استعمال کرنے کے لیے لائیو سٹاک بورڈ کو عملدرآمد کے لیے کہا گیا ہے۔

6 ۔ چودھری عبدالرشید وائس چیئرمین ضلع کونسل بہاولپور کو لائیوسٹاک بورڈ کی Evaluation کمیٹی کا ممبر نامزد کر دیا گیا ہے۔ کمیٹی نے اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دی ہے۔

7 ۔ دودھ کی فارم گیٹ قیمت اور صارف کی قیمت میں فرق کا معاملہ قیمتوں اور رسد کے بورڈ کو بھیج دیا گیا ہے۔

8 ۔ جانوروں کی افزائش کے لیے قرضے مہیا کرنے کے سلسلے میں جوائنٹ چیف اکنامسٹ محکمہ ترقی و منصوبہ بندی زرعی ترقیاتی بنک سے بات چیت کر رہے ہیں۔

9 ۔ اون بالوں اور گوشت والی سکیم منظور ہو گئی ہے اور اس کے لیے فنڈز بھی مہیا کر دیئے گئے ہیں۔

10 ۔ مرغیوں اور انڈوں پر قیمتوں اور ضلع سے باہر بھیجنے کی پابندی نہ ہونے کے بارے میں سفارش لوکل گورنمنٹ کے محکمہ کو بھیج دی گئی ہے ۔

11 ۔ لائیوسٹاک کے محکمہ میں ادویات کا ایک معیار مقرر کرنے کے لیے ایک کمیٹی جائزہ لے رہی ہے اس کی سفارش پر معاملہ فنانس کو بھیج دیا جائے گا ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے سماجی بہبود و زکواۃ

بیگم نصرت مقبول الہیٰ (کنوینر سبجیکٹ کمیٹی برائے سماجی بہبود و زکواۃ) : جناب والا ! میں کمیٹی کی رپورٹ پیش کرتی ہوں ۔

اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

1 ۔ پنجاب کونسل کا اجلاس ہر دو ماہ کے بعد بلایا جائے اس فیصلے سے متعلقہ محکمہ کو بذریعہ سیکرٹری صوبائی کونسل مطلع کر دیا گیا ہے تا کہ حکومت کی پالیسی کو مد نظر رکھتے ہوئے مناسب کارروائی کی جا سکے ۔

2 ۔ نئے قوانین کی وضع کے لیے پنجاب کونسل کو اعتماد میں لیا جائے ۔ اس سلسلے میں محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کو اس فیصلہ سے آگاہ کر دیا گیا ہے تا کہ وہ اس ضمن میں مناسب ہدایات جاری کرے ۔

3 ۔ نئے منصوبے بناتے وقت پنجاب کونسل کی مشاورت کے بارے میں چیئرمین ترقیاتی بورڈ کو آگاہ کر دیا ہے ۔ تا کہ وہ اس ضمن میں مزید کارروائی کر سکیں ۔

4 ۔ موجودہ مالی سال میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لیے 290 صنعتی مراکز دیہات میں قائم کر دیے ہیں ۔ تاکہ خواتین کو اقتصادی میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے مواقع فراہم کئے جا سکیں ۔

5 ۔ ہر ضلع میں سرکاری اداروں کے کارکنان اور رضا کار فلاحی تنظیموں کے اراکین کے مابین رابطہ قائم رکھنے کے لیے ایک رابطہ کمیٹی قائم کی جائے اس سلسلہ میں ضامی سطح پر ضروری ہدایات جاری کردی گئی ہیں ۔

6 ۔ معاشرتی بہبود کے پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے مستحقین کی فہرستیں جو مقامی زکواۃ کمیٹیوں نے تیار کی ہیں اس سے خاطر خواہ استفادہ کیا جائے ۔ اور خصوصی طور پر بیوگان یتامیٰ اور معذورین کے مسائل بہتر طریقے سے حل کئے جائیں ۔

7 ۔ محکمہ معاشرتی بہبود جو کام کر رہا ہے اس کی تشہیر کے سلسلے میں محکمہ ہذا کا ماہانہ ''جریدہ بہبود'' کے دوبارہ اجراء پر عملدرآمد ہو چکا ہے ۔ اس ضمن میں مالی مشکلات کا سامنا ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ دیگر ذرائع ابلاغ کو بروئے کار لانے کے لیے حکومت کی طرف سے ضروری ہدایات جاری کر دی گئی ہیں ۔

8 ۔ معاشرتی بہبود کی تنظیم کو زیادہ فعال بنانے کے لیے سفری سہولیات و عملہ کی بہتر شرائط ملازمت کے بارے میں محکمہ نے اپنے مختص بجٹ میں سے بچت کر کے کچھ گاڑیوں کی مرمت کروا دی ہے ۔ مالی وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک مرحلہ وار پروگرام گاڑیوں کی خرید کے لیے محکمہ مالیات کو پیش کیا جا رہا ہے اور سوشل ویلفیئر افسران کی ترقی کے سلسلے میں مرکزی حکومت سے رابطہ قائم کیا گیا ہے ۔ اس پر فیصلہ کا انتظار ہے ۔

9 ۔ سماجی برائیوں کے انسداد میں بلدیاتی اداروں کے اراکین اور محکمہ معاشرتی بہبود کے رابطہ کو مستحکم بنانے کے سلسلے میں محکمہ ہذا نے ضروری ہدایات جاری کردی ہیں تاکہ لوکل کونسلروں کے تعاون سے معاشرتی برائیوں کا خاتمہ ہو سکے ۔

محکمہ زکواۃ

1 ۔ نظام زکواۃ کا زکواۃ آرڈیننس 20 جون 1980ء سے نافذ ہو چکا ہے ۔

2 ۔ نظام زکواۃ کی ترویج کے سلسلے میں قانون کی رو سے بلدیاتی اداروں کے نمائندگان بھی مقامی تحصیل و ضلعی تنظیموں پر متعلقہ کمیٹیوں میں شامل کئے جا رہے ہیں ۔

3 مرکزی و صوبائی سنسر بورڈ میں محکمہ معاشرتی بہبود و زکواۃ کو نمائندگی کے بارے میں محکمہ اوقاف کو اپنا نمائندہ تجویز کرنے کے لیے علیحدہ کہہ دیا گیا ہے ۔

4 ۔ محکمہ معاشرتی بہبود کو جہاں تک ہو اپنی سکیموں اور اداروں کو چلانے کے لیے بیرونی امداد پر انحصار کم کرنے کے سلسلے میں عملدرآمد ہو چکا ہے ۔

5 ۔ معاشرتی بہبود کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے سبجیکٹ کمیٹی کے اراکین کو اداروں کی کارکردگی کا موقعہ پر جا کر جائزہ لینے کے سلسلے میں ضروری ہدایات فیلڈ سٹاف کو جاری کر دی گئی ہیں اور اراکین کی مشاورت حاصل کرنے کے لیے ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں ۔

6 ۔ بیت المال سکیم جو کہ پنجاب کے کئی مقامات پر رائج ہے ۔ زکواۃ کے نظام کے رائج ہونے کے بعد زکواۃ و عشر میں مدغم کرنے کی ضمن میں ضروری ہدایات جاری کردی گئی ہیں ۔

7 ۔ عشر کی تشخیص اور وصولی کے لیے ایک آسان طریقہ کار وضع کرنے کے سلسلے میں صوبائی زکواۃ کونسل نے مرکزی حکومت کو اپنی رائے دے دی ہے ۔

8 ۔ عشر کی تشخیص متعین شرح کی بنا پر کی جائے تاکہ عشر کمیٹیاں اس میں کوئی الجھن پیدا نہ کرسکیں اور متعلقہ اشخاص کے لیے تکلیف کا باعث بھی نہ ہو اور شریعت سے متصادم بھی نہ ہو اس سلسلے میں مرکزی حکومت کی توجہ مبذول کرائی گئی ہے ۔

9 ۔ معذوروں کے اداروں کے ساتھ منسلک سکولوں کو سرکاری تحویل میں لینے کی وجہ سے اداروں کے منتظمین کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے ۔ اس بارے میں متعلقہ محکمہ سے رجوع کیا گیا ہے ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے امداد باہمی

اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

خان امیر عبداللہ خان روکڑی (کنوینر سبجیکٹ کمیٹی برائے امداد باہمی) : جناب والا! محکمہ امداد باہمی جب سے قائم ہوا ہے ۔ اس محکمہ نے ملک کی کایا پلٹ کر رکھ دی ہے مگر اس محکمہ کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس محکمہ کی طرف مزید توجہ دی گئی تو انشاء اللہ امداد باہمی سے ہمارے ملک کی معاشی حالت درست ہو سکتی ہے جو سکیم امداد باہمی کی کامیاب ہو جاتی ہے اس کو ایک سرونگ سوسائٹی بنا کر چھین لیا جاتا ہے ۔ راہولی شوگر مل کی مثال آپ کے سامنے ہے ۔ میں ڈسٹرکٹ کواپریٹو سوسائٹی کا ممبر ہوں ۔ ہم نے پانچ ہزار روپے سے سوسائٹی شروع کی تھی اور اس وقت اس سوسائٹی کے پاس ساڑھے چار کروڑ روپیہ پڑا ہوا ہے ۔ دس کروڑ روپے کے ہم نے کسانوں کو کم قیمت پر ٹریکٹر بھی بیچے ہیں اور ہمارے پاس چار کروڑ روپیہ منافع پڑا ہوا ہے ۔ اور گورنمنٹ سے ہم نے کہا ہے کہ ہم ایک کروڑ روپیہ اس میں کسی بھی ویلفیئر فنڈ کے لیے گورنمنٹ کو دے سکتے ہیں ۔

جناب والا! کواپریٹو سوسائٹی کے اندر اس کے خاصے بڑے ستون سب انسپکٹر اور انسپکٹر ہوتے ہیں ۔ کام کرتے ہیں ان کی تنخواہیں اتنی قلیل ہیں کہ وہ سکیل نمبر 5 کی تنخواہ لیتے ہیں ۔ اس لیے ہماری سب کمیٹی نے کونسل سے یہ سفارش کی تھی کہ ان سب انسپکٹر اور انسپکٹر کے گریڈ بڑھائے جائیں لیکن اس سلسلہ میں خزانہ والوں نے ہمارے ساتھ اتفاق نہیں کیا ۔ اسی طرح ہماری کمیٹی نے یہ بھی سفارش کی تھی کہ آئندہ کواپریٹو سوسائٹی کے ہر سرکاری اور غیرسرکاری ممبر کی ذمہداری برابر کی ہو ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے صنعت و معدنی ترقی

شیخ محمد اقبال ۔ لاہور (کنوینر سبجیکٹ کمیٹی برائے صنعت و معدنی ترقی) : جناب والا ! میں سبجیکٹ کمیٹی برائے صنعت و معدنی ترقی کی رپورٹ پیش کرتا ہوں ۔

اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

1 ۔ صوبہ کے صنعتی اور تجارتی حلقوں کو قرضے دینے کے لیے صوبہ کو قرضے کے طور پر ملنے والی رقم زیادہ ہونی چاہیئے ۔

2 ۔ (الف) تجارتی بنکوں اور اسٹیٹ بنک آف پاکستان کے صدر دفاتر کی منتقلی کراچی سے اسلام آباد ممکن نہیں البتہ ذیلی بنکوں کے سربراہ صنعتوں اور تجارتی حلقوں کو 50 لاکھ روپے تک کے قرضے منظور کرنے کے مجاز ہیں ۔

(ب) نیشنل کریڈٹ کونسل کو چاہیئے کہ لوگوں کی جائز ضروریات کے لیے صوبہ پنجاب کو مناسب رقم مہیا کرے ۔

3 بنکرز اکوئٹی فنڈز (Bankers Equity Funds) کا دفتر کراچی میں ہی رہنا چاہیئے ۔

4 ۔ وفاقی اداروں جیسا کہ انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بنک سے صوبائی محکمہ صنعت کو اختیارات کی منتقلی کے سلسلے میں مزید کارروائی وفاقی حکومت سے موصول ہونے والے احکامات کے بعد کی جائے گی ۔

5 ۔ نقد زر مبادلہ صوبائی حکومت کو مہیا کیے جانے سے متعلق تجویز وفاقی حکومت کو بھیجی جا چکی ہے اور وفاقی حکومت کے احکامات کا انتظار ہے ۔

6 - چیف مینجر آئی - ڈی - بی پی اور پکک (PICIC) لاہور کی آسامی کو ترقی دے کر ڈپٹی مینجنگ ڈائریکٹر بنانے کی تجویز متعلقہ محکموں کو بھیجی جا چکی ہے اور صوبائی محکمہ صنعت اس سلسلہ میں مزید کارروائی کرے۔

7 - آزاد صنعتی علاقہ لاہور کی تجویز کو اس وقت تک التواء میں رکھنا جب تک کراچی کے آزاد صنعتی علاقے کے نتائج سامنے نہ آجائیں اچھا نہیں - کیونکہ پانچ سال سے زیادہ عرصہ لگ سکتا ہے - اس تجویز کو اگلی میٹنگ میں پیش کیا جائے گا۔

8 - لاہور کی خشک بندرگاہ میں صنعتی سامان رکھنے کی مناسب سہولتیں نہ ہونے کے پیش نظر اگر کراچی سامان لانے لے جانے کے لیے محکمہ ریلوے گاڑی کا بندوبست نہ کر سکتا ہو تو ڈرائی پورٹ اتھارٹی یا شپنگ کارپوریشن ٹرکوں کے ذریعے مال لانے لے جانے کا مربوط سلسلہ جاری کرے۔

9 - مالکان اور کرایہداروں کے درمیان جگہ خالی کرو کے سلسلہ میں جو کشیدگی پائی جاتی ہے اس سلسلہ میں مسٹر سراج قریشی کو ایک ورکنگ پیپر تیار کرنے کے لیے کہا گیا ہے تاکہ اگلی نشست میں اس پر مزید غور ہو سکے۔

10 - محکمہ لوکل گورنمنٹ شرح محصول چونگی میں یکسانیت پیدا کرنے کے لیے کام کر رہا ہے۔

11 - صارفین کمیٹی میں مقامی ممبر اصلاحی کمیٹی ، ممبر زکواۃ کمیٹی اور لوکل کونسلرز کو شامل کیے جانے سے متعلق فیصلہ ہوا ہے کہ محکمہ صنعت محکمہ سوشل ویلیفئر سے صارفین سوسائٹیز بنائے جانے کے سلسلے میں رپورٹ طلب کرے نیز مسٹر سراج قریشی کو قیمتوں میں استحکام پیدا کرنے والی کمیٹی میں نمائندگی دی جائے۔

12 ۔ Corporate profit tax کے علاوہ منافع ٹیکس لیے جانے سے متعلق وفاقی حکومت سے دوبارہ اس مسئلہ پر غور کرنے کے لیے کہا جائے ۔

13 ۔ 5 سال ٹیکس کو چھوٹ دئیے جانے سے متعلق سفارش کی گئی ہے کہ چھوٹ صنعتوں کے لیے ضلع میانوالی ، ڈیرہ غازی خان اور تحصیل خوشاب کے سارے علاقے پر لاگو ہونی چاہیئے اور اس پر صنعتی علاقے کی شرط عائد نہیں ہونی چاہیئے ۔

14 ۔ لاہور شیخوپورہ روڈ ، لاہور مریدکے اور لاہور قصور روڈ پر لگے ہوئے صنعتی اداروں سے آنے والے گندے پانی کی نکاسی سے متعلق ایل ڈی اے کے ڈائریکٹر مسٹر مغل نے بتایا ہے کہ مطلوبہ منصوبہ کے لیے رقم مہیا کی جا سکتی ہے کیونکہ متذکرہ علاقے اس کی حدود میں آتے ہیں ۔

15 ۔ دیہی علاقوں میں گھریلو صنعتوں کی ترقی کے لیے سمال انڈسٹریز کارپوریشن کو کہا جائے کہ وہ اس سلسلہ میں مناسب تجاویز تیار/پیش کرے ۔

16 ۔ خام مال کے فاضل درآمدی لائسنس کے حصول کے لیے صرف صوبائی محکمہ صنعت کے اعلان کو ہی کافی سمجھا جانا چاہیئے ۔

17 ۔ کسی دوسری جگہ نئی منڈی بنانے کے علاوہ اکبر منڈی کو اس کی موجودہ جگہ پر رہنے اور کام کرنے کی اجازت دی جانی چاہیئے ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے دیہی ترقی و لوکل گورنمنٹ

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی (کنوینر سبجیکٹ کمیٹی برائے دیہی ترقی و لوکل گورنمنٹ) : جناب چیئرمین ! میں سمجھتا ہوں کہ اس تین ماہ کے عرصہ میں جبکہ پچھلی سفارشات سبجیکٹ کمیٹی کو بھیجی تھیں اور اس نے ہاؤس میں پیش کی تھیں اس کے بعد تمام بلدیاتی اداروں سے سفارشات

بلکہ ہر شعبہ سے سفارشات جناب گورنر آپ کے پاس پہنچ چکی ہیں ۔ اور مجھے قوی امید ہے کہ ان سفارشات کی روشنی میں آپ کا جو خطبہ ہو گا اس میں ہمیں بہت کچھ مل جائے گا ۔

رپورٹ کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

1 ۔ یونین کونسلوں اور شہری کونسلروں کو معمولی نوعیت کے دیوانی اور فوجداری مقدمات کی سماعت اور فیصلہ کرنے کے اختیارات دیئے جائیں نیز 5000 ہزار روپیہ کے سول مقدمات بھی ان کے سپرد کئے جائیں ۔ اس سلسلہ میں قانون وضع کر کے محکمہ قانون پنجاب کو قانونی شکل دینے کے لیے بھیج دیا ہوا ہے ۔

2 ۔ تغیرات ہائے کاشت کی فردیں یونین کونسل کے دفاتر میں مہیا کی جائیں گی تا کہ چیئرمین یونین کونسل ان فردات کو جاری کر سکے ۔ یہ فیصلہ بورڈ آف ریونیو کو برائے تعمیل و ضروری کارروائی روانہ کر دیا گیا تھا ۔

3 ۔ مالی و نہری پٹواری ۔ محکمہ زراعت کے فیلڈ اسسٹنٹ اور وٹرنری اسسٹنٹ ہفتہ میں کم از کم ایک دفعہ اپنے اپنے حلقہ یونین کونسل کے دفتر میں بیٹھ کر کام کریں گے ۔ اس فیصلے پر عملدرآمد کے لیے متعلقہ محکمہ جات کو ہدایات جاری کردی گئی ہیں ۔

4 ۔ یونین کونسل کے حلقہ میں متعین سرکاری ملازمین کونسل کے چیئرمین کو اپنے دوروں کی کاپی بھیجیں گے ۔

5 ۔ اراضی سرکار نزول کی لوکل کونسلوں کو منتقلی کے مسئلہ کی بابت یہ فیصلہ ہوا ہے کہ لوکل کونسلیں اپنی اپنی تجاویز برائے حصول اراضی ڈپٹی کمشنر ، کمشنر صاحبان کی معرفت بورڈ آف ریونیو کو بھیجیں گے ۔

6 ۔ لوکل کونسلوں کے ٹیکس لگانے کی تجاویز کو شائع نہ کرنے کی منظوری نہیں دی گئی ۔

7 - غیر منقولہ جائیداد کی منتقلی کے ٹیکس میں اضافہ کے سلسلہ میں ترمیمی مسودہ محکمہ قانون کو برائے اصلاح بھیج دیا گیا ہے -

8 - ہر لوکل کونسل کی چونگی کا شیڈول مختلف ہے لہذا وہ محصول چونگی کے شیڈول میں اپنے حالات اور فیصلہ کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے شیڈول کو تبدیل کر لیں مزید محکمہ بلدیات ایک ماڈل شیڈول تیار کرکے لوکل کونسلوں کو آئندہ مالی سال سے قبل ارسال کر دے گا -

9 - تہہ بازاری کے تحت جگہ دینے پر جو پابندی لگائی گئی ہے وہ واپس لینے پر مارشل لاء کی ہدایت نمبر 10 اور 25 کے تحت اس پر عمل درآمد نہیں ہو سکا - نیز محکمہ کی طرف سے تجویز ہے کہ یہ معاملہ ماہرین کی کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ ان کی سفارشات کی روشنی میں اس پر دوبارہ غور کیا جا سکے -

10 - تجارتی یونٹ مثلاً دوکانیں وغیرہ بذریعہ نیلام کرایہ پر دی جائیں اور ہر سال کرایے میں 10 فیصد اضافہ کیا جائے -

11 - صنعتی تعلقات کے آرڈیننس کا اطلاق بلدیاتی ملازمین پر نہ کئے جانے کے بارے میں محکمہ محنت نے وفاقی حکومت سے رجوع کیا ہے -

12 - لوکل کونسل کا ہر ممبر کسی نہ کسی سب کمیٹی کا ممبر بننے سے متعلق لوکل کونسل کے رولز میں مناسب ترامیم کی تجویز محکمہ قانون کے زیر غور ہے -

13 - ڈویلپمنٹ اتھارٹیز میں لوکل کونسلوں میں نمائندگی کا طریقہ کار وہی ہونا چاہیئے جو قواعد الیکشن کے تحت مخصوص گروہوں کے انتخاب سے متعلق ہے -

14 - لوکل کونسلوں کے برآمدی کے ٹیکس کے دوبارہ نفاذ کے بارے میں وفاقی حکومت کو تحریک کی گئی ہے -

15 ۔ چینی پر عائد کردہ ٹیکس کی آمدنی متعلقہ ضلع کونسلوں کو تقسیم کرنے پر غور سے پہلے کین کمشنر سے معلوم کیا گیا ہے کہ اس مد میں ہر زون ایریا میں کتنی آمدنی ہو رہی ہے ۔ جواب موصول ہونے پر مناسب کارروائی کی جائے گی ۔

16 ۔ چیئرمین اور نائب چیئرمین کے خلاف تحریک عدم اعتماد سے متعلق یہ فیصلہ ہوا ہے کہ آئندہ الیکشن سے پہلے قانون میں ایسی ترمیم کر لی جائے کہ چیئرمین اور نائب چیئرمین اس وقت تک منتخب نہ کیا جائے جب تک وہ ممبران کی اکثریت سے منتخب نہ ہو ۔

17 ۔ چیئرمین حضرات کے لیے اعزازیہ کی رقم لوکل کونسلیں بذریعہ قرارداد تجویز کرکے گورنمنٹ کو بھجوا رہی ہیں اور ان پر فیصلے کئے جا رہے ہیں ۔

18 ۔ ضلع کونسل اپنی سڑکیں خود تعمیر کرے ۔

19 ۔ جن لوکل کونسلوں کے پاس فنی عملہ موجود نہیں وہ اپنے منصوبے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ذریعہ تیار کرائیں اور جن کے پاس فنی عملہ موجود ہے وہ اپنے منصوبے اپنے ہی عملہ سے مکمل کرائیں ۔

20 ۔ مربوط دیہی ترقی ، رورل ورکس پروگرام اور لوکل گورنمنٹ ڈائریکٹوریٹ کے سٹاف کو مدغم کر کے ایک سروس بنا دی گئی ہے اور قواعد ملازمت بھی مرتب ہو رہے ہیں ۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے مال

ملک اللہ یار خان (کنوینر سبجیکٹ کمیٹی برائے مال) : جناب گورنر صاحب ۔ خواتین و حضرات ! وقت کی کمی کی وجہ سے میں صرف چند پوائنٹس ہی بتا سکوں گا ۔ سرکاری اراضی کی نیلامی ، چولستان میں اراضی کی الاٹمنٹ ، فیس انتقال اراضی ، خسرہ گرداوری میں تبدیلی ، پیداواری اکائیوں کی ازسرنو تشخیص ، پنجاب میں حق شفع قانون مجریہ 1913ء ، مقدمہ‌بازی میں تخفیف ، مزروعہ زمین کا طریقہ‌کار ۔

اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

1 - سرکاری اراضیات جو چراگاہ اور ممنوعہ حدود کے اندر ہیں وہ پہلے بذریعہ نیلام دو سال اور باقی ماندہ اراضیات 5 سال کے لیے پٹہ پر دی جا رہی ہیں۔ عارضی کاشت کے پٹہ جات تقریباً فروری۔ مارچ میں مکمل کر لیے جاتے ہیں۔

2 - چولستان میں اراضی کی الاٹمنٹ کی چھان بین کے متعلق بورڈ آف ریونیو کی تجویز کی تائید کی گئی ہے اور اس بارے میں ہدایات جاری ہو چکی ہیں۔

3 - فیس انتقال اراضی کم کرنے کے لیے محکمہ فنانس کو کیس بھیج دیا گیا ہے۔

4 - خسرہ گرداوری کے لیے ایک علیحدہ رجسٹر جاری کر دیا گیا ہے جس خسرہ گرداوری میں تمام تبدیلیوں کو درج کر دیا جائے گا اور اس رجسٹر کو یونین کونسل کے دفتر میں رکھا جائے گا۔

5 - موجودہ پیداواری اکائیوں کی ازسرنو تشخیص کا معاملہ ایک بار پھر وفاقی حکومت کو ارسال کر دیا گیا ہے کیونکہ صوبائی سطح پر اس میں بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

6 - پنجاب میں حق شفع کے قانون کو ختم کرنے کا نوٹ جناب گورنر صاحب کو ارسال کیا گیا تھا۔ جس پر حکم صادر ہوا کہ چونکہ معاملہ اسلامی مشاورتی کونسل میں زیر غور ہے لہذا فیصلہ تک معاملہ التواء میں رہے۔

7 - محکمہ مال میں غیرضروری مقدمہ بازی کو کم کرنے کے لیے بورڈ آف ریونیو کو ہائی کورٹ کا درجہ دینے سے متعلق آئینی رکاوٹوں کو دور اور متعلقہ قوانین میں ترمیم کرنے کے لیے بورڈ آف ریونیو غور و خوض کے بعد حتمی سفارشات ارسال کر دے گا۔

8 - موجودہ مزروعہ زمینوں کے پرانے طریقۂ کار کو تبدیل کرنے کے لیے ایک ٹیم تشکیل دی جانے کی سفارش کی گئی ہے کہ وہ ہندوستان کا دورہ کر کے مزروعہ اراضی کار کا پتہ کرے۔ اس بارے میں بورڈ آف ریونیو کی طرف سے خلاصہ جناب گورنر صاحب کو ارسال کیا جا چکا ہے۔

سبجیکٹ کمیٹی برائے سپورٹس - سیروسیاحت و ثقافت

جناب لیاقت علی ملک (کنوینر سبجیکٹ کمیٹی برائے سپورٹس - سیر و سیاحت و ثقافت) : جناب چیئرمین صاحب ! میں سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات پیش کرتا ہوں محکمہ کی طرف سے جو جواب آیا ہے وہ بھی پیش کرتا ہوں - شعبہ سیاحت و ثقافت سنٹرل سبجیکٹ ہے اس کو ڈی سنٹر لائز کیا جائے۔ تاکہ ہر صوبہ اس میں ضروری اقدامات کر سکے - اس کے علاوہ لوکل کونسل اور تحصیل کونسل کے لیول پر آپ کے جو علاقے ہیں ان میں پکنکس پوائنٹس منتخب کریں - یہ سفارش کی گئی تھی کہ خوبصورت مقامات پر ٹورسٹ کاٹیج اور ریسٹ ہاؤس تعمیر کیے جائیں اور سیاحوں کے لیے جملہ سہولیات کی تشہیر کی جائے تاکہ سیاحت کو فروغ دیا جا سکے - ایسے تمام پٹرول پمپوں کے لیے لازم قرار دیا جائے جو شاہراہوں پر واقع ہیں سیاحوں کو ٹورسٹ میپس (maps) مہیا کریں -

رپورٹ کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

ثقافت

1 - کمیٹی برائے سیاحت ، ثقافت و سپورٹس کا دائرہ وسیع کرنے کے ضمن میں نامور دانشوروں اور دیگر ماہرین کے نام زیر غور ہیں جو عنقریب کمیٹی کو پیش کر دیے جائیں گے تاکہ بعض افراد کو اس کمیٹی میں بطور معاون مدعو کیا جا سکے -

2 - صوبہ میں سیاحت کو فروغ دینے کے سلسلے میں متعدد اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں سے رابطہ قائم کیا جا رہا ہے تاکہ وہ لوگوں کی دلچسپی کے مقامات کی نشاندہی کریں اور وہاں کا ترقیاتی کام شروع کرایا جائے۔

3 - ہمارے مشاہیر ، فاتحین اسلام کی یادگاروں کی تعمیر کے سلسلے میں پنجاب کے متعلقہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں سے رابطہ قائم کیا جا رہا ہے۔ ان کے جواب کی روشنی میں ضروری اقدام زیر عمل لائے جائیں گے اور اگر ضروری ہوا تو نیا ترقیاتی منصوبہ تیار کیا جائے گا۔

سپورٹس

1 - ڈائریکٹوریٹ سپورٹس کی سائنسی اور تنظیمی لحاظ سے تشکیل کے بارے میں سبجیکٹ کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کے لیے تخمینہ رپورٹ ڈائریکٹر سپورٹس سے حاصل کر لی ہے۔

2 - جس کی منظوری کے لیے محکمہ مالیات کو لکھا جا رہا ہے۔ منظوری حاصل ہونے پر عمل درآمد ہو سکے گا۔

3 - صحت مندانہ مقابلجات کے لیے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

4 - ہر ضلعی ہیڈکوارٹر پر کھیلوں کے کمپلیکس کی تعمیر پر مالی وسائل کے مطابق عمل درآمد کیا جائے گا۔

5 - ہاؤسنگ سکیموں میں کھیلوں کے میدانوں کی گنجائش کے بارے میں محکمہ ہاؤسنگ سے رجوع کیا جا رہا ہے۔

6 - کھلاڑیوں کو وظائف دینے کے لیے پنجاب سپورٹس بورڈ کے تعاون سے مناسب انتظامات کیے جا رہے ہیں۔

7 - سپورٹس ایسوسی ایشن میں عہدیداران کو ایک وقت میں ایک ہی کھیل سے متعلق رکھنے کے سلسلے میں مناسب سطح پر غور کرنے کے بعد ہدایات جاری کی جائیں گی۔

8 - قذافی سٹیڈیم سے پولیس ریکروٹنگ سنٹر کو والٹن یا چوھڑکانہ میں منتقل کرنے کے سلسلے میں انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب سے رجوع کیا جا رہا ہے -

سیٹھ محمد عبید الرحمن : جناب والا ! ممبران کی تعداد بڑھانے کی بجائے سیاحت کی کمیٹی کو الگ کر دیا جائے -

سیکرٹری انفارمیشن : جناب والا ! یہ ہمارا ثقافتی ورثہ ہے - میری گذارش ہے کہ ان دونوں کمیٹیوں کو اکٹھا رہنے دیا جائے - البتہ کھیلوں کی کمیٹی کو علیحدہ کر دیا جائے -

جناب گورنر : ٹھیک ہے - سپورٹس کو علیحدہ کر دیا جائے -

سبجیکٹ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ

شیخ محمد اقبال (کنوینر سبجیکٹ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ) : جناب والا میں ٹرانسپورٹ کی سبجیکٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش کرتا ہوں -

اس رپورٹ کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

1 - نامزد ممبر لوکل کونسل کو روڈ ٹرانسپورٹ اتھارٹی پنجاب ، پنجاب ٹرانسپورٹ اتھارٹی پنجاب روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ اور پنجاب اربن ٹرانسپورٹ کارپوریشن میں شامل کرنے کے لیے موٹر وھیکل آرڈیننس مجریہ 1965ء میں ترمیم کے بعد عملدرآمد ہو سکے گا - مذکورہ آرڈیننس حکومت پاکستان کے پاس نظر ثانی کے مرحلہ میں ہے - جب حکومت پنجاب کو تبصرہ کے لیے بھیجا جائے گا اس وقت مناسب ترمیم بمطابق فیصلہ سب کمیٹی کر دی جائے گی -

2 - بین الاصوبائی روٹس پنجاب کے طریق کار کو صحیح خطوط پر وضع کرنے کے لیے ایک بورڈ کی تشکیل کی تجویز کی گئی ہے جو سیکرٹری صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی متعلقہ سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اور ٹرانسپورٹ فیڈریشن کے ایک نمائندہ پر مشتمل ہوگی -

3 ۔ حکومت پاکستان سے درخواست کی گئی ہے کہ بس چیسز کی قیمت میں اضافہ سے پیشتر صوبائی حکومتوں سے مشورہ کیا جایا کرے ۔

4 ۔ حکومت پاکستان سے استدعا کی گئی ہے کہ پی یو ٹی سی ، پی آر ٹی سی کی بجائے پرائیویٹ بسوں کو چلانے کے لیے سیکرٹری ٹرانسپورٹ صوبائی حکومت کو (N. O. C.) تصدیق نامہ عدم اعتراض دینے کا اختیار ہو ۔ اس سلسلہ میں متعلقہ قانون میں ترمیم کی جائے ۔ نیز لاہور کے شمال مشرق علاقے میں پنجاب اربن ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی 60 بسیں واپس کر کے پرائیویٹ بسیں چلانے کے متعلق حکومت پاکستان نے اتفاق کر لیا ہے ۔

5 ۔ ٹرانسپورٹ سے متعلق دفاتر کو یکجا کرنے کے لیے متعلقہ سیکرٹری روڈ ٹرانسپورٹ اتھارٹی اور ٹرانسپورٹ کے نمائندوں کے باہم اشتراکیت اور تعاون سے عملدرآمد کیا جائے گا ۔ نیز اس معاملہ میں جو مالی مشکلات در پیش ہیں محکمہ مالیات حکومت پنجاب نے اس پر غور کرنے کے لیے اتفاق کر لیا ہے ۔

6 ۔ پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر کو بنکوں کی طرف سے امداد دینے کے سلسلے میں حکومت پاکستان سے سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کی درخواست کی گئی ۔

7 ۔ کمیٹی نے سفارش کی تھی کہ تمام قسم کی گاڑیوں کی چیکنگ تھانہ کرنی بند کر دے اس کی بجائے صرف ڈویژن ٹیم گاڑیوں کی چیکنگ کرے اور تمام متعلقین کو مناسب ہدایات جاری کردی گئی ہیں ۔

8 ۔ پی ایس وی ڈرائیونگ لائسنس کی میعاد ایک سال کی بجائے 6 ماہ کرنے کے لیے قانون میں مناسب ترمیم حکومت پاکستان کے زیر غور ہے ۔

9 - پرائیوٹ اور پبلک سیکٹر دونوں میں بسوں کی حالت کو چیک کرنے کے لیے جملہ متعلقین کو ہدایات جاری کی جا چکی ہیں -

10 - ہائی ویز پر گاڑیوں کی حد رفتار کو کنٹرول / چیک کرنے کے لیے ہوم ڈیپارٹمنٹ حکومت پاکستان کو اس فیصلہ سے آگاہ کرتے ہوئے فوری کارروائی کی درخواست کی جا چکی ہے -

11 - اوور لوڈنگ اور سپیڈنگ کے ماسوائے بسوں کے کاغذات کی جانچ پڑتال جنرل بس سٹینڈز پر کرنے کے فیصلہ پر عملدرآمد کے لیے محکمہ لوکل گورنمنٹ اور محکمہ ہوم کو لکھ دیا گیا ہے تاکہ وہ اپنی سطح پر ڈپٹی کمشنر اور دیگر متعلقین کو ہدایات جاری کر دیں -

12 - بس مالکان کو کوآپریٹو سوسائٹیز بنانے کے سلسلے میں فیصلہ ہوا ہے کہ سب کمیٹی کے آئندہ اجلاس میں بس مالکان اور ٹرانسپورٹ فیڈریشن کی رائے کی روشنی میں مزید غور کیا جائے گا -

13 - با ضابطہ سامان لانے اور لے جانے والی فارورڈنگ ایجنسیوں کے اوپر شرائط کو سختی سے لاگو کیا جائے نیز شرط ضرورت قانون میں مناسب ترمیم کی جائے - اس بارہ میں موٹر وہیکل آرڈیننس کے رول (3) 64؟ میں مناسب ترمیم کی ضرورت ہے کافی سوچ بچار کے بعد متعلقہ گڈز فارورڈنگ ایجنسیوں سے مکمل کوائف حاصل کرنے کے بعد ترمیم کی جائے -

14 - ٹرکوں کی طرح مقرر شدہ انکم ٹیکس کا فارمولا بس مالکان پر بھی عائد کیا جائے نیز سہ ماہی ٹیکسیشن صوبہ سرحد اور سندھ کے برابر لائی جائے - یہ معاملہ وفاقی حکومت سے متعلق ہے اور یہ تجویز وزارت مواصلات کو بھیجی جا رہی ہے -

15 ۔ ٹریکٹر ڈرائیونگ لائسنس دیتے وقت اشاروں کے بارے میں پورے طور پر پوچھنا چاہیے اور جب ٹریلر کے ساتھ ٹریکٹر سڑک پر آئے تو اس کے پاس لائسنس ہونا ضروری ہے اس بارے میں فیصلہ ہوا ہے کہ اگرچہ لائسنس جاری کرتے وقت مکمل احتیاط کی جاتی ہے ۔ تا ہم عملدرآمد کرنے کے لیے مزید ہدایات متعلقہ محکمہ کو جاری کی جائیں ۔

16 ۔ راولپنڈی اور دوسری جگہوں پر ٹیکسی میں میٹر کو سختی سے چیک کرنے کے متعلق یہ فیصلہ ہوا ہے کہ قانون میں ایسی بے قاعدگیوں سے نمٹنے کے لیے اختیارات پہلے ہی موجود ہیں ۔ اس ضمن میں ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس (ٹریفک) پنجاب اور سیکرٹری صوبائی ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی خصوصی توجہ دلائی جائے ۔

17 ۔ سفارش یہ ہے کہ ہر ایک جنرل بس سٹینڈ پر مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل گورننگ باڈی ہونی چاہیئے ۔ اور بس سٹینڈ کی آمدنی متعلقہ بس سٹینڈ کی ضروریات اور بہتری پر صرف کی جائے ۔

(1) ایڈمنسٹریٹر ۔

(2) لوکل باڈی کا نمائندہ ۔

(3) ٹرانسپورٹ فیڈریشن کا نمائندہ اور

(4) ایمپلائز کا نمائندہ ۔

فیصلہ یہ ہوا کہ جنرل بس سٹینڈ چونکہ لوکل باڈی متعلقہ کے کنٹرول میں ہوتے ہیں اس لیے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو مناسب کارروائی کے لیے درخواست کی جائے نیز لاہور کے جنرل بس سٹینڈ کے بارہ میں گورنر پنجاب کے فیصلہ کو سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کے پاس برائے تعمیل و کارروائی بھیج دیا گیا ہے ۔

18 ۔ موسم گرما کی چھٹیوں اور دیگر تعطیلات کے دوران طلباء کو کرایہ میں رعایت نہ دینے سے متعلق مسئلہ کو جناب گورنر صاحب کے حکم کے مطابق فی‌الحال التواء میں رکھا گیا ہے ۔

جناب گورنر : ابھی آپ سبجیکٹ کمیٹیوں کے لیے جائیں گے میں ایک دو باتیں کہوں گا آپ لوگ سبجیکٹ کمیٹیوں کے لیے جائیں جس کے لیے آپ کے پاس سوا گھنٹہ ہوگا ۔

سب سے پہلے تو میں ان کنوینر صاحبان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے یہ رپورٹیں پڑھ کر سنائیں اور خصوصاً ان کنوینر صاحبان کا جنہوں نے خلاصے دیے اور پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اتنے صبر سے سنا ۔ حقیقت یہ ہے کہ جب رپورٹیں اتنی ہوں اور پھر اتنی لمبی ہوں تو ماڈرن لوگ کہتے ہیں کہ تھوڑی سی بوریت ہو جاتی ہے ۔ آئندہ ہم یہ کریں گے جو عموماً ہوتا ہے کہ جتنی رپورٹیں ہوں آپ لوگوں کو ہفتہ دس دن پہلے بھیج دی جائیں گی تاکہ آپ ان کا مطالعہ کریں ۔ اس کے بعد جب آپ یہاں آئیں تو پھر آپ کی میزوں پر یہ رپورٹیں رکھ دی جائیں اور اس کے ساتھ ساتھ جنرل ڈسکشن کرتے چلے جائیں ۔ اس طرح کچھ دلچسپی رہے گی ۔ آئندہ میرے خیال میں ہم ایسا ہی کریں گے اور میں واقعی آپ کی تعریف کرتا ہوں کہ آپ نے بڑا ہی صبر کیا ۔ شکریہ

اناؤنسر : آج کا اجلاس اب ختم ہوگا کل صبح ٹھیک نو بجے اجلاس شروع ہو جائے گا ۔ ایک اطلاع میں دے دوں کہ جناب لیاقت علی خان منتخب ممبر ہیں اور ان کو ان کی خواہش کے مطابق محکمہ تعلیم کی سب کمیٹی میں شامل کیا گیا ہے ۔

سیکرٹری اطلاعات : جناب والا ! میرا ایمان ہے کہ ہمارا کلچر ہمارے ماؤں بہنوں کی گود میں پیدا ہوتا ہے ۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میری کمیٹی میں پانچ ممبر تھے ۔ جن میں سے دو نے استعفیٰ دے دیا ۔ اب تین رہ گئے ہیں ۔ میری خواتین سے درخواست ہے کہ خدا کے واسطے آپ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کمیٹی میں آئیں ۔

جناب گورنر : خواتین ممبر نے سبجیکٹ کمیٹی میں شمولیت کے لیے اپنی رضامندی ظاہر کر دی ہے ۔

(اجلاس کی کارروائی کل صبح تک کے لیے ملتوی ہو گئی)

خلاصہ کارروائی 30 ستمبر 1980ء

صوبائی کونسل پنجاب کے دوسرے روز کی کارروائی بتاریخ 30 ستمبر 1980ء بروز منگل بوقت 9.00 بجے صبح زیر صدارت جناب گورنر لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان صاحب چیئرمین صوبائی کونسل پنجاب شروع ہوئی۔

اناؤنسر کے اعلان پر قاری علی حسین صاحب صدیقی نے تلاوت قرآن مجید فرمائی اور تلاوت شدہ آیات کا ترجمہ بھی سنایا۔ بعدازاں میجر (ریٹائرڈ) ملک محمد اکبر خان کی تحریک پر ایوان میں قاری صاحب نے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاءالحق صاحب کی پورے عالم اسلام کی اقوام متحدہ میں نمائندگی کی کامیابی، ایران و عراق کے جھگڑے کے خاتمہ اور سرحدی تنازعات کی پرامن بہتری کے لیے دعا مانگی۔

چیئرمین واپڈا (میجر جنرل (ریٹائرڈ) افضل رازق): سب سے پہلے میں ولیج الیکٹریفیکیشن یعنی دیہی علاقوں میں بجلی کی فراہمی کے بارے میں کچھ مختصر باتیں کرنی چاہتا ہوں جو پالیسی کے بارے میں ہیں۔ پاکستان میں چالیس ہزار گاؤں ایسے ہیں جن کو بجلی کی فراہمی کی ضرورت ہے۔ ان میں سے تقریباً آٹھ ہزار گاؤں ایسے ہیں جن کو بجلی فراہم کر چکے ہیں۔ جن میں سے تقریباً پچاس فیصد گاؤں میں ہم نے پچھلے تین ساڑھے تین سال یعنی موجودہ حکومت کے دوران بجلی فراہم کی۔ اگر ہم موجودہ رفتار سے دو ہزار گاؤں فی سال بجلی فراہم کریں تو پاکستان کے تمام گاؤں کو بجلی فراہم کرنے میں تقریباً چالیس سال لگیں گے۔

دیہاتوں میں بجلی کی فراہمی کے ضمن میں کچھ پیش رفت ہوئی ہے۔ ایشین بنک سے بھی پرامید بات چیت ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ میکڈانلڈ سے بھی حال ہی میں بات ہوئی ہے۔ جب تک پچاس فیصد رقم بلدیاتی ادارے نہیں دیں گے۔ اس وقت تک دیہاتوں میں بجلی کی رفتار تیز نہیں ہو سکتی۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ پرونشل بیلنس اور ڈویژنل بیلنس رکھتے ہوئے بجلی کے کنکشن دیتے رہیں مگر سیکنڈ گرڈ ٹرانسمیشن تعطل کا شکار رہا۔ گذشتہ سال سے کام جاری ہے غیرترقی یافتہ علاقوں مثلاً میانوالی، جھنگ،

ڈیرہ غازی خان وغیرہ میں گرڈ نہیں ہیں گرڈ کے بغیر ان علاقوں میں بجلی فراہم نہیں کر سکتے۔ گرڈ سٹیشن کا جملہ سامان باہر سے منگوانا پڑتا ہے یہ بھی ایک مشکل ہے۔ کسی گاؤں کو بجلی فراہم کرنے کے لیے آپ حضرات، حکومت پنجاب اور علاقائی ڈپٹی کمشنر فیصلہ کرتے ہیں 15 فیصد گاؤں کو بجلی فراہم کرنے کی اجازت واپڈا کو ہونی چاہیئے تاکہ وہ عوام کی بہتر خدمت کر سکے۔ اب ہم نے ایک نیشنل گرڈ بنا لیا ہے۔ جس میں چاروں صوبے شامل ہیں۔ پرائیویٹ کارپوریشنز دیہاتوں میں بجلی فراہم کرنے کی ذمہداری قبول نہیں کرتیں کیونکہ یہ منافع بخش کاروبار نہیں۔ اس وقت ہمارا ٹیرف صنعتوں میں بہت زیادہ ہے مگر اس کو ہم نے subsidize کیا ہے۔ اسی طرح گھریلو صارفین اور ٹیوب ویلوں کو subsidize کیا گیا ہے۔ نئے کنکشنوں کے بارے میں سفارشات حکومت کے پاس پہلے ہی پڑی ہیں۔ فیصلہ کے مطابق ٹیرف پر نظر ثانی کی جائے گی۔

ممبر واپڈا (بجلی) (جناب محمد اکرم خان): اس وقت میرا موضوع دیہاتوں کو بجلی فراہم کرنے کے سلسلے میں ہے۔ موجودہ حکومت سے پہلے یعنی 1977ء تک صرف دو ہزار آٹھ سو دیہاتوں کو بجلی مہیا کی گئی جبکہ ان تین سالوں میں تین ہزار چھیاسی دیہاتوں کو بجلی فراہم کی گئی جو ایک ریکارڈ ہے۔ دیہات میں بجلی دینے کے لیے ایک تو پیسوں کی ضرورت ہے اور اب تقریباً واپڈا کو تجارتی لائنوں پر چلایا جا رہا ہے۔ بات یہ ہے کہ حکومت جو پیسے دیتی ہے اڑھائی فیصد سود لیتی ہے۔ اس لیے درخواست ہے کہ حکومت جو رقم دے سود کم لے تو ہم دیہات کو بجلی سپلائی کر سکتے ہیں۔ دیہات میں لگنے والا سامان یہاں ملک میں بنتا ہے تو آپ اگر یہ پیسے لوکل کرنسی میں دیں تو پھر ہم دیہات میں بجلی کی رفتار کو بڑھا سکتے ہیں۔ ایشین بنک نے وعدہ کیا ہے کہ وہ لوکل کرنسی کا 60 فیصد دیں گے۔ گورنمنٹ نے ہمیں کہا ہے کہ ہم سب آپ کو دینے کے لیے تیار ہیں یعنی لوکل کرنسی تک تو اس طریقے سے ہم انشاءاللہ 82-1981ء تک دیہات کو بجلی سپلائی کرنے کی جو رفتار پنجاب کے لیے ہے اس کو ڈبل کر سکیں گے۔

ہمارا پروگرام یہ ہے کہ کم از کم ایک ہزار سے زیادہ آبادی والے گاؤں کو دس سال کے اندر اندر الیکٹریفائی کر سکیں گے ۔ کونسل کے لیول پر ہم نے یہ رورل ڈویلپمنٹ کرنا ہے ۔ فارن انجینئرز اس میں زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں ۔ ہمیں امید ہے کہ اگر یہ رفتار رہی تو ایک ہزار سے زیادہ آبادی والے دیہات کو بجلی دے سکیں گے ۔ بشرطیکہ جنریٹرز کی کمی ہم پوری کر لیں ۔ ہمارے پاس گیس موجود ہے مگر گیس بھی اتنی زیادہ نہیں ہے کہ ہم اسے چلا سکیں ہمارے پاس کوئلہ بھی کم مقدار میں ہے ۔ ہمیں صرف نیو کلر پاور پر بھروسہ کرنا ہوگا ۔ بجلی کی پیداوار اگر کم ہو تو کم استعمال کریں ۔ اگر باہر سے پیسے مل جائیں تو اگلے دس سال میں ایک ہزار آبادی والے گاؤں کو بجلی مہیا کر سکیں گے ۔

ممبر واپڈا (فراہمی آب) (جناب ایس ایم ایوب) : سیم و تھور کی اصلاح کا کام واپڈا کے فرائض میں ہے ۔ ہم ترقی یافتہ ٹیکنالوجی اور سائنسی طریقہ اپنا کر زرعی پیداوار میں چارگنا اضافہ کر سکتے ہیں ۔ سیم و تھور کو روکنے کے لیے تمام وسائل استعمال کیے جا رہے ہیں ۔ سکارپ نمبر 1 جو کہ 1961ء میں شروع ہوا اس کی تکمیل کے بعد ہی دوسرے منصوبے شروع کردیے گئے اور سارے مغربی پاکستان کے لیے دس سالہ منصوبہ بنایا گیا ۔ جس میں 31 ہزار 5 سو ٹیوب ویل 7 ہزار 5 سو میل لمبی نالیاں شامل تھیں ۔ مجموعی طور پر 59 کروڑ روپے خرچ کیے گئے ۔ 76-1974ء میں حکومت پاکستان نے سیم و تھور کے منصوبے کے لیے مالی وسائل مہیا کرنے کی ذمہ داری قبول کر لی اور 1974ء میں ایک پروگرام بنایا جس کا نام ہے ۔۔۔

Accelerated programme for the control of water logging and salinity.

1975ء میں پہلی دفعہ زراعت اور پانی کی ترقی کے لیے ایک ماسٹر پلان تیار کیا گیا ۔ اپریل 1980ء میں لاہور میں

Water sowes development strategy for Agriculture.

پر ایک سمپوزیم ہوا ۔

واپڈا نے 30 جون 1980ء تک سکارپ کے ذریعے 78 لاکھ 70 ہزار ایکڑ رقبہ پر آٹھ ہزار دو سو تین ٹیوب ویل آبپاشی کے لیے لگائے اور آٹھ سو پندرہ ٹیوب ویلوں کی تجدید کی ۔ اس کے علاوہ پانچ سو پچپن میل لمبے سیم نالے کھودے گئے ۔ چار بڑے سکارپ اور آٹھ سو چھوٹی سکیمیں مکمل ہوئیں ۔ دو بڑے پروجیکٹ اور تین سکیموں پر کام جاری ہے ۔ سات سکیموں پر منصوبہ بندی کی رپورٹ تیار ہے اور پانچ سکیموں کی منصوبہ بندی پر کام جاری ہے ۔ گذشتہ سولہ سال میں گیارہ لاکھ ستانوے ہزار ایکڑ اراضی سیم و تھور سے پاک کی گئی ۔

اب تک پانچ ہزار سات سو گیارہ ملین روپیہ خرچ ہوا اور 7.8 ملین ایکڑ ایریا کور ہوا جس سے زیر زمین پانی کی سطح قابو میں ہے اور پیداوار بڑھی ہے اور سکارپ کے علاقوں میں زیر کاشت رقبہ میں اضافہ ہوا ہے ۔ حکومت زراعت کی فروغ کے لیے ترجیحی بنیادوں پر وسائل کی فراہمی کر رہی ہے مگر زمینداروں کو بھی چاہیئے کہ وہ خود بھی ٹیوب ویل لگائیں ۔

جناب محمد واثق خان : اٹک کی زمین تربیلا کی وجہ سے برباد ہو رہی ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے علاقے میں 70.70 میل کے فاصلے پر کوئی بجلی نہیں ہے ۔

چیئرمین واپڈا : واپڈا صرف بڑے منصوبوں کے ساتھ ڈیل کرتا ہے ۔ جہاں تک بجلی کی فراہمی کا تعلق ہے میں گورنر صاحب سے کہوں گا کہ وہ آدھے میل کی شرط کو نرم کریں ۔

شیخ غلام حسین : سنٹرل ایریا میں آپ ہمیں preliminary لائن دے دیں تو زمیندار خود ٹیوب ویل نصب کریں گے ۔

چیئرمین واپڈا : ہم سکارپ نمبر 6 کی سکیم کو پورے طور پر ریویو کر رہے ہیں اور ہماری بھی یہی تجویز ہے ۔

شیخ غلام حسین : بہاولپور میں شٹ ڈاؤن کی وجہ سے زراعت کو بہت نقصان پہنچا ہے ۔

چیئرمین واپڈا : ہم اس کا انتظام کر رہے ہیں ۔

سردار رفیق حیدر خان لغاری ۔ گدو کا کوئی متبادل آپ سوچ رہے ہیں۔

چیئرمین واپڈا : 500 کے وی لائن نومبر تک فیصل آباد سے گدو تک کمشن ہو جائے گی ۔

چودھری ظہیر احمد تاج : کیا آپ کواپریٹو سسٹم پر بجلی کا نظام شروع کرنا چاہتے ہیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ سولر انرجی سے کس قدر فائدہ پہنچ سکتا ہے ؟

چیئرمین واپڈا : جہاں تک کواپریٹو کا تعلق ہے تو بلدیاتی اداروں کو کواپریٹو کی خود حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے ۔

سولر انرجی ابھی ابتدائی مراحل میں ہے اس لئے بہت مہنگی ہے ۔ دنیا بھر میں اس پر تجربات ہو رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ایک یا دو سال میں سولر انرجی آپ کو سستے نرخوں پر ملنی شروع ہو جائے گی ۔

سردار رفیق حیدر خان لغاری : بہاولپور کے گیارہ دیہات کی فہرست دی گئی ہے کہ ان کو بجلی دی جاتی ہے مگر ایسا نہیں ہوا ۔ کیوں ؟

چیئرمین واپڈا : واپڈا کا اس میں کوئی ہاتھ نہیں ہے ۔ کہ گاؤں کی جو فہرست ہے اسے ادھر سے ادھر کر سکے ۔ یہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن اور پروانشل ایڈمنسٹریشن کرتی ہے ۔

چودھری رستم کلفورڈ : دیہات میں بجلی بہت چوری ہوتی ہے ۔ اور آپ نے فرمایا کہ ہم متفق ہیں ۔ کیا یہ بہتر نہیں کہ فکس چارجز کر دیں۔

چیئرمین واپڈا : کیبنٹ میں ٹیوب ویل کے بارہ میں 1973ء سے لے کر اب تک کئی بار بات ہو چکی ہے ۔ کہ فکس چارجز کر دیئے جائیں مگر اس میں کئی دشواریاں ہیں ۔ ہمیں کچھ پتہ نہیں چلے گا کہ کمرشل اور ڈومیسٹک کتنی بجلی خرچ ہو رہی ہے ۔ کہیں پر صرف ٹیوب ویل کا فیڈر ہوتا ہے ۔ اس طرح یہ ہمارے لئے آسان ہوتا ہے کہ ہم ایک فیڈر میٹر لگائیں تاکہ ہمیں یہ پتہ چل جائے کہ کتنی بجلی خرچ ہوئی ہے ۔ لیکن ایک فیڈر سے پتہ نہیں چل سکتا کہ ٹیوب ویل کے لئے کتنی بجلی خرچ ہوئی ہے اور

ڈومیسٹک کے لئے کتنی خرچ ہوتی ہے ۔ یہ غلط کام ہو جاتا ہے ۔ اس لئے فیڈر الگ الگ ہونا چاہئے ۔ سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہمارے پاس فیڈر بہت کم ہیں ۔ گذشتہ حکومتوں کے دور میں سیاسی بنا پر واپڈا کو کئی کئی گاؤں کراس کرکے 22-22 میل دور گاؤں کو بجلی دینی پڑی تھی ۔ بیچ میں کئی گاؤں رہ جاتے تھے ۔ ہماری بھی دشواریاں ہیں ۔

چودھری رستم کلفورڈ : ابھی آپ نے فرمایا ہے کہ فیڈر پورے نہیں ہیں۔ جناب ولیج الیکٹریفیکیشن کے لئے جو سکیمیں ہیں تو کیا وہ بند نہیں ہو جائیں گی اور انڈسٹریز کیسے چلے گی ۔ آپ یہ کیوں نہیں کرتے کہ 4 انچ کا ریٹ یہ ہوگا 6 انچ کا ریٹ یہ ہوگا اور دیکھیں کہ واپڈا کو اس طرح نقصان ہوگا یا فائدہ ۔

چیئرمین واپڈا : میں نے نوٹ کر لیا ہے ۔

سیٹھ محمد عبدالرحمٰن : بہاولپور دور دراز ہونے کی وجہ سے شاید آپ کی توجہ اس طرف نہ ہو ۔ وہاں سیم نالے نہ ہونے اور defective linning کی وجہ سے ہمارا ضلع ڈوب رہا ہے ۔ آپ نے فرمایا ہے کہ آپ سولہ سو میل لمبی نالیاں بنائیں ۔ میں کیا پوچھ سکتا ہوں کہ بہاولپور کے سکارپ کے علاقے میں کتنے میل کی نالیاں بنی ہیں ۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ بھی پوچھوں گا کہ بہاولپور ڈویژن کے ضلع رحیم یار خان میں جہاں جہاں کام کر رہے ہیں مثلاً کوٹ فضل کا علاقہ اور یونین کونسل رسول پور ابھی وہ نامکمل ہیں اس لئے ان کا کیا فائدہ حالانکہ ماسٹر پلان میں شامل ہے ۔ تو ایسی چیزیں ملک کے لئے نقصان دہ ہیں اور آپ کے پروجیکٹ کے لئے بھی ۔ اس لئے اس کا تدارک کیا جائے ۔

چیئرمین واپڈا : سکارپ 6 پورے علاقے کو کور کر رہی ہے ۔ اس میں جو sweet water zone ہے وہ ہم نے ڈراپ کیا ہوا ہے جہاں تک saline کا تعلق ہے اس کے پانی کا ڈسپوزل کا پکا بندوبست ہو رہا ہے ۔ کچھ پانی ہم صحرا میں ڈالیں گے اور کچھ پانی جو استعمال کے قابل ہو گا ۔ وہ نہر میں آئے گا ۔ مگر سکارپ 6 میں ایسی بات نہیں ہو گی کہ اس کو ادھورا چھوڑ دیں ۔ مجموعی طور پر آمدن کم ہے اور خرچ زیادہ ۔

چودھری ہارون رشید تھم : انہوں نے فرمایا ہے کہ ہمیں آمدن کم ہے اور خرچ زیادہ ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ جتنی آمدن آپ کو ہے وہ خرچ سے دوگنی ہے بشرطیکہ آپ اپنے فیلڈ سٹاف کو کنٹرول کریں ۔ پہلے اپنے عملہ پر کنٹرول کریں تاکہ آپ کو صحیح آمدن ہو ۔

سیدہ ساجدہ میر عابدی : ضلع سیالکوٹ دریاؤں اور نہروں سے گھرا ہوا ہے ۔ سیم کی تکلیف ہے ہزاروں ایکڑ رقبہ پر سیال زیر آب آ جاتا ہے ۔ سیم نالوں کی کھدائی بالکل ختم ہو چکی ہے ۔ آپ اپنی سکیموں کے مطابق ٹیوب ویل لگائیں ۔ اور خراب ٹیوب ویلوں کو ورکنگ کنڈیشن میں کریں ۔ تاکہ سیم کھینچنے میں آسانی ہو ۔ گندم کی فصل کاٹنے کے قابل نہیں رہتی ۔ موٹھی سبز رہتی ہے ۔ نہ وہاں خشک ہوگا نہ کوئی اسے کاٹ سکے گا ۔

چیئرمین واپڈا : آپ بڑی خوش قسمت ہیں کہ آپ کا تعلق سکارپ ایک سے ہے ۔ سکارپ ون بہت اچھا کام کر رہا ہے میں تسلیم کرتا ہوں کہ ٹیوب ویل پورے نہیں چلتے ۔ ایک تہائی بھی نہیں چلتے ۔ ٹیوب ویل آپریٹر صحیح طور پر کام نہیں کرتے یہ آپریٹر بڑے بڑے لوگوں کے پروردہ ہوتے ہیں ۔ اور فصل کے وقت ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ بعض دفعہ تو یہ 40 روپے فی گھنٹہ کے حساب سے پیسے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر آپ نہیں دیں گے تو آپ کی فصل خراب ہو جائے گی ۔ میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں ۔ اصل بات یہ ہے کہ ایک دفعہ ہم جب ایک سکیم مکمل کر لیتے ہیں تو صوبائی حکومت کے حوالے کر دیتے ہیں ۔ اگر آپ کام کے متعلق صوبوں کے مابین مقابلہ کریں تو پنجاب کی تعریف کریں گی ۔

سیدہ ساجدہ میر عابدی : بجلی کی چوری روکنے کے لیے ان ٹیوب ویلوں کو جو سیم ختم کرنے کے لیے لگائے گئے تھے نیلام کر دیا جائے ۔

چیئرمین واپڈا : اس سے صرف بڑے زمینداروں کو ہی فائدہ پہنچے گا اور وہی اسے خرید سکتے ہیں ۔ چھوٹے اور غریب کاشتکار اس کو نہیں خرید سکتے ۔ زمیندار تو اسے اپنی ضرورت کے مطابق چلائے گا ۔ میری رائے میں اس کو آزمائشی طور پر نمبر 1 اور 2 میں شامل کر لیتے ہیں ۔ اور یہ کوآپریٹو بنیادوں پر ہو سکتا ہے ۔ آپریٹر بجائے سیکرٹری آبپاشی کے آپ کے

مانحت ہونے چاہئیں اس کے علاوہ واپڈا کے (سی - ایم - او) والے بھی موجود ہوں گے وہ آپ کو واٹر ٹیبل کے متعلق بھی بتاتے رہیں گے -

سیدہ ساجدہ نیر عابدی : کچھ ٹیوب ویل جن کے بور خراب ہیں جب متعلقہ افسروں نے معذوری ظاہر کی تو ہم نے ان سے کہا کہ یہ کام ہم خود کروا دیتے ہیں مگر افسران نے کہا کہ ہمارے specific standard کے مطابق آپ کام نہیں کروا سکیں گے - اس کے علاوہ اگر ٹیوب ویل سیالکوٹ میں ہے تو ورکشاپ لاہور میں ان کی مرمت پر وقت اور روپیہ ضائع ہوتا ہے - لہذا ورکشاپ بھی سیالکوٹ میں ہونی چاہئیے -

چیئرمین واپڈا : یہ بات کہ کام specific standard کے مطابق نہیں ہو سکتا - درست نہیں اگر مجھے کوئی ایسے لوگ ملیں تو میں پوری طرح تعاون کروں گا - اس طرح تو حکومت کا بوجھ کم ہو جاتا ہے - ایسے لوگ اگر موجود ہوں تو ملک معلوم نہیں کہاں سے کہاں چلا جائے - ممبر واپڈا اس وقت موجود ہیں من رہے ہیں - احکامات جاری کر دیں گے -

ممبر واپڈا : میں احکامات جاری کر دونگا -

جناب اشفاق شاھد (لاہور) : پہلے تو انگریز ہوتے تھے تو اگر کوئی سوال کیا جاتا تھا اپنی ذہنیت کی وجہ سے ناراض ہو جاتے تھے - اب جو ہم سوال کرتے ہیں تو اس کی ناکامی کا آپ کو پہلے ہی سے علم ہوتا ہے اور آپ پہلے سے ہی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں - اب یہ مسئلہ کس طرح حل ہوگا - واپڈا میں چوری ہوتی ہے - جو آفیسر ہیں ان کا ریٹ بڑھ گیا - ان کی کمشن کا ریٹ بڑھ گیا - اگر ڈائریکٹر جنرل ایل - ڈی - اے لوگوں کی شکایات سننے کے لیے 2 ، 3 گھنٹے روزانہ برآمدے میں بیٹھ سکتا ہے - تو آپ کیوں نہیں ایسا کرتے -

چیئرمین واپڈا : یہ نہ تو کوئی سوال ہے اور نہ ہی میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں - میرے بجلی کے صارفین 3 ملین ہیں - اب آپ مجھے تین ملین ٹکڑوں میں تقسیم کر دیں تو میں پھر بھی اس کا مداوا نہیں کر سکتا - ہم بجلی مہیا کرتے ہیں اس کی پالیسنگ نہیں کرتے - ہم نے اب تک اپنے نقصانات کو

پانچ فیصد کم کیا ہے ۔ جس میں بجلی کی چوری بھی شامل ہے ۔ آپ ہمارے ساتھ تعاون کیوں نہیں کرتے ؟

جناب اشفاق شاهد : میں نے ایک دفعہ نشان دہی کی (خبر بنی) مگر اس کا اثر یہ ہوا کہ آپ کے افسران کے ریٹ بڑھ گئے ۔ آپ ایماندار افسران کے ذریعہ اس کا سد باب کیوں نہیں کرتے ؟

چیئرمین واپڈا : ہم کر رہے ہیں ۔ میں نے کب اعتراف کیا ہے کہ میں نہیں کر سکتا ہوں ۔

جناب اشفاق شاهد : کیا آپ جانتے ہیں کہ 90 فیصد صنعت کار چور ہیں ؟

چودھری نثار احمد (شیخوپورہ) : میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ شیخوپورہ کے دیہات بجلی سے کیوں محروم ہیں ۔ گذشتہ بجٹ میں 29 دیہات کے لیے بجلی منظور کی گئی لیکن صرف 8 دیہات کو بجلی مہیا کی گئی جبکہ باقی 21 محروم رہے ۔

ممبر واپڈا (پاور) (جناب محمد اکرم خان) : 80-1979ء میں وفاقی حکومت کی طرف سے جو بجٹ ملا اس کے مطابق پنجاب میں 467 گاؤں کو بجلی مہیا کرنا تھی ۔ ہم نے اس کے مقابلہ میں 535 گاؤں کو بجلی مہیا کی ۔ جن 80 دیہات کی فہرست مہیا کی گئی ان میں شیخوپورہ ۔گوجرانوالہ اور سیالکوٹ ضلع کے دیہات شامل تھے ۔ گرانٹ ختم ہو جانے کی وجہ سے کچھ دیہاتوں کو ابھی تک بجلی فراہم نہ ہو سکی ۔ یہ بات صوبائی حکومت کے علم میں ہے ۔

چیئرمین واپڈا : اس کی ہم تحقیقات کریں گے ۔ پہلے ہم نے پنجاب ۔ سندھ ۔ بلوچستان اور فرنٹیئر کا پراونشل بیلنس (Provincial Balance) دیکھنا ہے ۔ اس کے بعد صوبوں کے اندر ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ بیلنس رکھنا ضروری ہے ۔ اگر شیخوپورہ کے ساتھ نا انصافی ہوئی ہے تو جواب طلب کیا جائے گا ۔

چودھری نثار احمد : جناب یہ وعدہ بھی فرما دیں کہ وہ باقی 21 دیہات سال کے منظور شدہ مواضعات کے علاوہ ہوں ۔

چیئرمین واپڈا : ہم اس پر غور کریں گے ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی : تحصیل بوریوالہ کے ایک دیہات کو بوریوالہ گرڈ سے بجلی آتی ہے ۔ اب ایک اور دیہات اس گرڈ سے ملا دیا گیا ہے ۔ جس کی وجہ سے بجلی کی سپلائی ہمارے دیہات کو نہیں ہوتی ۔ میں نے اپنے ٹیوب ویل جنریٹر سے بجلی مہیا کی ہے ۔ جس کے باعث بہت سی مشکلات پیدا ہو گئی ہیں ۔ اگر ایک ٹرانسفارمر دے دیا جائے تو بجلی کی فراہمی میں آسانی ہو جائے گی ۔

جناب گورنر : مل جائے گا ۔

چیئرمین واپڈا : جناب ہو گیا ۔

سید فخر امام : کواپریٹیو سسٹم کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ فلپائن کی طرز پر ہوگا ۔ ہمیں اس کے بارہ میں بتایا جائے کہ running system کیا ہوگا اور کتنے ٹیوب ویلوں کا ایک دائرہ ہوگا ۔ اگر کوئی ماڈل پائلٹ پروجیکٹ ہے تو اسے فوری طور پر شروع کیا جائے ۔

چیئرمین واپڈا : ہم ایک ماسٹر پلان بنا رہے ہیں کہ اتنے ٹیوب ویل اتنے گاؤں اور اتنی آبادی میں لگیں گے ۔ پائلٹ سکیم پنجاب ۔ فرنٹیئر ۔ سندھ اور بلوچستان میں بنا رہے ہیں ۔

جناب گورنر : یہ سکیم ویسے آپ کب تک بنا رہے ہیں ؟

چیئرمین واپڈا : سب سے بہتر سکیم فلپائن کی ہے ۔ اس میں رد و بدل کرکے ہم اپنی سکیم بنائیں گے ۔

سید فخر امام : Bio Gas پر آپ نے کوئی کام کیا ہے ۔

چیئرمین واپڈا : یہ موضوع اس وقت منسٹری آف پٹرولیم کے پاس ہے ۔

جناب گورنر : نہیں ۔ انہوں نے اس پر کچھ ریسرچ بھی کی ہے ۔ میرے خیال میں ہمارا پلانٹ انڈیا کے پلانٹ سے بہت بہتر ہے ۔ ایک یا دو دن ہوئے یہ رپورٹ آئی بھی ہے ۔ میں چیف سیکرٹری سے کہوں گا کہ اس کو circulate کریں ۔

نواب لیاقت علی خان : میں نے ایک دیہات مکے والا ۔ تحصیل شجاع آباد ولیج الیکٹریفیکیشن کے لیے دیا تھا وہ کے وی لائن سے صرف آٹھ سو گز دور ہے مگر واپڈا والوں نے جو سروے کیا ہے اس کے مطابق وہ 11 ۔ کے وی لائن سے سات میل دور ہے ۔ اتنی بڑی غلطی اور اتنی بڑی کوتاہی جو انہوں نے کی ہے اس کے متعلق آپ انکوائری کریں کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا ہے ۔

چیئرمین واپڈا : ہم ضرور انکوائری کریں گے ۔

سردار مقصود احمد خان لغاری : ضلع ڈیرہ غازی خان میں 18 دیہات ایسے ہیں جنہیں پچھلے سال 1979-80ء میں بجلی ملنی تھی مگر ابھی تک نہیں ملی ۔

جناب گورنر : مسٹر قریشی ۔ آپ بعد میں اس بارہ میں بتائیں کیونکہ ہم ان علاقوں کو تقدم دے رہے ہیں ۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ : بہت اچھا جناب والا ۔

نواب لیاقت علی خان : بجلی کے ریٹ پہلے ہی 25 فیصد زیادہ ہو چکے ہیں ۔ اگر اور بڑھائے گئے تو زمیندار طبقہ بہت زیادہ پس جائے گا ۔

چیئرمین واپڈا : ریٹ تو حکومت پاکستان کی وزارت خزانہ مقرر کرتی ہے ۔ ہم سے صرف سفارش مانگی جاتی ہے ۔

چودھری محمد صدیق سالار : آپ نے فرمایا ہے کہ پانی کی سطح 10 فٹ اونچی ہو چکی ہے اور پورے پنجاب کے اندر ضلع فیصل آباد میں پانی سب سے اوپر ہے ۔ جس کی وجہ سے ایک منٹ میں ایک ایکڑ زمین ضائع ہو جاتی ہے ۔ تو فیصل آباد کے ڈوب جانے سے پہلے ہنگامی صورت کے طور پر ٹیوب ویل نصب کر دیے جائیں ۔

بیگم نصرت (کرنل) مقبول الہی : کارخانہ جات میں بجلی کی چوری واپڈا ملازمین کی اعانت سے ہوتی ہے ۔ مثلاً ایک ہی out put کے کولڈ اسٹوریج میں کسی کو 80 ہزار روپیہ ماہانہ بل آتا ہے اور کوئی سٹور صرف 10 ہزار روپیہ ادا کر کے جان چھڑا لیتا ہے ۔ اس کے متعلق آپ کیا اقدامات کر رہے ہیں ؟

چیئرمین واپڈا : لاہور ڈویژن میں کمپیوٹرز ہیں ۔ ان کو کوئی رشوت نہیں دے سکتا ۔ کمپیوٹر ہر ایک کو الگ الگ identify کرتا ہے ۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس چیکنگ کے لیے سپیشل ٹیمیں ہیں ۔

مہر ممتاز حسین بھروانہ : (1) جھنگ میں اس سال کے لیے 18 ایسے دیہات تھے جنھیں بجلی فراہم کی جاتی تھی ۔ گذشتہ سال ان کی تعداد 12 تھی کل 30 دیہات بنتے ہیں ۔ ان سب کو اس سال بجلی فراہم کی جائے ۔ (2) جھنگ کو اس سال subsidy میں اس سال جو 80 ٹیوب ویل دیے جاتے ہیں وہ کم سے کم دیئے جائیں اور اس کی بجائے دیہات میں بجلی فراہم کی جائے ۔ (3) ہمارے ہاں گرڈ نہیں ہیں ۔ آپ صنعت کاروں کو آمادہ کریں کہ وہ گرڈ بنائیں ۔

چیئرمین واپڈا : میں اپیلیں کرتا ہوں لیکن کوئی اس طرف توجہ نہیں دیتا ۔

بیگم لجمہ حمید : بجلی کی کمی بیشی سے ہمارے فرج ائیر کنڈیشنر جل جاتے ہیں ۔ نہ فون پر بات سنی جاتی ہے بلکہ دو دو دن بجلی ٹھیک نہیں ہوتی ۔ یہ آخر کیوں ہے ۔ اس کا سد باب ضروری ہے ۔

چیئرمین واپڈا : آئندہ پانچ چھ مہینوں میں آپ کی مشکلات کا کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا ۔

شیخ محمد اقبال : ضلع جھنگ ایک پسماندہ علاقہ ہے ۔ گرڈ اسٹیشن بھی چھوٹا سا ہے ۔ کوئی انڈسٹری نہیں ہے ۔ اس لیے اگر کوئی انڈسٹری لگانا چاہے بھی تو دو دو سال تک بجلی کا کنکشن نہیں ملتا ۔ گذارش ہے کہ جھنگ کا گرڈ اسٹیشن بڑا کر دیا جائے ۔

ممبر پاور (واپڈا) : جھنگ کے لیے لائن بنا رہے ہیں ۔ انشاء اللہ ایک سال تک مکمل ہو جائے گی ۔

شیخ محمد اقبال : کپاس کا سیزن شروع ہونے والا ہے ۔ تین چار جننگ فیکٹریاں نئی لگنے والی ہیں ۔ اگر کنکشن مل جائے تو اکتوبر سے کام شروع ہو سکے گا ۔

جناب گورنر : آپ دیکھ لیں ۔ اگر لگ سکے تو لگا دیں ۔

چیئرمین واپڈا : ٹھیک ہے ۔

میاں غلام حیدر : میانوالی کے پانی کا لیول 120 فٹ ہے ۔ وہاں بجلی کے بل ادا نہیں کر پاتے ۔ مہربانی فرما کر اس علاقے کے بجلی کے ریٹ صوبہ سرحد کے برابر کئے جائیں ۔

چیئرمین واپڈا : پہلے بجلی ٹھیک کر لیں پھر یہ تجویز حکومت کو بھیج دیں گے ۔

جناب گورنر : این ڈبلیو ایف پی میں اور ہمارے ریٹ میں کیا فرق ہے ۔

چیئرمین واپڈا : سترہ پیسے اور پچیس پیسے ۔

جناب گورنر : ڈیرہ غازی خان اور بلوچستان ایک جیسے علاقے ہیں ۔ اس لیے ان میں کوئی فرق نہیں ہونا چاہیئے ۔

چیئرمین واپڈا : گورنمنٹ کو آپ کی طرف سے اور میاں صاحب کی طرف سے یہ تجویز لکھ دیں گے ۔

میاں غلام حیدر : تھل پروجیکٹ کے متعلق بھی عرض کروں گا ۔

چیئرمین واپڈا : میں آپ کا سوال سمجھ گیا ہوں ۔ بیشک پنجاب میں پانی کی ضرورت ہے ۔ مگر بدقسمتی سے ہمارے صوبے اس وقت پانی کے لیے لڑ رہے ہیں ۔ صدر صاحب نے چیف جسٹس کی سرکردگی میں ایک کمشن بٹھایا ہے ۔ مگر اس کمشن نے ابھی تک سفارشات مرتب نہیں کیں ۔ جب تک water apportionment نہیں ہو جاتا بہت سی سکیمیں اس تعطل کا شکار ہوتی رہیں گی ۔ بلکہ بعد میں تھل کینال دگنی قیمت پر بنے گی ۔

میاں غلام حیدر : دو دفعہ یہ نہر ٹوٹی ہے ۔ لاکھوں کروڑوں کا نقصان ہوا ہے ۔ اور پورا علاقہ سیم کی زد میں آ گیا ہے ۔

جناب گورنر : اگر اس علاقہ کی یہ حالت ہے تو ترجیحی بنیادوں پر یہ کام کروا دیں ۔

سیکرٹری آبپاشی و برقی قوت : جن شگافوں کا انہوں نے ذکر کیا ہے وہ 1972ء میں ہوئے تھے - اور اس کے بعد آٹھ سال کے عرصہ میں کوئی شگاف نہیں پڑا - اگر نہر کی حالت اس قدر خراب ہے تو اپریل سے لے کر اب تک 7 ہزار پانچ سو کیوسک پانی اس میں کیسے چل رہا ہے -

میاں غلام حیدر : میں کہتا ہوں کہ اب نہر میں 4 ہزار کیوسک پانی نہیں چل رہا -

سیکرٹری آبپاشی و برقی قوت : جناب ! ایک طرف تو تھل کنال میں water logging کا ذکر ہو رہا ہے کہ کم چلے اور دوسری طرف پانی کی کمی کی شکایت کی جا رہی ہے -

جناب گورنر : اس کو ہم دیکھ لیں گے -

(اس مرحلہ پر چائے کے وقفے کے لیے اجلاس کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب گورنر صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب گورنر : میانوالی سے آخری سوال کے جواب میں میں نے کمشنر صاحب کو کہہ دیا ہے کہ وہ اپنے ساتھ انجینئرز کو لے کر وہاں جائیں اور اس پیچیدہ مسئلہ کی رپورٹ پیش کریں - ممبر صاحب خود بھی ان کے ہمراہ جائیں -

میاں امیر حیدر قریشی : سلطان پور (سرگودھا ڈویژن) میں ہمارا ٹیوب ویل 5 ماہ سے خراب ہے - متعلقہ افسران نے کئی درخواستوں کے باوجود توجہ نہیں دی جس کی وجہ سے لاکھوں روپیہ کی فصل برباد ہو رہی ہے - آبیانہ بھی ڈبل لگتا ہے - اس کے علاوہ کئی دیگر ٹیوب ویل بھی ناکارہ پڑے ہیں -

جناب گورنر : یہ ٹیوب ویل واپڈا سے تعلق رکھتا ہے یا محکمہ آبپاشی پنجاب سے ؟ آپ سوال سمجھ گئے ہیں ؟

سیکرٹری آبپاشی و برقی قوت : جی جناب ! مجھے کسی خاص ٹیوب ویل کے متعلق تو علم نہیں لیکن اگر ٹیوب ویل 5 ماہ خراب رہے تو آبیانہ وصول نہیں کیا جاتا - میں نے نوٹ کر لیا ہے -

جناب گورنر : ایکشن تو ہوگا لیکن ٹیوب ویل کا چلنا لازمی ہے۔ ممبر صاحب کہہ رہے ہیں کہ کئی اور ٹیوب ویل بھی خراب پڑے ہیں۔ آپ اس کو دیکھ لیجئے۔

بیگم سلمیٰ تصدق حسین : لاہور میں ایسی زمینیں ہیں جہاں نہر کا پانی میسر نہیں۔ زمیندار زر کثیر خرچ کر کے ٹیوب ویل لگواتے ہیں لیکن بجلی کا خرچہ ناقابل برداشت ہوتا ہے انکی حوصلہ افزائی کے لیے بجلی کے بلوں میں مناسب رعائت ہونی چاہیئے تاکہ ملک کو اناج مل سکے۔

جن جگہوں پر پانی میسر نہیں وہاں سیم نالوں سے پانی مہیا کیا جائے۔ میں علاقہ نواب صاحب سے آگے جتنا بھی علاقہ ہے اس کا ذکر کر رہی ہوں۔ کیونکہ ان زمینداروں کو بھاری بل ادا کرنے پڑ رہے ہیں۔

جناب گورنر : یہ بھی آپ دیکھیں۔ واپڈا بھی دیکھے اور پھر مل کر دیکھیں گے۔

راجہ صفدر علی خان : جلال پور کندوال نہر جو دریائے جہلم سے نکلنی ہے تعطل کا شکار ہے۔ پانچ جج جو قوم کے قابل احترام رہنما ہیں چاروں صوبوں کے پانی کا مسئلہ طے نہیں کر سکتے۔

نمک کے پانی کی وجہ سے شور پھیل رہا ہے۔ نہر کی گنجائش رکھی ہوئی ہے اس پر توجہ دی جائے۔

سیکرٹری آبپاشی و برقی قوت : نوٹ کر لیا۔

جناب محمد واثق خان : تحصیل شاہ پور میں سیم نالیوں کی صفائی و کھدائی توجہ طلب ہے۔ ٹیوب ویل پوری طرح سے چلیں تاکہ سیم کا پانی کم ہو سکے۔ پانی اوپر ہو جانے کی وجہ سے کپاس کی فصل بند ہو سکتی ہے۔

سیکرٹری آبپاشی و برقی قوت : نوٹ کر لیا۔

چودھری غلام محمد : جہلم اور پنڈدادن خان کے مسائل پر فوری توجہ دی جائے۔ پینے کے پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے ڈیم بنائے جائیں۔ سیم و تھور کا مسئلہ حل کیا جائے۔ ہری پور سے ملکوال کے درمیان ریلوے پل کو درست کیا جائے۔

جناب گورنر : آپ بجلی کے متعلق سوال کریں ۔

کرنل (ریٹائرڈ) عبدالحق مغل : جہاں آپ بنیادی ہیلتھ یونٹ Basic Health Unit دے رہے ہیں اگر ان جگہوں پر پاور لائن بچھا دیں تو ہو سکتا ہے کہ ان دیہاتوں کو بجلی مل جائے ۔

چیئرمین واپڈا : ہمارا سیکنڈ گرڈ ٹرانسمیشن سسٹم پنڈی ڈویژن کو cover کرے گا ۔ آپ واپڈا ہاؤس میں تشریف لا کر جنرل مینجر صاحب سے اپنے علاقے کا پروگرام دیکھ سکتے ہیں ۔

جناب صالح محمد نیازی : جو دیہات کواپریٹو کے تحت بجلی لینا چاہیں ان پر پابندی نہیں ہونی چاہیئے اور ان کو اولیت دی جائے ۔ واپڈا کے بجٹ کا 90 فیصد اس کے افسران کھا جاتے میں رشوت خوری عام ہے ۔

ایک ممبر : مسٹر اشفاق شاہد نے الزام لگایا ہے کہ 95 فیصد کاروباری حضرات بےایمان ہیں ۔ میں اس کے متعلق سختی سے احتجاج کرتا ہوں ۔

جناب اشفاق شاہد : میں نے ایک فیصد کم کہا تھا وہ تو 96 فیصد بے ایمان ہیں ۔

جناب گورنر : آپ نکتہ چینی کریں مگر پرسنل نہ ہوں ۔

جناب سراج قریشی : آپ نے بجلی کی چوری کو روکنے کے لیے کیا سدباب کیا ہے ؟ واپڈا ہر سب ڈویژن کے مقامی نمائندوں اور سرکاری افسران کی ایک مشاورتی نگران کمیٹی بنائے ۔

اندرون شہر لاہور میں بجلی کی تاریں پچاس سالہ پرانی اور بوسیدہ ہیں ان کو تبدیل کیا جائے ۔ شہر میں واپڈا نے کوئی موثر کام نہیں کیا ۔

چیئرمین واپڈا : ہم نے صوبائی حکومت سے درخواست کی ہے کہ وہ Area Electricity Board کو موثر بنائے تاکہ بجلی کی چوری کی روک تھام ہو سکے

یہ درست نہیں کہ اندرون شہر کام نہیں ہو رہا ۔ بے شک گذشتہ دور میں وہاں augmentation اور rennovation نہیں ہوئی ۔ لیکن صحیح معنوں میں پچھلے تین سالوں سے یہ کام شروع کیا گیا ہے ۔

چودھری عبدالرشید : brackish water کے متعلق اگر کوئی پروگرام آپ کے پاس ہے تو فرما دیں ۔

چیئرمین واپڈا : sweet water اور brackish water کے ہم نے زون بنائے ہیں اور آئین کے مطابق اس کی وضاحت کی گئی ہے کہ پنجاب ، سندھ ، سرحد اور بلوچستان کا حصہ کتنا ہوگا ۔

میاں شجاع الرحمٰن : فلاحی اداروں کے کاموں پر 25 فیصد ڈیپازٹ چارجز (deposit charges) لگانا درست نہیں ۔

چیئرمین واپڈا : یہ سنٹرل گورنمنٹ کے محکمہ آڈٹ کا حکم ہے آپ کی تجویز ان تک پہنچا دی جائے گی ۔

چودھری نثار احمد : جوگاؤں پندرہ یا بیس گھروں پر مشتمل ہوں اور اس کے قریب ٹرانسفارمر میں بجلی مہیا کرنے کی صلاحیت ہو تو ایسے گاؤں کو بجلی سے محروم نہ کیا جائے ۔

چیئرمین واپڈا : آپ درخواست دے دیں ۔ ڈیزائن والے وہاں جا کر لوڈ دیکھیں گے اگر ممکن ہوا تو بجلی ضرور فراہم کی جائے گی ۔

چودھری اختر علی : سکیم میں شامل ایک گاؤں اندھر ، ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ہے پول کھنچے ہوئے ہیں ۔ مگر بجلی مہیا نہیں کی جا رہی ۔

جناب گورنر : آپ نوٹ کر لیں ۔

چودھری اختر علی : دوسرا گاؤں ''ٹھکرکے'' ہے ۔ وہاں بجلی اس لیے نہیں لگ رہی اس کا فاصلہ آدھ میل سے صرف ڈیڑھ سو فٹ زیادہ ہے ۔

چیئرمین واپڈا : اگر منظور شدہ ہے تو ضرور لگے گی ۔

چودھری اختر علی : جناب والا ! ٹیوب ویل کے کنکشن کے حصول میں تین تین سال لگ جاتے ہیں ۔

چیئرمین واپڈا : ہم یہ کنکشن ایک حکومت کے منظور کردہ ٹارگٹ کے حساب سے دیتے ہیں ۔

الحاج چودھری محمد حیات : ضلع قصور میں برقی رو ہر روز معطل ہو جانے کی وجہ سے ٹیوب ویل بند ہو جاتے ہیں ۔ اس کا سد باب کیا جائے ۔

چیئرمین واپڈا : قصور میں لوڈ زیادہ تھا ۔ ہم ایک نئی لائن لے آئے ہیں ۔ نیا گرڈ چالو ہو جانے سے یہ مسئلہ حل ہو جائے گا ۔

شیخ غلام حسین : راولپنڈی ضلع میں پانی کی قلت ایک بہت بڑا مسئلہ ہے ۔ خانپور ڈیم سے پانی فراہم کرنے کے احکامات جاری کئے جائیں ۔ راول ڈیم سے راولپنڈی کنٹونمنٹ بورڈ اور شہر کو پانی کی فراہمی کا تناسب درست کیا جائے ۔

چیئرمین واپڈا : پنڈی کو واٹر سپلائی پبلک ہیلتھ کا مسئلہ ہے ۔ خانپور ڈیم پر کام تیز رفتاری سے جاری ہے ۔ پانی اس وقت مہیا کیا جا سکتا ہے اگر سی ڈی اے والے پائپ لائن بچھائیں ۔

میاں محمد اکبر فاروق : چیئرمین واپڈا نے خوش اسلوبی سے تسلیم کیا کہ ان کے سٹاف میں خامیاں ہیں لیکن ان کی اصلاح کا طریقہ تجویز نہیں کیا ۔ اس کے علاوہ ملک میں عام طور پر برائیاں ہیں ان کے خاتمہ کی بھی کوشش کرنی چاہیے ۔ ایوان کا تھوڑا سا وقت اس بحث کے لیے مختص کیا جائے ۔

جناب گورنر : بہت خوب ۔ بہت خوب ۔

چیئرمین واپڈا : وہ تمام نکات جو یہاں اٹھائے گئے ہیں میں نے نوٹ کر لیے ہیں ۔ دیہاتوں میں بجلی کی فراہمی کے متعلق عرض ہے کہ ہم نے ہر ڈسٹرکٹ کو ایک یونٹ تصور کرکے کوٹہ مقرر کیا ہے ۔ کوٹہ proportion کی بنیاد پر مقرر کیا جاتا ہے ۔ اور بجلی اس گاؤں کو فراہم کی جاتی ہے جو 11 ۔ کے وی لائن سے آدھ میل پر ہیں ۔ اس میں کوئی رعایت والی بات نہیں ۔ کواپریٹو بنیاد پر بجلی کی فراہمی کے متعلق کہنا چاہتا ہوں کہ یہ کافی مشکل نظام ہے ۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن یہ قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا چاہیئے ۔

ٹیوب ویلوں کے متعلق فیصلہ کیا گیا تھا کہ چھوٹے ٹیوب ویلوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ subsidy کے حساب سے نہری علاقہ کو سولہ ہزار کچھی علاقہ کو 18 ہزار اور بارانی علاقہ کو 20 ہزار دیا جاتا ہے۔ اس میں capacity کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ فلپائن کے سسٹم کے متعلق گذارش ہے کہ اس کے تحت دیہات یا یونین کونسل کی سطح پر چلانا مشکل ہے کیونکہ اس نظام کے لیے بڑا عرصہ درکار ہے۔ بنیادی نظریہ بے شک اچھا ہے۔

ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جن اضلاع میں back log ہے اس کو کایئر کیا جائے۔ اور بجلی فراہم کی جائے۔

شیخ غلام حسین : خانپور ڈیم سے پانی کی فراہمی کے متعلق کیا ہوا ہے جناب ؟

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ : ایشین بینک سے بات چیت ہو رہی ہے۔

چودھری محمد صدیق سالار : فیصل آباد میں پینے کے پانی کا مسئلہ بہت پیچیدہ ہے۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ : حکومت اس پر اپنی پوری توجہ دے رہی ہے۔ راولپنڈی میں پانی کی سپلائی کا تصور کہ خانپور سے پانی لایا جائے غلط ہے۔ ہمارا مشورہ ہے کہ ٹیوب ویل لگائے جائیں۔ جو طریقہ بھی سستا ہوا اپنایا جائے گا۔

شیخ غلام حسین : راولپنڈی میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ میں لاکھوں روپے کا سکینڈل ہوا تھا۔ مارشل لاء ٹیم نے اس کی جو رپورٹ مرتب کی تھی شائع کی جائے۔

سیکرٹری ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ : اس سلسلے میں ضروری انکوائری ہو رہی ہے جو لوگ اس میں ملوث پائے گئے ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جائے گی۔

شیخ غلام حسین : بڑے افسوس کی بات ہے کہ موجود حکومت کے دور میں کروڑوں روپے کا غبن ہوا اور متعلقہ افسر ترقی پا گئے۔ میں درخواست کروں گا کہ مارشل لاء ٹیم کی رپورٹ جناب گورنر کی خدمت میں پیش کی جائے۔

جناب محمد نواز خان نیازی : ایک آدمی کو ایس ای بنا کر ملتان بھیجا گیا -

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ : گورنر انسپکشن ٹیم نے ہر محکمہ کی کارکردگی کا جائزہ لیا ہے - جن لوگوں کی کارکردگی مایوس کن تھی ان کی فہرست بھجوا دی ہے - ٹیم نے وعدہ کیا ہے کہ 31 اکتوبر تک مکمل کر دیں گے -

چودھری نثار احمد : دیہات کو بجلی کی فراہمی کی بنیاد پہلے آدھے میل پر رکھی گئی تھی اس کے بعد آبادی کے لحاظ سے لیکن اب کوٹہ کا ذکر کیا گیا ہے - اگر محرومی کی بنا پر ہی بجلی فراہم کی جاتی تھی تو غیر منظور شدہ سکیموں کو منظور شدہ سکیموں پر ترجیح کیوں دی گئی ؟

چیئرمین واپڈا : کوٹہ اس حساب سے ہوتا ہے کہ جس جس جگہ بجلی نہیں پہنچی اس جگہ بجلی پہنچائی جائے - کسی غیر منظور شدہ دیہات کو بجلی اگر مل گئی ہے تو یہ عمل درآمد کی غلطی ہو سکتی ہے - میں نے آج ہدایات جاری کردی ہیں کہ اگر کوئی منظور شدہ گاؤں ایسے ہیں جو آدھے میل کے فاصلہ سے زیادہ ہیں ان کو فہرست سے نکال دیں -

جناب گورنر : اب ایک گھنٹہ کھانے کا وقفہ ہوگا اور پھر نماز کے لیے وقفہ ہوگا -

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ظہرانہ اور نماز ظہر کے لیے ملتوی ہوگئی)

(ظہرانہ اور نماز ظہر کے بعد جناب گورنر / چیئرمین صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سیٹھ محمد عبدالرحمٰن : جس محکمہ کی سبجیکٹ کمیٹی کی رپورٹ آتی ہے اس کے بارہ میں کوئی طریقہ کار وضع کر لیا جائے کہ اس پر کس طرح بحث ہوگی -

جناب گورنر : اس کو آپ عام بحث میں لے آئیں - آج ہم نے ایک محکمہ لیا ہے - کوشش کریں گے کہ آئندہ اجلاس میں ایک دو اور محکمے

لیں اور جو کچھ واپڈا کے ساتھ کیا ہے ان کے ساتھ بھی کریں ۔ اگر تنقید تعمیری ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ۔ ہمارے ملک میں بہت نیک لوگ موجود ہیں ۔ وہ اصلاح احوال کرسکتے ہیں ۔ آپ کے تعاون سے ہم بگڑے ہوئے اداروں کی اصلاح کریں گے ۔ مگر یہ سب ایک دن میں نہیں ہو سکتا ۔ ہر کام آہستہ آہستہ ہوتا ہے ۔ بڑے بڑے بزرگ یہاں بیٹھے ہیں ان سے سیکھیں گے ۔

سردار فضل احمد خان لنگاہ : جناب والا ! گذشتہ چیئرمین جنرل سوار خان صاحب نے ہمارے بہاولپور ڈویژن سے جناب عبدالرشید کو سنسر بورڈ کا چیئرمین مقرر کیا ہے ۔ ان احکامات پر ابھی تک عمل درآمد نہیں ہوا ہے ۔

جناب گورنر : جو آرڈرز ہوتے ہیں ان پر عمل درآمد ہونے پر کچھ وقت لگتا ہے ۔

سیکرٹری اطلاعات : جب تین یا چار فلم سنسر بورڈ بنیں گے تو عبدالرشید صاحب کو ضرور اس میں شامل کیا جائے گا ۔

حکیم آفتاب احمد قرشی : پہلے اسمبلی میں یہ ہوتا تھا کہ صوبائی اسمبلی کا عملہ یہاں کے تمام کاموں کا ذمہ دار ہوتا تھا ۔ اب بھی صوبائی کونسل کے سیکرٹری کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے ۔ وہ خود سوال موصول کریں اور آگے وہ محکموں کو بھیجیں اور جو فیصلے ہوتے ہیں وہ آپ کی جانب سے دوسرے محکموں کو communicate کریں ۔ اس سے کام میں آسانی ہوگی ۔

جناب گورنر : ہم اس کا کوئی طریق کار ڈھونڈیں گے ۔ آپ سے مشورہ کیا جائے گا ۔ اور اس کے مطابق تمام کام کیا جائے گا ۔

سیکرٹری لوکل گورنمنٹ : اس قاعدہ کو اپنا لیا گیا ہے ۔ اور اس پر عمل درآمد ہو رہا ہے ۔

سردار فضل احمد خان لنگاہ : بہاولپور ڈویژن کو اس دفعہ 55 فیصد کے حساب سے فنڈز مہیا کئے گئے ہیں ۔ وہ 81-1980 ء کی نسبت بہت کم ہیں ۔ اگر گرانٹ اسی طریقہ سے گھٹتی رہی تو اس کا اللہ حافظ ۔ کم از کم

1980-81ء کے مطابق جو گرانٹ تھی وہ تو دی جائے ۔ انہوں نے فرمایا کہ سڑکوں کی گرانٹ جو ضلع وار دی گئی تھی ہر ضلع کو مساوی نہیں دی جائے گی بلکہ آبادی کے لحاظ سے دی جائے گی ۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ اگر بہاولپور کو جو کہ پہلے ہی بہت پسماندہ ہے کم گرانٹ دی گئی تو اس میں یہ احتمال ہے کہ یہ اور پسماندہ ہو جائے گا ۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ : یہ صورت حال مناسب نہ ہوگی کہ ہر ضلع کے لیے مساوی کوٹہ مقرر کیا جائے۔ مثلاً ہم گنے کی فصل کے لیے گرانٹ دیتے ہیں تو وہ گرانٹ ان شہروں کو دینی ہوگی جو گنا پیدا کرتے ہیں ۔ جو گنا نہیں پیدا کرتے تو ان کو یہ گرانٹ نہیں دی جائے گی ۔ پھر ہم شہروں کے لیے پیسہ دیتے ہیں ۔ اگر مساوی رقم بانٹ دی جائے تو یہ صحیح نہ ہوگا ۔ معاشی حالت کو بھی دیکھنا ہوگا ۔ دوسری بات جو 100 میل لمبی سڑک والی ہے ۔ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ہر ڈویژن کے لحاظ سے consultant engage کرکے سارے پنجاب کے لیے سڑکوں کا ایک master plan بنائیں ۔ اس plan میں دیکھا جائے کہ کس حد تک کس کو رقم دی جائے ۔ جو ہم نے ڈیپارٹمنٹ کو criteria دیا ہے کہ 1000 کی آبادی والے سارے دیہات cover ہو جائیں ۔

سردار فضل احمد خان لنگاہ : میری عرض یہ ہے کہ کم از کم سب انجینئرز اور اسسٹنٹ انجینئرز کی ٹرانسفر پروجیکٹ ڈائریکٹر صاحب کے کنٹرول میں ہونی چاہیئے ۔ اور پروجیکٹ منیجرز کی بھی ۔ کیونکہ اگر وہ کام کرتے ہیں اور کسی وجہ سے ان کی ٹرانسفر ہو جائے تو منصوبوں کی تکمیل پوری نہیں ہوتی ۔ اور اس کا ذمہ دار پروجیکٹ ڈائریکٹر ہے یا تو ڈائریکٹ پروجیکٹ ڈائریکٹر کو یہ اختیار مل جائے یا کم از کم اگر وہ ٹرانسفر ہوں تو پروجیکٹ ڈائریکٹر کی مرضی سے ہونے چاہیئے تاکہ efficiency بڑھ سکے ۔

جناب گورنر : اس کو آپ تھوڑا سا اور دیکھ لیں ۔ اس میں مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کام نہیں کر رہا اس کے ساتھ کیا کرنا چاہیئے آیا

ان کو ان کے اختیارات دے دیئے جائیں۔ وہ اگر کسی کو معطل کرنا چاہیں یا آپ کی کمیٹی کرے یا پبلک کو ایکسیس یا اس طرح کی چیزیں یا یہ کہ ان کو مکمل اختیارات دیئے جائیں۔ اگر ان پوائنٹس کو یہاں ہی چھوڑ دیں تو ہم لوگ ان کو ذرا معلوم ہو کوئی مسئلہ ہے یا اگر کسی کا اس کے علاوہ کوئی نقطۂ نظر ہو تو وہ آ جائے اور وضاحت ہو۔

سیدہ ساجدہ نیر عابدی: دیہی علاقے کے مرکز کے چیئرمین کو اس طرح بنایا گیا کہ جس ڈسٹرکٹ کونسلر کی سب سے زیادہ یونین کونسلیں اس مرکز کے تحت آئیں اس کو وہاں کا چیئرمین بنا دیا گیا۔ میں ایک مرکز کی چیئرمین ہوں اور یونین کونسلیں میرے ماتحت ہیں۔ لیکن طریقہ کار کا پتہ نہیں چلتا کہ راہنمائی کس سے لیں۔ ذہنی طور پر یونین کونسل کے چیئرمین ہماری ہدایت پر کوئی عمل نہیں کرتے کیونکہ ان کے ذہن میں یہ بات ہے کہ یونین کونسلیں خود مختار ادارہ ہیں ہماری کونسل کے ماتحت میں وہ نہیں آتے اور اس طرح ترقیاتی کاموں پر برا اثر پڑتا ہے۔ دیہاتی مراکز کو با اختیار بنایا جانا چاہئے۔

سید فخر امام: اس وقت دیہی علاقوں میں دو طرح کی statutory bodies ہیں: ضلع کونسل اور یونین کونسل۔ مرکز کا اس وقت status quo ہے۔ تحصیل کونسل statutory body تھی مگر اس کو ختم کر دیا گیا۔ سب سے پہلے فیصلہ طلب بات یہ ہے کہ statutory position کیا ہے۔

جناب گورنر: اس لئے میں نے کہا تھا کہ ہم اس کو examine کر لیں گے۔

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی: ڈیویلپمنٹ کے متعلق یہ جو تجاویز آئی ہیں یہ ہم نوٹ کر لیتے ہیں۔ آئندہ اجلاس تک رپورٹ پیش کر دی جائے گی۔

میاں [illegible]: ضلع بہاولنگر پانچ تحصیلوں پر مشتمل ہے اور پیداوار کے لحاظ سے پنجاب کے کسی ضلع سے پیچھے نہیں۔ اس کے باوجود ضلع بہاولنگر کو ہر دور میں حکومت کے ترقیاتی پروگراموں میں نظر انداز

کیا گیا ہے۔ ہیڈ سلیمانکی سے لے کر ہیڈ اسلام تک اور ریلوے لائن کے شمالی حصہ میں صرف 3 مڈل سکول اور ایک ہائی سکول ہے۔ جو اتنے بڑے علاقہ کی ضروریات کے لئے نا کافی ہیں۔ بہاولنگر میں بیشک بڑی صنعتیں نہ لگائی جائیں مگر حصہ تو ملنا چاہیئے۔ تاکہ علاقہ کی ترقی کے علاوہ بیروزگاری ختم ہو سکے۔ ضلع کا بیشتر حصہ سیم و تھور کی زد میں آچکا ہے۔ اس کو ہنگامی بنیادوں پر قابو میں کیا جائے۔ بھوکان پتن پر پختہ پل بنانے کا دیرینہ مسئلہ فوری توجہ کا حامل ہے۔

چولستان میں کافی رقبہ موجود ہے اس کو مستحق لوگوں میں تقسیم کیا جائے۔

لاہور شہر کے اندر سوئی گیس فراہم نہیں کی گئی اس کی فوری فراہمی کے انتظامات کئے جائیں۔

موٹر گاڑیوں کی ٹیکسیشن میں سے کارپوریشن کو اس کا حصہ ملنا چاہیئے۔ پرائیویٹ تعلیمی ادارے 50 سے 100 روپے تک فیس وصول کرتے ہیں اس کا سدباب کیا جائے۔ انتظامی اختیارات میئر۔ ڈپٹی مئیر۔ چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کو تفویض کئے جائیں۔ دریائے راوی بیگم کوٹ سے شرقپور تک کٹاؤ کر رہا ہے اس کا تدارک کیا جائے۔

کیپٹن ڈاکٹر محمد اشرف ارائیں (سیالکوٹ) : ہم نے سیالکوٹ میں ترقیاتی کاموں کے لئے ایک کڑور انیس لاکھ روپے مختص کئے ہیں اس لئے ہمارا بجٹ 40 لاکھ روپے کے خسارہ میں چلا گیا ہے۔ مہربانی کرکے اس خسارہ کو پورا کیا جائے۔ سیالکوٹ میں گورنمنٹ کا صرف ایک گرلز ہائی سکول ہے۔ دوسرے گرلز ہائی سکول کے لیے بلدیہ سیالکوٹ نے نہ صرف عمارت پیش کی تھی بلکہ پانچ کنال اراضی محکمہ تعلیم کے حوالے کی۔ یہ سکول 81-1980ء کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کر لیا گیا۔ لیکن اب یہ سکول پروگرام سے خارج کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجوہات کیا ہیں۔

تھہ بازاری کے اجرا کی میں پر زور سفارش کرتا ہوں ۔ مشنری ادارے ملک کی سالمیت کے خلاف بعض جگہوں پر غلط کام کر رہے ہیں ۔ گورنمنٹ ان مشنری اداروں کو مجبور کرے کہ وہ اپنی گورننگ باڈی میں لوکل کونسل کے نمائندوں کو شامل کرے ۔ جنرل پریکٹیشنر اور میڈیکل پرائیویٹ پریکٹیشنرز جب سول ہسپتال جائیں تو ان کو ان کا مناسب مقام ملنا چاہیئے ۔ ادویات کی چوری کی روک تھام کی جائے ۔ عطائی ڈاکٹر قوم کی صحت سے کھیل رہے ہیں اس کا انسداد کیا جائے ۔

سینما شو ٹیکس ختم نہ کیا جائے کیونکہ یہ لوکل کونسل کی آمدنی کا ایک حصہ ہے ۔

سید فخر امام (ملتان) : کہا گیا تھا کہ پرائمری سکولوں کی ذمہ داری ضلعی کونسل کے حوالے کی جائے ۔ مگر ابھی تک ایسا نہیں ہوا ہے ۔

زراعت کے محکمے کی جو سکیمیں بن رہی ہیں ان کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ اب سالانہ پلان بنیں گے ، ان کی منظوری ضلعی کونسل کی تجاویز اور راہنمائی سے ہوگی ۔ میں محکمہ زراعت کے سیکرٹری صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے بارے میں کیا ہو رہا ہے ۔

سیکرٹری لوکل گورنمنٹ بتا سکیں گے کہ قومی یادگاروں کو لوکل کونسلوں کے حوالے کرنے کے بارہ میں کیا کام ہورہا ہے ۔ سود ختم کرنے کے لئے ضلع کی سطح پر ایک کمیٹی بنی تھی اس کا کیا ہوا ۔

رورل ڈسپنسریوں کے سٹاف کو گورنمنٹ ملازمین تصور کیا جائے ۔ جس ضلع معدنیات سے نکالی جائیں اس کی آمدنی کا 25 فیصد محکمہ کو اور 75 فیصد کونسل کو ملنا چاہیئے ۔

پانی کے سلسلے میں بہت تکلیف ہے اس کا انتظام کیا جائے ۔

چند ٹاؤن کمیٹیاں رورل کونسل تصور کی جاتی ہیں فیصلہ کرنا ہے کہ یہ ٹاؤن کمیٹیاں رہیں یا رورل کمیٹیاں ۔ 19 سبجیکٹ کمیٹیاں موجود ہیں ۔ مگر ان کی کوئی قانونی پوزیشن نہیں ہے ۔ جب بھی سیکرٹری صاحبان کوئی اہم فیصلے کریں ان کے ممبران کو بلائیں اور ان کی رائے لینے کے بعد کوئی فیصلہ کیا جائے ۔

۔ مراکز میں منتخب نمائندے ہونے چاہئیں ۔ کیمبل والا کے پرانے سول ہسپتال کی عمارت ضلع کونسل کو واپس کر دی جائے تاکہ تعلیمی ادارہ کو دی جا سکے ۔

دیہی علاقہ کی پیداواری صلاحیت کو پلاننگ کے تحت مدنظر رکھا جائے ۔ علماء کرام کی رائے لی جائے اور زراعت کمیٹی کا نام تبدیل کر کے اسلام کے مطابق رکھا جائے ۔

شیخ عامر الٰہی (اٹک) : رجسٹریشن کے محکمے میں رشوت ستانی عام ہے ۔ اس کا کلرک دو ہزار روپیہ ماہانہ سے زیادہ کماتا ہے ۔ یہ دھاندلی ختم کی جائے ۔ فرد لینے والے کا تعلق براہ راست پٹواری سے نہیں ہونا چاہیئے اس کا حصول کونسل کے ذریعہ ہو ۔ قانون شفع میں مناسب ترامیم کی جائے ۔ میونسپل کمیٹی میں شفع ایکٹ لاگو نہیں ہے ۔ جس سے کمیٹی کو نقصان ہوتا ہے ۔ ڈسٹرکٹ کونسل کی طرح شفع ایکٹ میونسپل کمیٹی کے لئے بھی نافذ کیا جائے ۔ سوئی گیس کی فراہمی کے انتظامات کئے جائیں تاکہ یہ سہولت سب کو یکساں طور پر میسر ہو ۔ ہماری جو کارپوریشنیں اور کمیٹیاں ہیں ان میں سے بے پناہ دھاندلیاں ہیں ۔ ہمیں دوسروں پر تنقید کرنے سے پہلے ان کا ازالہ کرنا چاہئے ۔ اس کے بعد کسی ادارے پر تنقید کرنی چاہئے ۔ سڑکوں اور راستوں کی ذمہ داری تعین کی جائے ۔ اگر سڑک کارپوریشن کے ایریا میں ہے تو کارپوریشن بنائے اور اگر یہ کنٹونمنٹ کے ایریا میں ہے تو اس کا ذمہ دار کنٹونمنٹ کو ٹھہرایا جائے ۔

پیر ودھائی اڈے کے لئے پانچ سڑکیں نقشے میں ہیں لیکن ہماری کارپوریشن کے پاس اتنا پیسہ نہیں کہ وہ ان سڑکوں کو بنا سکے ۔ حکومت سے گزارش ہے کہ ہمیں سپیشل گرانٹ دی جائے ۔

پنڈی شہر میں داخل ہونے کے لئے پرانے کنٹونمنٹ میں سوائے اسلام آباد کی ایک سڑک کے علاوہ کوئی سڑک نہیں ہے جو قبرستان کے اندر سے گذرتی ہے ۔ اس وقت اس پر کام چل رہا ہے ۔ ریلوے سے کہا جائے کہ وہ سڑک جو کہ بورنگ روڈ کہلاتی ہے اس کو کھول دیا جائے ۔

میاں اسد حیدر قریشی (سرگودھا) : وادی سون میں بجلی ابھی تک فراہم نہیں کی گئی ہے ۔ جبکہ ضلع جہلم کی طرف ہمارے گاؤں میں بجلی پہنچائی جا چکی ہے ۔ تحصیل خوشاب میں جو سون کا علاقہ ہے اس میں بجلی پہنچائی جائے اور پینے کی پانی کا انتظام کیا جائے ۔

تھل میں لڑکوں کے لئے انٹر کالج منظور کیا جائے ۔ اور جوہر آباد انٹر گرلز کالج کو ڈگری کا درجہ دیا جائے ۔ تحصیل شاہپور میں کوئی انڈسٹری نہیں ہے ۔ وہاں انڈسٹری لگائی جائے اور اس پر پانچ ۔ چھ سال کے لئے کوئی ٹیکس نہ لگایا جائے ۔

ضلع سرگودھا میں سیم و تھور دن بدن بڑھ رہی ہے ۔ اس کے متعلق میں عرض کروں گا کہ پرانی ڈرین کی کھدائی کی جائے اور نئی ڈرین ضرورت کے مطابق وہاں پر بنائی جائیں ۔

ٹیوب ویل کے اپریٹر صاحبان تقریباً سارا سارا ہفتہ غائب رہتے ہیں ۔ جس کی وجہ سے ٹیوب ویل خراب اور بند ہو جاتے ہیں ۔ لوکل کمیٹیاں بنائی جائیں جن کی رپورٹ پر ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے ۔

شیخ محمد اقبال (جھنگ) :- گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کے اعداد و شمار کے مطابق 1972ء سے لے کر 1980ء تک اس محکمہ کو 7 کروڑ روپے نقصان ہوا اور ہر ماہ 65 لاکھ روپیہ کا خسارہ ہے ۔ ظاہر ہے کہ اس کا انتظام اچھے طریقے سے نہیں کیا گیا ۔ اس ادارے کو چیک کرنے کے لئے ایک اعلیٰ سطح کی کمیٹی بنائی جائے ۔ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کے بس سٹینڈ شہر سے باہر منتقل کئے جائیں ۔

تہہ بازاری کی اجازت دی جائے ۔ کیونکہ یہ کونسل کی آمدن کا ایک بڑا ذریعہ ہے ۔ جب بھی سالانہ ترقیاتی پروگرام بنایا جائے جھنگ کمیٹی کو سپیشل گرانٹ دی جائے تاکہ وہ کچی آبادی کی ترقی کے لئے کام کر سکے ۔

(اجلاس کی کارروائی کل مورخہ یکم اکتوبر 1980ء بروز بدھ
صبح 9 بجے تک کے لئے ملتوی ہو گئی)

خلاصہ کارروائی یکم اکتوبر 1980ء

صوبائی کونسل پنجاب کے تیسرے روز کی کارروائی بتاریخ یکم اکتوبر 1980ء بروز بدھ بوقت 9:00 بجے صبح زیر صدارت جناب گورنر لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خان صاحب و چیئرمین صوبائی کونسل پنجاب شروع ہوئی۔

اناؤنسر کے اعلان پر قاری علی حسین صاحب صدیقی نے تلاوت قرآن پاک فرمائی اور تلاوت پاک کا اردو ترجمہ سنایا۔ بعدازاں اناؤنسر کے اعلان پر مسٹر جاوید اقبال رانا رکن صوبائی کونسل نے تقریر شروع کی۔

جناب جاوید اقبال رانا (بہاولنگر) : کل فخر امام صاحب نے مرکزی کونسل کے بارے میں جو کچھ فرمایا تھا، میں اس میں اضافہ کرتا ہوں کہ مرکزی کونسل میں جو پروجیکٹ منیجر لیے گئے ہیں وہ محکمہ زراعت کی بجائے لوکل باڈیز کے محکمہ سے لیے جائیں کیونکہ اس محکمہ میں ماہرین موجود ہیں۔ اس طرح کارکردگی بہت ہی بہتر ہوگی۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس ایوان میں پٹواریوں کے بارے میں بھی بہت کچھ کہا گیا ہے اور اس طبقہ سے عوام کو بے شمار شکایات ہیں۔ میری رائے میں پٹواریوں کو قابو میں رکھنے اور بہتر کارکردگی کے لیے پٹواری ریفارم کمشن قائم کیا جائے تاکہ صورت حال بہتر ہو سکے۔ اس کے علاوہ جیسے پہلے عرض کیا جا چکا ہے، بہاولنگر میں کوئی انڈسٹری نہیں تو میں گذارش کروں گا کہ وہاں پہ ایک سمال انڈسٹری اسٹیٹ قائم کی جائے۔ تاکہ وہاں کے لوگوں کو روزگار مہیا ہو سکے۔ اور ہم علاقے کی فلاح و بہبود کے کام جاری رکھ سکیں۔ اس کے ساتھ ہی میں سیکرٹری انڈسٹریز سے گذارش کروں گا کہ ہمیں ککنگ آئیل کے لیے ایک لائسنس دیا گیا تھا لیکن آج تک اس کا بہاولنگر کے لیے اجراء نہیں ہوا۔

جناب گورنر۔ ہماری میونسپل کمیٹی نے 80 لاکھ روپے محکمہ پولیس سے لینے ہیں۔ 5 لاکھ محکمہ تعلیم کے ذمے ہیں۔ 50 ہزار محکمہ زراعت کے ہیں۔

ہماری میونسپل کمیٹی کے مالی وسائل حد درجہ خراب ہیں - لیکن باوجود پچھلے گورنر کے حکم کے اب تک ہم کو پیسے ادا نہیں کیے گئے - اس کا فوری انتظام کیا جائے۔

ہمارے ہاں ڈرینیج کے لیے جو رقم مختص کی گئی ہے وہ ہمیں دلائی جائے - ہم قسطوں میں وصول کرنے کی پوزیشن میں نہیں -

سیٹھ محمد عبدالرحمان (بہاولپور) : میں دعاگو ہوں کہ ہماری انتظامیہ درست ہو جائے تاکہ عوام اور بیرون ملک ہماری عزت ہو - میں ایک مثال دوں گا کہ ضلع لاہور کے ایک نواحی قصبہ میں ہر سال تبلیغی جماعت کا جلسہ ہوتا ہے ۔ لاکھوں انسان وہاں مختلف صوبوں سے آتے ہیں ۔ اس سال بھی 87 ملکوں سے تقریباً چھ سو غیر ملکی مہمان آئے ہوئے ہیں ۔ میں آپ کی وساطت سے لاہور ڈسٹرکٹ کونسل کے چیئرمین صاحب سے عرض کروں گا کہ وہاں سڑک بنائی جائے۔ کیونکہ سڑک کی اتنی بری حالت تھی کہ بسیں دھنس گئیں ۔ ٹریکٹر ٹھہر گئے اور موٹریں پھنس گئیں ۔ کیا غیر ملکی یہی خیال کریں گے کہ جو ملک اسلام کے نام پر بنا ہے اس میں ایک اسلامی اجتماع کے لیے بھی دیکھ بھال کا کوئی معقول انتظام نہیں ہے -

چولستان میں زمین کی الاٹمنٹ کے متعلق عرض کروں گا کہ جو چار ہزار چولستانی آپ کی approved list پر ہیں ، bonafide جو رقبہ پڑا ہوا ہے کم از کم ان کو دیں اتنا فاضل رقبہ پڑا ہے کہ ان کو بھی آپ دے سکتے ہیں - ہٹ فیڈر سے جو لوگ بے خانماں ہو رہے ہیں ، بلوچستان سے ان کو بھی آپ دے سکتے ہیں اور اوکاڑہ سے جو لوگ بے دخل کیے گئے ہیں ، بعض سرکاری ضروریات کی بنا پر ان کو بھی دے سکتے ہیں - ہم ان کو خوش آمدید کہیں گے ۔ لیکن چولستانیوں کو ترجیح دی جائے۔

بہاولپور کی ''مسجدالصادق'' کے بارے میں عرض کروں گا کہ محکمہ اوقاف مسجد کی آمدنی دو لاکھ روپیہ لاہور ہیڈ آفس بھیج دیتا ہے مگر مسجد کی نگہداشت پر کچھ خرچ نہیں ہوتا ۔ اس بدانتظامی کو دور

کرنے کی فوری ضرورت پر زور دوں گا ۔ وقف کرنے والے کی مرضی کے مطابق خرچہ کرنا چاہیئے ۔ موجودہ عمل نہ شریعت کے نزدیک اور نہ حکومت کے لیے اچھا کہا جا سکتا ہے ۔

بہاولپور ملتان کے مشہور بزرگ مولانا نور احمد خان صاحب فریدی جو تصوف کی بہت سی کتابوں کے مصنف بھی ہیں ۔ علماء اکیڈیمی میں ان کی کتابیں لگی ہوئی ہیں وہ اس وقت ہسپتال میں موت و زندگی کی کشمکش میں مبتلا ہیں اگر سرکاری طور پر ان پر خرچہ کر کے انہیں بچایا نہ گیا تو یہ ایک قابل افسوس امر ہوگا ۔

دوسری بات یہ ہے کہ بہاولپور ڈویژن کی حئی سنز شوگر مل کے پچھلے سال کی ابھی تک ادائیگی نہیں ہوئی ۔ زمیندار کہاں سے کھاد لے ، کہاں سے تیل ، کیسے ہل چلائے ۔ اس سے زیادہ حق مارنا اور کیا ہو سکتا ہے فوری اہتمام کیا جائے ۔

زمیندار کو 25 فیصد گڑ شکر بنانے کی اجازت ہے ۔ مگر نوکرشاہی بیلنوں کا چالان کرتی ہے ۔ دیہاتی عوام کے دباؤ سے کمیٹی زیر بار ہوتی ہے ۔ اس کا سدباب کیا جائے ۔

سابقہ جنگ عظیم سے ریلوے لائن فورٹ عباس بند پڑی تھی ۔ جب کام شروع ہوا تو نا معلوم وجوہ کی بنا پر بند کر دیا گیا ۔ اسے اس مشہور منڈی کی خاطر پھر چالو کیا جائے ۔ تاکہ تجارتی مال کی آمد و رفت ہو سکے ۔ بہاولپور سٹیڈیم کھنڈر بن گیا ہے ۔ چیف سیکرٹری صاحب جو سپورٹس بورڈ کے چیئرمین ہیں ، دیکھ سکتے ہیں ۔ ضروری توجہ کا متقاضی ہے ۔ بحالیات کے آرڈر ختم کر کے بلدیات کی زمین غلط ریکارڈ کی جا رہی ہے ۔ سڑک اور فٹ پاتھ کی مرمت بلدیات کرتی ہے تو پھر ٹول ٹیکس لینے کی بہاولپور میونسپل کمیٹی کو کیوں اجازت نہیں دی جاتی ۔ کمرشل کالج کا اجراء کیا جائے ۔ ووکیشنل کالج برائے خواتین کی بہاولپور میں اشد ضرورت ہے بلکہ سوشیالوجی کی تعلیم بھی شامل کی جائے ۔ بہاولپور میں صرف ایک طبیہ کالج ہے ۔ مزید یونانی ڈسپنسریاں قائم کی جائیں ۔ یونانی طب کی سرپرستی جب قبول کی گئی ہے تو حکومت اس طرف خاص

توجہ بھی فرمائے۔ علاقے گندے ہیں۔ کمشنر صاحب ان کو بھی کچی آبادیوں میں شامل کریں۔ سٹلائٹ ٹاؤن کے لیے 34 لاکھ روپے کی ڈیمانڈ ہے۔ اسے پورا کیا جائے یہ عجیب بات ہے کہ تیل بہاولپور سے نکلا ہے ریفائنری ملتان میں قائم کی جائے گی۔ بہاولپور، رحیم یار خان، بہاولنگر میں کہیں بھی قائم کی جا سکتی ہے۔ بہاولپور اسلامی یونیورسٹی میں ایم اے کے پرچے بکتے ہیں۔ اس کا سدباب کیا جائے۔ بہاولپور میں ایک ہائی کورٹ ہوتا تھا۔ ون یونٹ کے زمانے میں بند ہو گیا۔ اب عارضی بنچ کام کر رہا ہے۔ اس کی جگہ مستقل بنچ ہونا چاہیئے۔ بہاولپور صوبے کا پانچویں ڈویژن ہے۔ لہذا سروسز میں بھی عوام کو پانچواں حصہ ملنا چاہیئے۔

چوھدری اختر علی (سیالکوٹ) : کونسل کے سابقہ اجلاس میں میں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ زرعی نگران کمیٹیوں کے چیئرمین ضلع کونسل کے چیئرمین ہونے چاہیئں۔ جسے گورنر صاحب نے اس ایوان میں منظور بھی فرمایا مگر نا معلوم وجوہ کی بنا پر اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ اس طرح عوام کی بالا دستی قائم ہو جائے گی۔ زرعی ترقیاتی پروگرام میں پروجیکٹ کمیٹیاں بنا کر کام کرنے کی اجازت ہے۔ ضلعی کونسلوں کو بھی اجازت ہونی چاہیئے۔ الاٹمنٹوں کی تحقیقات ہونی چاہیئے۔ میرے خیال میں اگر غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے تو اس سے کروڑوں روپے کی جائیداد حکومت کو واپس مل سکتی ہے۔

رانا نذیر احمد (گوجرانوالہ) : میں نوکرشاہی کی سازشوں کے بارے میں عرض کروں گا۔ گذشتہ 33 سال سے سیاستدانوں کا احتساب مارشل لا نے کیا۔ مارشل لا والوں کا احتساب سیاستدانوں نے کیا مگر نوکرشاہی کا احتساب کسی نے بھی نہ کیا۔ اس کے بعد ویجیلنس کمیشن وجود میں لایا گیا تاکہ نوکرشاہی بلدیات کے لوگوں کا اور بلدیات کے نمائندے نوکرشاہی کا احتساب کریں مگر ایسا نہیں ہو رہا۔ محکمہ تعلیم بلدیات کے ماتحت آجائے گا مگر نوکرشاہی کی ریشہ دوانیوں کے باعث اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔

راشن ڈپوؤں کے بارے میں اختیارات تو بلدیاتی اداروں کو سونپے گئے تھے مگر ابھی تک بالادستی ڈی ۔ ایف سی کی ہے ۔ پہلی حکومت میں دوسرے صوبوں میں کمیٹی کا چیئرمین عوامی نمائندہ ہوتا تھا ۔ اسی طرح ضلعی رابطہ کمیٹی کا چیئرمین ڈپٹی کمشنر کی بجائے ضلع کونسل کا چیئرمین ہونا چاہیئے ۔ سبسڈی کی سفارش دیہات کے نمائندے کریں ۔ اس کا پروگرام چیئرمین ضلع کونسل کے پاس ہونا چاہیئے ۔ چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ جو سکیم بنائی جائے اسے مکمل کرنے کے بعد دوسری سکیم پر عمل کیا جائے ۔ یہ نہ ہو کہ ایک سکیم کو ادھورا چھوڑ کر دوسری سکیم شروع کر دی جائے ۔ اس طرح حکومت کو اربوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے ۔ چیئرمین واپڈا سے عرض ہے کہ کاشتکاروں کے لیے بجلی کے فکسڈ ریٹ مقرر کر دیں ۔ اس سے نہ ہمیں نہ واپڈا کو کوئی نقصان ہوگا ۔ گوجرانوالہ چاول کی پیداوار کا علاقہ ہے ۔ فصلوں کے لیے پانی کہیں کم ہے اور کہیں زیادہ ، ڈرینیج کی کھدائی بھی کبھی نہیں ہوئی ۔ بجلی کی پابندی والے علاقوں میں یہ پابندی ختم کی جائے ۔

چودھری تاج محمد (ساہیوال) : ملتان شہر میں جو نئی آبادیاں معرض وجود میں آئی ہیں ان کی کوئی منصوبہ بندی نہیں کی گئی ۔ سڑکوں اور گلیوں میں صفائی کا کوئی انتظام نہیں ہے ۔ یہ بلدیاتی اداروں کے لیے درد سر بنا ہوا ہے ۔ سڑکیں سیدھی کی جائیں اور باقاعدہ آبادیاں بنائی جائیں ۔ جب سے بلدیاتی ادارے معرض وجود میں آئے ہیں بڑے بڑے سرمایہدار اور نوکرشاہی انہیں ناکام کرنے پر تلے ہوئے ہیں یہاں تک کہ منتخب ممبروں کو پولیس کے ذریعہ ہراساں کیا جا رہا ہے ۔

جناب گورنر : محکمہ پولیس کے سربراہ یہاں موجود ہیں ؟

انسپکٹر جنرل آف پولیس : جناب والا ! میں موجود ہوں ۔ یہ انٹی کرپشن کے متعلق ہے ۔

جناب گورنر : محکمہ انٹی کرپشن کے پاس سربراہ موجود ہیں ؟

ڈائریکٹر اینٹی کرپشن : اس کے متعلق پہلے ہی انکوائری ہو رہی ہے۔ قاضی محمد طفیل انسپکٹر پولیس کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔

جناب گورنر : نہیں - وہ تو بتا رہے ہیں اور اس کھلے ایوان میں واضح طور پر بتا رہے ہیں کہ اس قسم کا دباؤ انہوں نے ڈالا ہے۔

ڈائریکٹر انٹی کرپشن : جناب ! ہم اس کی انکوائری کر رہے ہیں۔

چودھری تاج محمد : انہوں نے دفتر میں آکر وہاں دھمکیاں دی ہیں۔ میری سٹیٹمنٹ ریکارڈ ہوئی ہے - چیف آفیسر کی سٹیٹمنٹ ریکارڈ ہوئی ہے - قاضی محمد طفیل صاحب تو تبدیل ہو گئے ہیں ان کی جگہ جو خورشید صاحب انسپکٹر آئے ہیں میں تو ان کی بات کر رہا ہوں - انہوں نے عملہ کو پریشان کیا ہوا ہے اور افسران پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کی ہے - اس لیے آپ اس پر غور کریں اور ایسے شر پسند عناصر کے خلاف تادیبی کارروائی کریں -

جناب گورنر : وہ تو انہوں نے کہہ دیا ہے آپ کا پوائنٹ انہوں نے نوٹ کر لیا ہے - اب آپ تھوڑا سا وقت کا احساس کرتے ہوئے آگے بڑھیں -

چودھری تاج محمد : ساہیوال میں چھ سال پہلے 74 لاکھ روپے کی سکیم بنی تھی جو آج تک مکمل نہیں ہوئی - یہاں افسران اور ٹھیکیداروں نے مل کر ٹھیکہ لیا مگر افسروں نے ٹھیکیدار سے اپنا کمیشن اتنا مانگا کہ وہ نہ دے سکا اور نتیجہ یہ نکلا کہ کام ابھی تک مکمل نہیں ہوا -

ساہیوال کے علاقے میں سوئی گیس پچاس ساٹھ میل دور سے گزرتی ہے - سوئی گیس والے کہتے ہیں کہ یہ زرعی علاقہ ہے - صنعتی نہیں لہذا سوئی گیس کی کیا ضرورت ہے - اس کی وجہ سے صنعتکار صنعتیں قائم نہیں کر رہے - لہذا فوری توجہ دی جائے اور ہماری مدد کی جائے -

چودھری جلال دین (مظفر گڑھ) : ضلع مظفر گڑھ میں پانی کی شدید قلت ہے - جس کی وجہ سے زمینداروں کو کافی مشکلات کا سامنا ہے - تھل ترقیاتی سکیم کے تحت دی جانے والی زمینیں پانی کی قلت کے باعث آباد نہیں ہو رہیں جس کی وجہ سے زمینیں ضبط کی جا رہی ہیں - گورنمنٹ ہمارے ضلع میں خود فلور مل لگائے یا ہمیں امداد دے تا کہ ہم خود لگائیں - ضلع بھر میں جنگلات کا تحفظ تسلی بخش نہیں ہے -

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) عبدالحق مغل (راولپنڈی) : یونین کونسل منگوٹھہ کے علاقے سے ایک سڑک گزرتی ہے ۔ "جھجھا گوڑا ڈھوک بدھال" جو کہ اب بد تر حالت میں ہے ۔ اسے پختہ کرایا جائے حالانکہ اس کی منظوری بھی ہو چکی ہے ۔ یہ سڑک انتہائی اہم ہے ۔ جو تحصیل گوجر خان اور راولپنڈی کو ملاتی ہے ۔ فوڈ کمیٹی کنٹونمنٹ بورڈ کا چیئرمین ضلع کونسل کا چیئرمین ہے ۔ وائس چیئرمین جو کہ منتخب نمائندہ ہے اسے اس کمیٹی کا سربراہ مقرر کیا جائے۔ ہائی کورٹ کے بنچ ہر ڈویژن میں ہونے چاہیئیں تاکہ عوام کو سہولت ہو ۔

آخر میں میں سیکرٹری تعلیم کے نوٹس میں یہ چیز لانا چاہتا ہوں کہ امتحانات میں ناجائز ذرائع کو کسی طریقہ سے ختم کیا جائے کیونکہ بچے جو کہ عوام کے مستقبل کے لیڈر ہوتے ہیں اور اساتذہ جو کہ قوم کے معمار ہیں ان کو تھوڑا سا باخبر کیا جائے اور آہستہ آہستہ ایک جامع منصوبہ بندی سے اسے ختم کیا جا سکتا ہے ۔

کیپٹن ثناءاللہ (راولپنڈی) : میرا یہ مطالبہ ہے کہ اقلیتیوں کے مسائل کے حل کے لئے ایک سبجیکٹ کمیٹی تشکیل دی جائے ۔ کیونکہ حکومت کی کارکردگی کا ترازو اقلیتیں ہیں ۔ جس ملک کی اقلیتیں خوش ہوں وہ حکومت کامیاب ہوتی ہے ۔ سبجیکٹ کمیٹی ہمارے مسائل آپ تک پہنچا سکے گی ۔

ڈاکٹر ثریا سلطانہ (میانوالی) : میانوالی میں بلڈ بنک قائم کیا جائے ۔ میڈیکل کالج میں سیٹیں ریزرو کی جائیں اور اسلحہ کے لائسنس دیئے جائیں ۔ تاکہ لوگ اپنا دفاع کر سکیں ۔

حافظ محمد یونس (سرگودھا) : محکمہ اوقاف کی عمارتیں جو بلدیاتی اداروں کے پاس ہیں وہ انہیں مالکانہ حقوق پر دے دی جائیں ۔ اس دوران ان عمارتوں کی مرمت شروع کروائی جائے ۔ سرگودھا میں جو سکول ہیں اس کی فوری مرمت کے لئے گورنر صاحب مجھے اجازت دے دیں تو اس کی جلد مرمت ہو سکتی ہے ۔

نئی سڑکوں کی تعمیر پر پرانی سڑکوں کی مرمت کو ترجیح دی جانی چاہیئے ۔ سرگودھا کے لئے تار کول مہیا کیا جائے ۔ نئی رہائشی سکیموں کی آبادیوں کی گلیوں کو پختہ کیا جائے ۔ پانی کے نکاس کا مسئلہ حل کیا جائے ۔ چونکہ بلدیہ سرگودھا کے پاس وسائل نہیں ہیں ۔ اس لئے ان مسائل کے حل کے لئے گرانٹ دی جائے ۔

تہہ بازاری پر پابندی کو مکمل طور پر ختم کیا جائے ایسے بازار جو کھلا کرنے پر پابندی ہے اس پابندی کو ختم کیا جائے ۔

حکیم آفتاب احمد قرشی : (پریذیڈنٹ قومی طبی ایسوسی ایشن) ہمیں قائد اعظم کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے ۔ قائد اعظمؒ نے فرمایا تھا کہ کوئی حکومت احتساب سے بالا تر نہیں ۔ قائد اعظمؒ اور خضر حیات کے درمیان یہی اختلافات تھے ۔ وہ سمجھتا تھا کہ کوئی میرا احتساب نہیں کر سکتا ۔ پنجاب کے لوگوں نے 1946 میں بڑی قوتوں کے خلاف جنگ لڑی ۔ جن میں یونینسٹ پارٹی غیر مسلم انتظامیہ اور جاگیردار شامل تھے ۔ 1946 میں مسلم لیگ انتخابات میں 100 فیصد کامیاب ہوئی تو حکومت برطانیہ کو پتہ چل گیا کہ اب مسلمان بیدار ہو چکے ہیں ۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ قائد اعظمؒ کا تعلق پنجاب کے ضلع ساہیوال سے تھا ۔ ان کے آباؤ اجداد بعد میں کاٹھیاواڑ کی طرف چلے گئے ۔ ہم نے قائد اعظمؒ کے فرمودات کو بھلا دیا ہے ۔ ہم بہت نا شکرے ہیں ۔ انارکلی میں مسلمانوں کی صرف پانچ دوکانیں تھیں اور اسمبلی ہال سے آگے جانے کا کوئی تصور نہیں کر سکتا تھا ۔ قائد اعظمؒ کی خواہش تھی کہ ملک میں مختلف ادارے مثلاً صحافت ، طلباء ، انتظامیہ اور فوج کو قائم رکھا جائے ۔

ہمارا یہاں جمع ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ہماری منزل جمہوریت ہے ۔ کونسلر کا سٹیٹس متعین ہونا چاہئیے اور ہر محکمے کی کارگزاری کی رپورٹ باقاعدگی سے سبجیکٹ کمیٹیوں کو ملنا چاہیئے ۔ پنجاب کے علاقے بھی دوسرے صوبوں کی طرح پسماندہ ہیں اور رعایت کے مستحق ہیں ۔

عباسیہ ڈگری کالج بہاولپور کو نئی عمارت مہیا کی جائے ۔ طب ، ہومیوپیتھی اور ایلوپیتھی سے استفادہ کیا جائے ۔ اسلامیہ کالج لاہور کی سرپرستی ایسے ہی کی جائے جیسے قائد اعظمؒ اور علامہ اقبالؒ کیا کرتے تھے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی (وائس چیئرمین پنجاب رورل کوآپریٹو کارپوریشن): قائد اعظمؒ کی شخصیت نے ہمیں اس مرحلے پر پہنچایا کہ آج ہم آزادانہ طور پر تقریر کر سکتے ہیں۔ پاکستان ہمیشہ قائم رہے گا۔ ہمیں بزدل نہیں ہونا چاہیئے۔ مجھے افسوس ہوتا ہے کہ جب لوگ کہتے ہیں کہ پاکستان قائم رہے گا یا نہیں رہے گا۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ہمیشہ پاکستان کے حق میں بات کریں۔ ہمیں دیانتدار رہنا چاہیئے۔ مختلف ملکوں کی جمہوریتیں مختلف ہیں۔ باہر کی جمہوریت پاکستان میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ ہمیں مسجد شہید گنج کا سبق یاد رکھنا چاہیئے۔ اور قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ ابھی الیکشن کے لئے حالات سازگار نہیں ہیں۔ ملک میں کوئی سندھودیش کی بات کرتا ہے کوئی پختونستان کی۔ ہم پہلے پاکستانی ہیں اور بعد میں کچھ اور۔ یہ جمہوریت ہے کہ آج چیئرمین واپڈا سٹیج پر کھڑا ہے اور بھائی نیازی کی تنقید سن رہا ہے۔ ساری کی ساری انتظامیہ آپ کی جواب دہی کے لئے ایوان میں موجود ہے۔ میرا یہ مطالبہ ہے کہ یہ جوڈیشیل کی تلوار جو بلدیاتی نمائندوں کے سروں پر لٹک رہی ہے اسے ہٹایا جائے۔

چودھری عبدالرشید (بہاولپور): سرکاری ملازمین کے احتساب سے پہلے اپنے ضمیر کا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ تنقید برائے تنقید نہیں ہونی چاہیئے۔ ہمارے صوبے میں ابتدائی تعلیم کو عام کیا جائے۔ جو پہلے سنگل سکول ٹیچر کھولے گئے تھے اسے ڈبل ٹیچر بنایا جائے۔ بہاولپور میں تربیت یافتہ اساتذہ کی کمی کو دور کیا جائے۔ ہمارے ہاں ایک سکول ہے جس کو ہم ڈبل شفٹ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ خالصتاً چولستان میں تھا۔ مگر اب چونکہ چولستان کی آبادی ایک جگہ پر جا کر جمع ہوگئی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ سکول وہاں پر مفید نہیں۔ اس لئے اس کو منتقل کرنے کی اجازت دی جائے۔ کالج قائم کرنے کا معیار پسماندہ علاقوں پر پورا نہیں اترتا۔ دور دراز کے علاقوں میں کالج ضرور کھلنے چاہیئں۔ پیپلز ورکس کے تحت جو انڈسٹریل سکول کھولے گئے تھے ان کو بند نہ کیا جائے۔ بلکہ بلدیاتی اداروں کو ذمہ دار بنایا جائے۔

نہروں کی پٹڑیوں پر سڑکیں تعمیر کرنے کی اجازت ہونی چاہیئے ۔ اس سے ذرائع آمد و رفت کے علاوہ نہروں کی دیکھ بھال میں بھی مدد ملے گی ۔ اپنی کی مدد آپ کے تحت لوگوں کو سڑکیں بنانے کی سکیم میں جو پچاس لاکھ روپے گرانٹ رکھی گئی ہے اس کو بڑھایا جائے ۔ ہم نے ایک تجویز بھجوائی ہے اور لوگوں نے سولہ ایکڑ رقبہ اپنی مدد آپ کے تحت دیا ہے ۔ لوگوں نے خود ہی مٹی ڈلوائی ہے ۔ آپ فیصلہ دیں تاکہ لوگوں کو یہ خوش خبری دی جائے بہاولپور کو رائس ایریا قرار دیا جائے ۔ کپاس کی پیداوار بڑھانے کے لئے پانی کی قلت کو دور کیا جائے ۔

(اس مرحلہ پر چائے کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب گورنر صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سیدہ ساجدہ نیر عابدی (سیالکوٹ) : اس کونسل کی کامیابی عوام کی آواز ہے ۔ ہم نے ہر وہ بات کہی جو یہاں کے عوام چاہتے ہیں ۔ ہمارا ملک زرعی ہے اور ہمیں اس پر پوری توجہ دینی چاہیے ۔ امر سے عدم توجہی اس بات سے واضح ہو جاتی ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ اپنے بیٹے کو جج بنائیں ، ڈاکٹر بنائیں ، لیڈر بنائیں لیکن کسان نہ بنائیں ۔ جس کا نتیجہ غذائی قلت کی صورت میں سامنے آتا ہے ۔ ہمیں یہ عہد کرنا چاہیئے کہ ہم اس ذمہ داری کو نبھائیں اور اپنے ملک کو غذائی اعتبار سے خود کفیل بنائیں ۔

بیگم نارلہ طوسی (لاہور) : رشوت ستانی ہمیں گھن کی طرح کھائے جا رہی ہے پیداوار کو بڑھا کر مہنگائی پر قابو پایا جائے ۔ سرکاری ملازموں کی تنخواہوں کو بڑھایا جائے اور ان کو سہولتیں دی جائیں تاکہ وہ ناجائز ذرائع ترک کر دیں ۔ میری دوسری تجویز یہ ہے کہ اختیارات کو مرکوز نہیں ہونا چاہئیے اختیارات بورڈوں اور کمشن کو حاصل ہونے چاہیئیں جن میں عوام کے نمائندے ہوں ۔ تیسری بات یہ ہے کہ بڑے آفیسر سادہ زندگی گزاریں ۔ میری آخری گزارش یہ ہے کہ محکمہ انسداد رشوت ستانی کی تشکیل نو کی جائے اور اس میں دیانتدار افراد کو شامل کیا جائے عورتوں کی شرائط ملازمت متعین کی جائیں ۔

بیگم زبیدہ جعفری (ملتان) : میں اس معزز ایوان کی توجہ دلانی چاہتی ہوں کہ ہر قوم کی ترقی کا انحصار خواندگی پر ہوتا ہے لیکن بد قسمتی سے اس کی کمی نقدان کی حد تک ہے ۔ میری نظر میں اس کی بڑی وجہ اساتذہ کی تنگدستی اور ذہنی آسودگی کا فقدان ہے ۔ اساتذہ کو سہولتیں ہونی چاہیئں ۔ اعزازات دیے جائیں ۔ ان کے لیے رہائشی کالونیوں میں کوٹہ دیا جانا چاہیئے ۔ آخری گزارش یہ ہے کہ ایف ۔ اے کے نتائج اچھے نہیں آتے ہیں ۔ یہ بچوں کی زندگی کا ٹرننگ پوائنٹ ہے ان نتائج میں بہت سی خامیاں ہیں ۔ ان پر توجہ دی جائے

سردار سلطان احمد (ساہیوال) : ضلع ساہیوال ، لاہور ، کراچی مین لائن پر واقع ہے مگر اس کے باوجود اس ضلع کو سوئی گیس فراہم نہیں کی گئی ہے ۔

شیخ غلام حسین (راولپنڈی) : جس طرح کمشنر ، ڈی ۔ سی اور اے سی علاقوں میں جا کر لوگوں کی تکالیف سنتے ہیں ۔ میں چاہتا ہوں کہ لوکل گورنمنٹ کے با اختیار افسران بھی مہینے میں دو دو دن ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں جا کر بلدیاتی اداروں کے مسائل کا جائزہ لیں اور موقع پر فیصلے کریں ۔ اس طرح ان کی کارکردگی بہتر ہوگی ۔ دوسری میری تجویز یہ ہے کہ کارپوریشنوں کے اندر جو نان ایل ۔ سی ۔ ایس سٹاف ہے گریڈ نمبر 6 سے اوپر ہیں ۔ ان کو ڈویژنل یا ڈسٹرکٹ لیول پر ٹرانسفر کرنے کا قانون بنائیں ۔ میری تیسری تجویز یہ ہے کہ سبجیکٹ کمیٹیوں کے کنوینر صاحبان کو مہینہ میں کم از کم ایک دفعہ میٹنگ بلانے کا اختیارات ہونا چاہیئے تاکہ روز مرہ مسائل پر غور کیا جا سکے ۔ آٹے کے تھیلے کے سسٹم کو مزید آگے بڑھایا جائے ۔ محکمہ فوڈ کو چاہیئے کہ اب ڈپوؤں پر بغیر چوکر کے آٹا فراہم کرے ۔

جناب گورنر : نہیں اصل غذا تو چوکر میں ہوتی ہے ۔

شیخ غلام حسین : جناب والا ! وہ تو زیادہ طور پر جانوروں کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔

بیگم زبیدہ جعفری (ملتان) : جناب والا ! ڈاکٹر صاحبان کہتے ہیں کہ چوکر نہ نکالا جائے ۔ اب میڈیکل رپورٹ یہ ہے کہ چوکر غذا کے اندر

جو دل پر حملے کرنے والے مادے ہوتے ہیں ان سے بچاتا ہے اور خون کو clotting سے بچاتا ہے۔

راجہ صفدر علی خان (جہلم) : میں جناب چیئرمین کا مشکور ہوں کہ انہوں نے پنڈ دادن خان میں سڑک مہیا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ اکثر دیہاتوں میں اساتذہ جانا پسند ہی نہیں کرتے ہیں۔ اس کا کوئی بندوبست کیا جائے۔ سیکرٹری تعلیم سے استدعا ہے کہ دیہاتی طلباء کے لیے کوٹہ مخصوص کیا جائے۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر میں انٹر کالج مہیا کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا وہ پورا کیا جائے۔

جناب محمد ریاض شاہد (فیصل آباد) : ضلع فیصل آباد سیم کی نذر ہو رہا ہے۔ کتنی ہولناک بات ہے کہ پانی کی سطح 9 فٹ بلند ہو گئی ہے۔ لہذا طویل المیعاد منصوبوں کی بجائے شارٹ ٹرم منصوبے بنائے جائیں۔ غریب اور پسماندہ بستیوں کو سوئی گیس فراہم ہونی چاہیئے۔ قومیائے گئے سکولوں کی حالت درست کی جائے بہت سے سکولوں کے کیس عدالتوں میں چل رہے ہیں دو سکولوں کی تو بے دخلی بھی ہو چکی ہے یہ ایک سنگین مسئلہ ہے۔

چوہدری محمد صدیق سالار (فیصل آباد) : اس ایوان میں متفقہ طور پر فیصلہ ہوا تھا کہ ویجیلینس کمیشن میں کوئی ممبر غیر سرکاری نہیں ہوگا۔ اس میں بھی اب ایسے لوگ ہیں جو کونسلر نہیں ہیں مگر پھر بھی ممبر ہیں۔ فیصل آباد اور لاہور میں ہاکی کے لیے آسٹرو ٹرف گراؤنڈ بنائی جائے۔ فیصل آباد میں ایک میونسپل کالج اوقاف کی عمارت میں موجود ہے۔ مگر آج تک اس کی مرمت نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی ہمیں اس کی اجازت ہے ریل بازار اور کچہری بازار کے درمیان ایک بہت بڑا گردوارہ ہے۔ اس کی دیوار کے ساتھ محکمہ اوقاف نے 11 کھوکھے جات لگا دیے ہیں۔ یہ علاقہ شہر کا سب سے بڑا کمرشل ایریا ہے۔ اگر حکومت یا کارپوریشن اسے بناتی تو ایک کروڑ روپیہ مل جاتا۔ پرائمری تک تعلیم لازمی قرار دی جائے جو والدین بچوں کو سکول داخل نہیں کرواتے انہیں سزا دی جائے۔ دیہی اور شہری اساتذہ کی تنخواہوں میں تفاوت ختم کیا جائے۔ دیہی علاقوں کے لیے کوٹہ مخصوص کیا جائے۔ فیصل آباد سیم کی وجہ سے برباد ہو رہا ہے اگر آپ وہاں ٹیوب ویل لگا رہے ہیں تو پانی کے نکاس کا بندوبست ہونا چاہیے۔

میاں شجاع الرحمن (لاہور) : سڑکوں پر ٹریفک کا دباؤ بہت بڑھ گیا ہے - اور میونسپل ادارے ٹریفک کے گوناگوں مسائل سے دو چار ہیں - بھاری ٹریفک کی وجہ سے پیدل چلنے والوں اور سائیکل سواروں کے لیے سڑکوں پر کوئی گنجائش نہیں رہی - جب تک بلڈنگ لائن میں 10 فٹ سے 15 فٹ سیٹ بیک نہیں ہوگا ۔ تو آئندہ سڑکوں اور گلیوں کی توسیع میں دشواری پیش آئے گی - بعض لوگ ناجائز تجاوزات قائم کر لیتے ہیں اور پھر انہیں برقرار رکھنے کے لیے حکم امتناعی لے آتے ہیں - اس کا سد باب کیا جائے - محکمہ بحالیات کا عملہ خالی قطعات لوگوں کے پاس ناجائز طور پر الاٹ کر رہا ہے - جو سکولوں ڈسپنسریوں اور پارکوں کے لیے مخصوص ہیں - لاہور میں بے شمار ایسی سڑکیں جو پہلے 60 فٹ تھیں مگر اب 25 اور 30 فٹ رہ گئی ہیں کیونکہ یہ کم قیمت پر لوگوں کو منتقل کر دی گئی ہیں - بڑے شہروں میں مالکان اراضی پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمیں بنا کر فروخت کر رہے ہیں - ایسی سکیمیں فراہمی آب نکاسی ، آب سڑکوں ، گلیوں اور سٹریٹ لائٹ سے محروم ہوتی ہیں ۔

ملک شاہ محمد اعوان (لاہور) : ضلع لاہور کی بی - آر - بی نہر کے مشرق کی طرف 79 گاؤں ہیں - پاکستان کے قیام سے پہلے اس علاقہ کو نہر سیراب کرتی تھی - 85 گاؤں سے زیادہ کا رقبہ اس سے نکل گیا ہے - اسی طرح سے اب جو پانی کی بچت ہو رہی ہے - وہ پانی مشرق کی طرف دیا جائے - بی - آر - بی پر جو رینجرز کا عملہ ہے وہ ہمیں تنگ کرتا ہے - ہماری گنے کی فصل ہو یا دھان کی فصل ہمیں لاہور تحصیل میں لانے سے روکتے ہیں - اس مسئلے کو فوری طور پر حل کیا جائے ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی (ملتان) : کنوینر صاحبان سبجیکٹ کمیٹیوں کے فیصلوں سے مطمئن نہیں ہیں - جب بھی ایوان میں کوئی تجویز پیش کی جائے - وہ سبجیکٹ کمیٹیوں کو بھیجی جائیں اور پھر ان کو حل کیا جائے - بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی کی مالی حالت بہت ابتر ہے - بجٹ تیار ہوا تو اس وقت ایک کروڑ 15 لاکھ 56 ہزار روپے رکھے گئے - اور بجٹ بننے کے وقت آیا تو صرف 57 لاکھ 67 ہزار روپے دیے گئے - یونیورسٹی

کے تعمیری کام اس کے مطابق شروع کر دیے گئے ۔ اس تعمیر کے مطابق اب یونیورسٹی 90 لاکھ روپے کی مقروض ہو چکی ہے ۔ اس کی مکمل تعمیر پر 50 لاکھ روپے مزید چاہئیں ۔ یونیورسٹی گرانٹ کمیشن نے اس کے لیے جو ایک کروڑ 24 لاکھ روپے کی رقم مختص کی تھی ۔ وہ بھی نہیں ملی ہے صرف بجٹ کا نواں حصہ ملا ہے ۔ اس سے نہ ہی ہمارے طلباء کے ہوسٹل مکمل ہو سکتے ہیں اور نہ ہی بسیں مل سکتی ہیں ۔

ملک لیاقت علی (مظفر گڑھ) : جب تک نان ایل ۔ سی ۔ ایس عملہ کی تعیناتی قابل تبدیلی ڈویژن کے اندر نہیں بنائیں گے ۔ ہمارے اداروں کی کارکردگی بہتر نہیں ہو سکتی بد عنوانی دور نہیں ہو سکتی ۔ خدا کے لیے اس میں ترمیم کریں ۔ لوکل کونسل رولز آف بزنس 1980ء میں میونسپل کمیٹی کے چیئرمین کو 50 ہزار روپے تک ایڈمنسٹریو پاورز دی گئی ہیں ۔ ضلع کونسل اور میونسپل کارپوریشن کے چیئرمینوں کو بھی تین لاکھ روپے تک پاورز دی گئی ہیں ۔ اس کی دفعہ 23 میں ترمیم ہونی چاہئیے ۔ کیونکہ ہاؤس کی منظوری کے بغیر اس پر ہم عمل درآمد نہیں کر سکتے ہیں ۔ تو پھر ان کا کوئی فائدہ نہیں ہے اس کے علاوہ سیکشن 29 میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی چیئرمین بد عنوانی کا مرتکب ہو تو اسے کمشنر برطرف کرسکتا ہے ۔ جناب والا ! ہمارے احتساب کے لیے ایوان میں ممبر موجود ہیں جو چیئرمین بد عنوانی کا مرتکب ہو گا ۔ کبھی بھی کونسلر حضرات اس کو معاف نہیں کریں گے ۔ اس چیئرمین کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پاس ہوگی ۔ جب یہ چیز موجود ہے تو سیکشن 29 لانے کی کیا ضرورت ہے ۔ اگر آپ نے یہ اختیارات کمشنر کو دینے ہیں تو وہ سب سے پہلے اپنے محکمے کو ٹھیک کرلیں ۔ پھر لوکل کونسل کی طرف آئیں ۔ ہمارے شہر کا ایک دیرینہ مطالبہ ہے اور وہ ہے سوئی گیس ۔ یہ مرکزی حکومت کا مسئلہ ہے مگر مظفر گڑھ شہر کو ضرور سوئی گیس ملنی چاہیئے ۔ باغات کو بیماریوں کا شکار ہونے سے بچایا جائے ۔ ہمارے شہر کی سیوریج سکیم کو اگلے بجٹ میں ضرور شامل کیا جائے ۔ میونسپل کمیٹی مظفر گڑھ کی طرف سے ہم نے کئی دفعہ مطالبہ کیا ہے کہ آبادی اور علاقہ بڑھ

جانے کی وجہ سے اس کی گرانٹ بڑھائی جائے۔ مگر یہ بھی ابھی تک نہیں ہوا ہے۔ ریلوے سٹیشن سے پاس اوور ہیڈ برج نہیں ہے وہ بھی بنائی جائے۔

چودھری غلام محمد (جہلم) : تین سال پہلے ڈسٹرکٹ کونسل جہلم نے محکمہ جنگلات سے کوئی 124 ایکڑ زمین قاسم شاہ، پنڈ دادن خان میں پٹے پر حاصل کی تھی اور اب جب یہ باغات اپنی جوانی پر پہنچے ہیں تو محکمہ جنگلات ان سے چھین رہا ہے۔ وہ باغ ڈسٹرکٹ کونسل کو ہی دے دیا جائے۔ تاکہ اس کی آمدنی سے ڈسٹرکٹ کونسل آسانی سے کام کر سکے۔ چینی کے کوٹہ میں شہریوں اور دیہاتیوں میں تفاوت ختم کیا جائے۔ نظم و نسق کی جو دو کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ ایک تحصیل لیول پر اور دوسری تھانہ لیول پر، میں تحصیل کمیٹی اور تھانہ کمیٹی کا ممبر ہوں۔ جس وقت ہم ڈسٹرکٹ کمیٹی کے ممبر ہونے کی حیثیت سے ان کے پاس جاتے ہیں تو وہاں پر تھانیدار صاحب صدارت کر رہے ہوتے ہیں۔ اور جب ہم تحصیل لیول پر جاتے ہیں تو اسسٹنٹ کمشنر صاحب صدارت کر رہے ہوتے ہیں۔ تھانیدار کی پوزیشن سے ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر کی پوزیشن کیا کم ہے؟ کیوں نہ ان باتوں کو واضح کر دیا جائے کہ کس نے صدارت کرنی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) حاجی ملک محمد اکبر خان (اٹک) : مجھے یہ کہا جاتا ہے کہ ڈیم سب سے زیادہ تمہارے ضلع میں ہیں لیکن بدقسمتی سے یہ ڈیم بند کی شکل میں کھڑے ہیں۔ شاید مرغابیاں مارنے کے لئے۔ صدر ایوب خان کے زمانے کا بنا ہوا ہے۔ مگر آج تک پانی کا استعمال اس سے نہیں ہوا ہے۔ ہمارے ہاں ایک لائیو سٹاک فارم موجود ہے تیرہ ہزار ایکڑ زمین ہے۔ اور اس میں چند بکریاں اور بھیڑیں رکھی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ تین کالج موجود ہیں مگر یہ ایک ایک کمرے میں ہیں۔ فتح جھنگ کالج اور چھب پرائمری سکول یہ ایک ایک کمرے پر مشتمل ہیں۔ پینے کا پانی تو اس ضلع میں نو نو میل سے لایا جاتا ہے۔ واٹر سپلائی سکیم کی تفصیل میں نے کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کو بھیجی ہے مگر آج تک ہمیں پانی نہیں ملا ہے۔ بنجر علاقوں کی وجہ سے سڑکوں کا بہت فرسودہ نظام ہے۔ مواصلات کے متعلق صدر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ ڈائرکٹ ڈائلنگ کی

جائے گی۔ مگر وہ مطالبہ ابھی تک پورا نہیں ہوا ہے۔ 9 سال سے چار ایکسچینج پڑی ہوئی ہیں۔ مگر ان کو لگایا نہیں گیا ہے۔

مہر ممتاز حسین بھروانہ (جھنگ) : ہمارے علاقہ میں ستر ستر میل میں بجلی نہیں ہے۔ پہلے ضلع کونسلیں مویشیوں کی منڈیاں لگاتی رہتی ہیں۔ 23-6-75 کو ایک نوٹیفیکیشن ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے دس میل کے علاقہ میں منڈی نہیں لگ سکتی ہے۔ اب ایک نئی ترمیم ہوئی ہے۔ اس کے تحت ضلع کونسل کے علاوہ یونین کونسلیں بھی منڈیاں لگا سکتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ شہروں میں متوازی کام شروع ہو گیا ہے۔ اب خطرہ یہ ہے کہ قانونی جھگڑے شروع ہو جائیں گے۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ 101 سیکشن میں ترمیم کر دی جائے اور اس کی جگہ 23-6-75 کا پرانا نوٹیفیکیشن جاری کیا جائے۔ تاکہ صرف ضلع کونسل والے ہی منڈی لگا سکیں۔ گورنر صاحب نے 7-4-80 کو حکم دیا تھا کہ جو کوئی چار گائے رکھے گا اس کو آدھ مربع دیا جائے گا۔ مگر اس پر ابھی تک عمل نہیں کیا گیا۔ میری یہ گذارش ہے کہ جو کوئی تین تین گائے پالے اس کو بھی آدھ مربع دیا جائے۔ 1973 کی حکومت میں ہزار خامیاں اور برائیاں تھیں۔ لیکن انہوں نے ملک میں ایک کام کیا تھا اور وہ تھا نظم و نسق۔ چوری چکاری اور ڈاکہ کا انسداد میں کسی کی خوشامد نہیں کرنا چاہتا مگر اس کا کریڈٹ کھر کو جاتا ہے۔ جو اس وقت گورنر تھا۔ اس حکومت میں ہزار ہا برائیاں تھیں۔ لیکن اب پھر وہ چیزیں عود کر آئی ہیں۔ پھر چوریاں شروع ہو گئی ہیں۔ پھر ڈاکے شروع ہو گئے ہیں اب ایک حدود آرڈیننس جاری ہوا ہے۔ اس سے پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔

جناب اشفاق شاہد (لاہور) : مہر صاحب آپ کو سمن آباد کا واقعہ یاد ہے۔

مہر ممتاز حسین بھروانہ: کئی واقعات یاد ہیں ایک واقعہ کو دہرانا نہیں چاہتا۔

جناب اشفاق شاہد : کھر صاحب اس میں خود بھی ملوث تھے۔

مہر ممتاز حسین بھروانہ : میں نے کہا ہے کہ ان میں ایک نہیں ہزارہا برائیاں تھیں ۔ میں فرد واحد کے متعلق نہیں کہہ رہا ۔ لیکن یہ ماننا پڑے گا کہ اس وقت کچھ نہ کچھ کنٹرول ہوا تھا ۔

جناب اشفاق شاہد : کھر صاحب کے ڈنڈوں کے نشانات ابھی تک میرے جسم پر موجود ہیں ۔

مہر ممتاز حسین بھروانہ : میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ۔

جناب اشفاق شاہد : الفاظ واپس لینے پڑیں گے ۔

مہر ممتاز حسین بھروانہ : اگر آپ کو کھر سے قدغن ہے تو ۔ ۔ ۔

جناب اشفاق شاہد : کھر سے نہیں ۔ میں حکومت کی بات کر رہا ہوں ۔ میں خدائے واحد و شاہد کی قسم کھا کر کہتا ہوں کسی کی رعایت نہیں کرتا ۔ لاء اینڈ آرڈر پوزیشن جتنی آج کل ٹھیک ہے ۔ پہلے کبھی نہ تھی ۔ میں گورنر صاحب کی حمایت نہیں کرتا نہ کسی اور کی کرتا ہوں ۔

مہر ممتاز حسین بھروانہ : غیر تربیت یافتہ اساتذہ کی تعیناتی کے بارے میں حکومت نے حکم جاری کر دیا ہے ۔ گذارش ہے کہ 1972ء سے پی ۔ ٹی ۔ سی پاس کرنے والوں کو بھی ملازمت دی جائے ۔ مزید برآں بنیادی تعلیم مڈل تک کرنے کے لیے پرائمری سکولوں کے بجائے مڈل سکول بنائے جائیں ۔

جناب خاقان بابر (صدر آل پاکستان فری لیگل ایڈ ایسوسی ایشن ۔ لاہور): میں نے جرائم میں روز افزوں اضافے کے بارے میں سوال کیا تھا اور دریافت کیا تھا کہ اس کے تدارک کے بارے میں کیا کیا جا رہا ہے ۔ اس کا تسلی بخش جواب نہیں دیا گیا ۔ قتل اور ہائی وے ڈکیتی کی وارداتوں میں بہت اضافہ ہو گیا ہے ان کے سدباب کے لیے محکمہ پولیس میں اصلاحات ناگزیر ہیں ۔ برطانوی دور میں مخصوص مقاصد کے لیے خاص مزاج کی حامل پولیس فورس تیار کی جاتی تھی ، اب اس میں تبدیلی کی ضرورت ہے ۔ ضروری ہے کہ پولیس پر لگائے گئے الزامات کی تحقیق کے لیے کمیشن قائم کیا جائے ۔

جناب رشید صدیقی (پریذیڈنٹ پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹ) : کلچر اور ٹورزم کی کمیٹی میں انفرمیشن کو شامل کیا جائے۔ اخبارات پر عائد پابندیاں ہٹائی جائیں۔ اربن ٹرانسپورٹ کی طرح ٹرانسپورٹ بورڈ کو بھی سبسڈی دی جائے۔ ہمارے انتظامی افسران کی تربیت کا جو نظام نوآبادیاتی دور میں رائج کیا گیا تھا اسے ختم کیا جائے۔ لاہور میں نکاسی آب کے نظام کو درست کیا جائے۔ اس کے لیے پمپنگ سٹیشنوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔

چودھری محمد اقبال ڈار (شیخوپورہ) : بلدیات میں قانونی مشیروں کی خالی آسامیاں پر کی جائیں اور ان کی تقرری کے طریقہ کار میں بھی اصلاح کی جائے۔ بلدیات کے ہائی کورٹ میں کیسوں کی ایڈووکیٹ جنرل کے ذریعے پیروی کا طریقہ کار بھی ختم کیا جائے۔ بلدیات سے متعلق اشتہار ان اخبارات کو دیے جائیں جن سے بلدیات کے مفادات وابستہ ہوں۔ انسداد بے رحمی کے اختیارات چیئرمین میونسپل کمیٹیوں کو دے جائیں۔ کچی آبادیوں پر کچھ خرچ کرنے کی اجازت دی جائے یا حکومت ان پر کچھ خرچ کرے۔ خانقاہ ڈوگراں سے شیخوپورہ تک سڑک کو مکمل کیا جائے۔ اسمبلی میں نماز کے لیے کوئی مستقل انتظام کیا جائے۔

چودھری نثار احمد (شیخوپورہ) : معلوم ہوا ہے کہ ''پاسکو'' پنجاب سے اپنا کام سمیٹ رہی ہے براہ کرم کاشتکاروں کو آڑھتیوں کے چنگل سے چھڑانے کے لیے ''پاسکو'' کو دوبارہ پنجاب میں کام کرنے کے لیے کہا جائے۔ ضلع شیخوپورہ کی تحصیل فیروز والا اور تحصیل ننکانہ کے جو دیہات دریائے راوی کی زد میں آ کر بیکار ہو چکے ہیں وہاں کے بے خانماں لوگوں کے لیے متبادل اراضی کا انتظام کیا جائے۔ چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیات نے فرمایا تھا کہ جو لوگ سکول کے لیے عمارت فراہم کریں گے انھیں سکول مہیا کیے جائیں گے۔ شیخوپورہ میں ہم نے دو مکمل عمارتیں سکول کے لیے فراہم کیں مگر ابھی تک، اس کا کچھ نہیں بنا۔ میری یہ بھی گذارش ہے کہ تعلیم کا انتظام مقامی نمائندوں کے سپرد کرنا چاہیئے۔ سکارپ کے

علاقے میں ٹیوب ویلوں کا اکثر سامان چوری ہو جاتا ہے اور ٹیوب ویل خراب رہتے ہیں ۔ کاشتکاروں کو ان ٹیوب ویلوں کے آپریٹروں سے نجات دلائی جائے ۔

نواب لیاقت علی خان (ملتان) : ملتان میں نہروں کی مرمت اور دیکھ بھال کے لیے زیادہ فنڈ مہیا کیے جائیں ۔ شجاع آباد میں دو ، تین نہریں ہیں ان کی ٹیل پر جولائی اور اگست کے مہینوں میں بالکل پانی نہیں گیا ۔ نہروں کی پٹڑیاں بالکل خراب حالت میں ہیں ۔ ان کی مرمت کر دی جائے ۔ ملتان شجاع آباد ، جلال پور پیروالہ تک 7 میل کی سڑک بڑی خستہ حالت میں ہے ۔ یہ سڑک ضلع کونسل کے پاس ہے ۔ جو فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے اس کی مرمت نہیں کرا سکی ۔ یہ سڑک فوراً ہائی وے ڈیپارٹمنٹ کو منتقل کر دی جائے ۔ کل سبجیکٹ کمیٹی لوکل گورنمنٹ نے یہ سفارش کی ہے کہ میئر اور چیئرمین کو اعزازیہ دیا جائے ۔ میری گذارش ہے کہ ان کے ساتھ ڈپٹی میئر اور ڈپٹی چیئرمین کو بھی اعزازیہ دیا جائے ۔

جناب محمد بلال طور (ڈیرہ غازی خان) : حکومت نے ہمارے علاقے کو صرف انڈسٹریل آسٹیٹ میں قائم کی جانے والی صنعت کے لیے ٹیکس ہالیڈے قرار دیا ہے ۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ یا تو انڈسٹریل آسٹیٹ قائم کی جائے ورنہ اس پابندی کو واپس لیا جائے ۔ دریائے سندھ کے کٹاؤ سے ہزاروں ایکڑ اراضی برباد ہو گئی ہے ۔ غازی گھاٹ کے مقام پر دریائے سندھ کے اوپر زیر تعمیر پل کو مکمل کیا جائے ۔ ہمارے ضلع کی ساٹھ ستر میل لمبی سڑک انتہائی خستہ حالت میں ہے اس کو درست کیا جائے ۔ ضلع کے واحد ڈگری کالج میں ایم ۔ اے ۔ کلاسز کا اجراء کیا جائے ۔ ضلع میں ڈگری کالج برائے خواتین کی کمی محسوس کی جا رہی ہے ۔ اس میں بی ۔ ایس ۔ سی ۔ کی کلاسز جاری کی جائیں اور ہوسٹل تعمیر کیا جائے ۔ ہمارا ضلع چاروں صوبوں کا سنگھم ہے اس میں ایک انٹرپرووِنشل یونیورسٹی قائم کی جائے ۔ پینے کے پانی کی کمی کو پورا کیا جائے ۔ سٹیڈیم تعمیر کیا جائے ۔ سوئی گیس فراہم کی جائے ۔ ڈسٹرکٹ کونسل نے جو نئی آسامیاں پیدا کی ہیں ان کی اجازت دی جائے ۔ کونسل یہ مزید اخراجات خود برداشت کرے گی ۔

جناب محمد بشارت راجہ (راولپنڈی) : راولپنڈی ضلع کے لیے آٹھ لاکھ روپے رکھے گئے تھے جو ابھی تک مکمل طور پر موصول نہیں ہوئے۔ ادائیگی کے سلسلے میں باقاعدگی پیدا کی جائے۔ ترقیاتی پروگرام کے تحت جب کسی منصوبے کے لیے رقم رکھی جائے تو اس ضلع کے مخصوص حالات بھی مدنظر رکھے جائیں۔ مری اور کہوٹہ کی تحصیلیں پہاڑی ہیں اور ذرائع آمدورفت کا فقدان ہونے کے باعث باربرداری کا خرچہ زیادہ ہے لیکن اس علاقے میں ترقیاتی کاموں کے لیے رقم شیڈول ریٹ پر مہیا کی جاتی ہے جس کی وجہ سے ٹھیکیدار کام نہیں کرتے۔ آئندہ منصوبہ بندی کرتے وقت اس امر کو مدنظر رکھا جائے۔ ہمارا علاقہ پسماندہ ہے اس لیے مقابلے کے امتحانوں میں یا میڈیکل کالجوں میں داخلے کے لیے یا اور کسی امتحان کے لیے اس آبادی کے لیے کوٹہ مخصوص کیا جائے۔ صوبے میں مزارات سے ہونے والی آمدن سے ایوان کو آگاہ کیا جائے اور ہر مزار کی آمدن کو اسی علاقے کی بہبود پر خرچ کیا جائے جس میں وہ واقع ہے۔ اگر چینی کی پیداوار والے علاقے میں ضلع کونسلیں ٹیکس تقسیم کریں تو ضلع اٹک اور راولپنڈی میں تیل پر ٹیکس سے ہونے والی آمدن سے اس علاقے کا حصہ دیا جائے۔ فی کس چینی کا کوٹہ دیہاتوں میں شہری کوٹہ کے برابر دیا جائے۔ ضلع راولپنڈی میں 22 ڈسپنسریاں ہیں مگر ایک میں بھی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹر متعین نہیں۔ کم از کم ایک تحصیل کے لیے ایک ڈاکٹر کا انتظام کیا جائے۔

جناب محمد واثق خان (اٹک) : چھچھ کے علاقے میں سڑکوں کی حالت خستہ ہے۔ وہ درست کرائی جائیں۔ ٹیلیفون ایکسچینج کی مشینری موجود ہے مگر لگائی نہیں جاتی۔ مناسب احکام صادر کئے جائیں۔ بیگار سسٹم ختم کیا جائے۔ چھچھ میں تمباکو بہت پیدا ہوتا ہے وہاں ایک من 42 سیر کا ہے اور خریدار جب تمباکو لیتے ہیں تو ایک من میں 42 سیر تولتے ہیں لیکن قیمت 40 سیر کی دیتے ہیں۔ کاشتکار کو اس کا حق ملنا چاہیئے۔

جناب گورنر ۔ آپ کے من ''کچے'' ہیں یا ''پکے''

جناب محمد واثق خان : کچے من ہیں ۔ کیونکہ ہم پنجابی ہیں ہم فرنٹیئر کے تو نہیں ۔ وہ ''کاٹ'' لیتے ہیں ۔ اپنی ''بیگار'' لیتے ہیں ۔ سوئی گیس فراہم کرنے کے احکامات صادر کئے جائیں ۔

جناب محمد نواز خان نیازی (میانوالی) : میانوالی انتہائی پس ماندہ علاقہ ہے اور یہاں کوئی صنعت نہیں ۔ گزشتہ حکومت نے فوجی فاؤنڈیشن کاٹن مل لگانے کا وعدہ کیا تھا مگر وہ معاملہ ابھی تک معرض التوا میں ہے ۔ صنعتیں لگائی جائیں ۔ خوشاب میر آباد لوگوں کے لئے سکول ، سڑکیں اور ہسپتال فراہم کئے جائیں ۔ حکومت نے اس مقصد کے لیے سات کروڑ روپے مختص کئے تھے مگر کوئی کام نہیں ہوا ۔ موضع شہباز خیل اور و. کھڑی کچھ کے لوگوں سے چشمہ بیراج کے لئے زمین لی گئی تھی ۔ لیکن آج تک انہیں کوئی متبادل زمین الاٹ نہیں کی گئی ۔ مناسب احکامات جاری کئے جائیں ۔ جناب گورنر نے از راہ مہربانی تھل کینال پراجیکٹ کے معائنے کے لئے کمشنر سرگودھا ڈویژن کو مامور کیا ہے کہ وہ موقع پر جا کر تھل کینال کا معائنہ کریں اور رپورٹ پیش کریں ۔ گذارش ہے کہ اس پر جلد کارروائی کی جائے ۔ قصبہ ''موچھ'' ضلع میانوالی کے ہسپتال میں ایم-بی-بی-ایس ڈاکٹر متعین کیا جائے ۔ موضع موچھ میں سیم نالہ کھودا جائے ۔ موضع ''سوانس'' کے مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دیا جائے ۔ موچھ اور سوانس میں پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے محکمے کو سپیشل گرانٹ دی جائے ۔

بیگم نصرت کرنل مقبول الہی (فیصل آباد) : ملک غلام محمد صاحب چیئرمین ضلع کونسل مظفر گڑھ کے سوال کے جواب میں محکمہ صحت نے انہیں کہا ہے کہ نئے میڈیکل کالج تدریسی عملہ نا کافی ہونے کی وجہ سے نہیں کھولے جا سکتے ۔ کیا محکمہ ہمیں بتا سکتا ہے کہ عملہ ناکافی کیوں ہے اگر یہاں ڈاکٹروں کی کمی ہے تو ملک سے باہر جانے والے ڈاکٹروں پر جلد از جلد پابندی کیوں عائد نہیں کی جاتی ۔ ہیلتھ وزیٹرز کی ملک سے باہر جانے پر بھی پابندی عائد کی جائے ۔ فیصل آباد سے وصول شدہ زکواۃ کی رقم پہلے فیصل آباد کے ہسپتالوں کی ناگفتہ بہ حالت سدھارنے پر خرچ

کریں ۔ میڈیکل کالج میں متعین پروفیسرز اور اسسٹنٹ پروفیسرز کو ہدایت فرمائی جائے کہ وہ ذاتی کلینکوں پر توجہ دینے کی بجائے ضلع و شہر کے ہسپتالوں میں علاج پر وقت دیں ۔ ایف ڈی۔اے کو احکامات جاری کئے جائیں کہ پانی کی فراہمی صحیح مقدار میں کریں اور صفائی کا خیال رکھیں ۔ گائے بھینسوں کو شہر سے باہر نکالا جائے ۔ خواتین کونسلرز کے لئے بجٹ میں رقم مختص کی جائے ۔ جیلوں میں تیار شدہ مصنوعات کو کھلی مارکیٹ میں فروخت کرنے کے انتظامات کئے جائیں تاکہ آمدنی قومی خزانے میں جائے جو قیدی جیل کی کسی صنعت میں کام کرتا ہے اس کی مزدوری اس کے خاندان کو دی جائے ۔ فیصل آباد پر ایک کروڑ 83 لاکھ روپے کا قرضہ ہے اس کا سود معاف کیا جائے ۔ بلدیاتی اداروں کو سیاسی اکھاڑے نہ بنائیں اور اس کی آڑ میں کالعدم پارٹیوں کی تنظیم نو کرنے سے گریز کیا جائے ۔

بیگم سلمیٰ تصدق حسین (چیئرمین انجمن خانہ دار خواتین پاکستان ۔ لاہور) : خواتین کونسلرز کو ذمہ داریاں سونپی جائیں تاکہ وہ اپنے کونسلر بھائیوں کی طرح اصلاحی کاموں میں حصہ لے سکیں ۔ دیہات کے سکولوں میں استانیوں کو رہائشی سہولتیں مہیا کی جائیں ۔ لاہور کے قریب ایک گاؤں کی مثال پیش ہے ۔ اس سکول میں بچے چٹائیوں پر بیٹھ کر پڑھتے ہیں ۔ کرسیاں نہیں ہیں ۔ کوئی طبی مرکز نہیں ۔ حد یہ ہے کہ نماز پڑھانے کے لئے امام مسجد تک نہیں ہے ۔ دیہاتی اور شہری سکولوں میں اساتذہ کو ایک سی مراعات میسر ہونی چاہئیں اور طالب علموں کی تعلیم کا معیار بھی یکساں ہونا چاہیئے راولپنڈی میں جو خواتین کا اجلاس ہوا تھا ۔ وہ بہت مفید تھا لہذا ایک ایسا کنونشن صوبائی پیمانے پر بھی کرنا چاہیئے ۔ خواتین کونسلرز کو ٹرانسپورٹ مہیا کی جائے تاکہ وہ دیہاتوں میں سماجی بہبود کے کام سرانجام دے سکیں۔ ہمارے صدرگرامی آج تمام عالم اسلام کی ذمہ داریاں اپنے کندھوں پر لے رہے ہیں کیا یہ ضروری نہیں کہ ہم بھی تیار ہو جائیں اور ذمہ داریاں انہیں کے ساتھ نبھائیں ۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنے حلقے میں تعلیمی ۔ گھریلو اور دیگر درس گاہوں کے ذریعے عوام سے رابطہ پیدا کریں اور ان کی مشکلات حل کرنے کی کوشش کریں ۔

جناب سراج قریشی (صدر مرکزی انجمن تاجران لاہور) : اندرون شہر کے پانچ لاکھ شہری منتظر ہیں کہ ترقیاتی کام کو جاری کیا جائے کیونکہ گورنر صاحب کے واضح احکامات کے باوجود شہریوں کو اس معاملہ میں کوئی پیش رفت نظر نہیں آئی ۔ یہ علاقہ شہری سہولتوں سے محروم ہے اس علاقہ میں تمام کاروباری منڈیاں اور تجارتی بازار ہیں جن سے وصول شدہ محصول چونگی لاہور میونسپل کارپوریشن کی آمدن کا سب سے بڑا ذریعہ ہے ۔ شہر میں سوئی گیس کی فراہمی کے احکام صادر فرمائے جائیں ۔ اس علاقہ میں پانی کی سپلائی لائنیں تقریباً سو سال پرانی ہیں ان میں زنگ اور میل جمع ہو گیا ہے اور کئی جگہ سے پائپ ٹوٹنے کی وجہ سے 25 فیصد پانی بھی سپلائی نہیں ہو رہا ہے ۔ نیز گندگی اور کوڑا اٹھانے کے لئے چھوٹی ویگنیں مہیا کی جائیں ۔ تاکہ صفائی کی حالت بہتر ہو سکے سٹریٹ لائٹ کا نظام 80 فیصد خراب ہے رات کو سارا علاقہ تاریکی میں ڈوب جاتا ہے ۔ سڑکیں ٹوٹی ہوئی ہیں ۔ خستہ بوسیدہ گلیاں گندے پانی سے ابلتی نالیاں اور ناجائز تجاوزات کا طوفان ہے ۔ ٹرانسپورٹ اور ٹریفک کی مشکلات مقامی باشندوں کا مقدر بن چکی ہیں ۔ اکبر منڈی کے باہر سرکلر روڈ ناجائز تجاوزات کا ایک نمونہ ہے ۔

راؤ خضر حیات خان (قصور) : اس پسماندہ علاقہ کیلئے انڈسٹریل اسٹیٹ کے احکامات صادر کئے جائیں ۔ نیز اس ڈسٹرکٹ میں جعلی الاٹمنٹ کا ایک بڑا سیکنڈل ہے اس کی تحقیقات کے لئے دیانتدار افسر کو مقرر کیا جائے ۔

چودھری محمد اکبر کاہلوں (سیالکوٹ) : کاشتکاروں کو دی جانے والی سب سڈی کو بحال کیا جائے کیونکہ کاشتکار کو بہت مالی بوجھ برداشت کرنا پڑتا ہے ۔ زمینداروں کو یہ حق دیا جائے کہ وہ دھان کو چھوڑ سکیں اور گنے کا گڑ شکر بنا سکیں تاکہ وہ اپنے بال بچے کا پیٹ پال سکیں ۔ چھوٹے گریڈ کے ملازمین کے 'ایفیشنسی بار' کے طریقہ کار کو سہل بنایا جائے تاکہ وہ موجودہ پیچیدہ طریقہ کار سے چھٹکارا حاصل کر سکیں کیونکہ موجودہ طریقہ کار ملازمین کو مشکلات سے دو چار کرتا ہے ۔

جناب انیس احمد انصاری (ملتان) : ملتان میں ایک ہائی کورٹ کے مستقل بنچ کی ضرورت ہے اس مطالبے کو پورا کیا جائے کیونکہ ملتان کے کیسز کی تعداد بہت زیادہ ہے ۔ چیئرمین ، سیکرٹری میونسپل کمیٹی اور کونسلز مصالحتی اختیارات دینے کے باوجود سمن وغیرہ تعمیل کرانے کے لئے عملہ مہیا فرمایا جائے ۔ بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان میں بنی ہے اس کے قرب و جوار میں محکمہ تعلیم کے افسران نے زمین خرید کی ہے اور اپنی کوٹھیاں وہاں بنانا چاہتے ہیں ۔ وہاں پر دیگر جاگیردار حضرات شفع کر دیتے ہیں اس علاقہ کو شفع سے مستثنیٰ قرار دیا جائے ۔ کپڑے کی صنعت بحران کا شکار ہے اس سلسلے میں ایک کمیشن قائم کیا گیا ہے اس کی رپورٹ ابھی تک نہیں آئی ۔ اس صنعت سے ہزروں گھرانے وابستہ ہیں یہ توجہ طلب مسئلہ ہے نیز اندرون شہر سوئی گیس سپلائی کی جائے ۔ ملتان کارپوریشن پر ہونے دو کروڑ روپے کا قرضہ کافی دیر سے چلا آ رہا ہے ۔ ہمیں معلوم ہوا کہ اس کی معافی کا کیس نا منظور کر دیا گیا ہے اگر آپ یہ قرضہ معاف نہیں کر سکتے تو کم از کم اسکی سود کی رقم جو بیس لاکھ روپیہ بنتی ہے معاف فرمایا جائے ۔

جناب نذیر حسین برلاس (جہلم) : راولپنڈی ڈویژن میں بچوں کی تعلیم کے لئے سکول ۔ پینے کے لئے پانی دیہات کے لئے بجلی اور سوئی گیس نہ ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف ہے ان کا ازالہ فرمایا جائے ۔ جہلم میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے لئے ایک کروڑ 55 لاکھ روپے کا سیوریج کا منصوبہ تھا ۔ ایک کروڑ روپیہ خرچ ہونے کے باوجود منصوبہ مکمل نہیں ہوا اسکو جلد مکمل کرنے کے لئے احکام صادر فرمائے جائیں ۔ دریائے جہلم پر کٹالیاں کے مقام پر پل بنایا جائے تاکہ جہلم کی معیشت ٹھیک ہو سکے اگر حکومت اس پل کی تعمیر میں مالی اعانت نہ کر سکے تو یہاں ایسی پرائیویٹ فرمیں موجود ہیں جو اپنے طور بنا سکتی ہیں اور حکومت کی طرح ٹول ٹیکس لے سکتی ہیں اسطرف توجہ فرمائی جائے ۔

جناب صالح محمد نیازی (صدر لیبر یونین سرگودھا) : میونسپل کارپوریشنوں کے ٹھیکیداروں اوورسیئر صاحبان اور سرکاری ملازمین و افسران کی کمیشن

ختم کرنے کے لئے ان تمام سے قرآن مجید کو رکھ کر فیصلہ کیا جائے کہ اگر کسی نے ایسا کیا تو اسے معطل یا ڈسمس کر دیا جائیگا ۔ اس سے کروڑوں روپے جو ناجائز طور پر ضائع ہوتے ہیں بچ سکیں گے اور ترقیاتی پروگراموں میں مدد مل سکے گی ۔ سیکرٹری بلدیات نے سرکاری سڑکوں پر ٹول ٹیکس اور راہداری ختم کر دی ہے مگر اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے ۔ مزدوروں اور ان کے بچوں کو صحیح دوائی فراہم کی جائے کیونکہ موجودہ طریقہ کار سے علاج نہیں ہو رہا ہے ۔ صوبے میں ہر جگہ لیبر انسپکٹر موجود ہیں جو پندرہ بیس روپے فی دوکان وصول کرتے ہیں نیز پندرہ روپے فی لوم وصول کر رہے ہیں اسکا انسداد ہونا چاہیے ۔ حادثات کو روکنے کے لئے کمیشن اور ماہانہ اور اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے کی ڈیوٹی کا بھی سدباب کیا جائے تاکہ قیمتی جانیں ضائع ہونے سے بچ سکیں ۔

چودھری غلام حیدر سجاد (صدر کسان بورڈ پنجاب سرگودھا) : تھل پراجیکٹ ۔ تونسہ بیراج ۔ چولستان ۔ سکھر بیراج کوٹری بیراج میں بے زمین کسانوں کو مفت زمین تقسیم کی جائے تا کہ یہ زمین آباد ہو سکے اور پاکستان پیداوار کے معاملے میں خود کفیل ہو سکے۔ اٹک راولپنڈی اور جہلم کے علاقے کٹاؤ کی زد میں ہیں لیکن سائل کنزرویشن اور بارانی کمشن کی کارکردگی تسلی بخش نہیں ۔ دریا برد کی زمینوں کی برآمدگی کے سلسلے میں کوئی کارروائی نہیں ہوئی ۔ تھل ترقیاتی سکیم والے عوام کو لوٹ رہے ہیں ۔ زرعی اصلاحات میں بھی کافی سقم پائے جاتے ہیں ان کی اصلاح ضروری ہے ۔ ریگولیشن 115 میں ترمیم لازمی ہے تا کہ ساڑھے بارہ ایکڑ زمین والے محفوظ رہ سکیں ۔ رجسٹریشن ایکٹ میں بھی ترمیم ضروری ہے لوگ اس کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں ۔ سندھ طاس منصوبہ کے بارے میں ابھی ابھی تک پانی کی تقسیم کا معاملہ کھٹائی میں پڑا ہے فوراً حل کرنا چاہیے ۔ ضلعی دفاتر میں خاص طور پر محکمہ پولیس ،محکمہ مال ، محکمہ انہار میں رشوت کا سدباب کیا جائے ۔ اور خاص طور پر تھانوں میں جس طریقے سے رشوت لی جاتی ہے اس کی روک تھام کی جائے ۔ کیونکہ ایک سال میں کوئی فرق نہیں پڑا ہے ۔ دھان کی موجودہ قیمت کم ہے یہ زیادہ ہونی چاہیے ۔ گندم کی

قیمت 62 روپے مقرر کرنے کی سفارش کی گئی تھی لیکن 52 روپے مقرر کی جا رہی ہے۔ اس لئے آپ ہمارے اس کیس کو صدر پاکستان کے سامنے پیش کریں کہ گندم کی قیمت 62 روپے سے کم نہ ہو۔ اگر ایسا نہ ہوا تو کاشتکار گندم کاشت نہیں کریں گے اس لئے اس طرف خاص توجہ دی جائے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی نماز عصر اور چائے کے لئے ملتوی ہوگئی)۔

(وقفہ کے بعد جناب گورنر صاحب کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب گورنر : وقت کی کمی کے باعث عام بحث پندرہ منٹ میں ختم کردی جائے گی۔ اس کے بعد مختلف سیکرٹری صاحبان کو پانچ پانچ منٹ دیے جائیں گے۔ چونکہ آج شام کو صدر پاکستان کی اہم تقریر ہو رہی ہے لہذا آج کا اجلاس چھ بجے ختم ہو جائے گا۔

میاں محمد حیات بخش (نائب صدر پنجاب سوشل ویلفیئر کونسل) : قوم میں اکثر لوگ بددیانتی کی طرف راغب ہیں جو سختی سے نہیں مٹ سکتے ہیں۔ اپنی اصلاح کرنے کا عزم کرتے ہیں تو پوری قوم کا ہر فرد اصلاح اخلاق کرے۔ برائیوں کو دور کرے۔ نیکی بدی میں تمیز کرے۔ جس میں خواص اور عام سب شامل ہوں تب جاکر بہترین معاشرہ جنم لے سکتا ہے۔ ہم سب اپنے آپ کو ایک ہی شہر کا سمجھیں اور سب سے پہلے اپنا محاسبہ کریں اس کے بعد ہر اچھی بات دیر تک اپنا اثر رکھے گی۔

میاں مجید اکبر فاروقی (گجرات) : مختصراً عرض ہے کہ ارباب اقتدار ہوں یا چیئرمین۔ ان سے لے کر عام لوگوں تک سارے کے سارے اپنی اس قدر بہتر اصلاح کریں کہ وہ قوم کے لیے ایک بہترین نمونہ اور مثال بن سکیں۔

الحاج چودھری محمد حیات (وائس چیئرمین پنجاب ٹرانسپورٹرز ایسوسی ایشن) : جناب چیئرمین پی اینڈ ڈی کی پوری رپورٹ سنی۔ لیکن اس میں ٹرانسپورٹ کا کہیں ذکر تک نہیں آیا ہے۔ کیا ذرائع آمد و رفت مہیا کرنا حکومت کا فرض نہیں ہے؟ اس وقت پرائیویٹ ٹرانسپورٹ سروس

سب سے زیادہ ہے - آنے جانے پر ہر گاڑی سے 5 روپیہ لینا یہ ٹوکن ٹیکس سے بھی بڑھ گیا ہے - رجسٹریشن فیس ہر ایک سے ایک ہزار روپیہ اس کے علاوہ انکم ٹیکس - تو میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ اس محکمہ کو باقاعدگی دی جائے اور محکمہ بنا دیا جائے - پنجاب ٹرانسپورٹ کو 65 لاکھ روپیہ ماہانہ خسارہ ہو رہا ہے - پچھلے سال ایک کروڑ خسارہ ہوا تھا - بڑے لوگ اور افسران ذرا اپنی کاروں سے باہر جھانک کر دیکھیں تو عوام کی مشکلات کا اندازہ ہوگا - حکومت لوکل روٹوں پر پرائیویٹ بسیں چلانے کی اجازت دے - بیشک آپ طلبا کو رعایت نہ دیں - اول ٹیکس کا درجہ بدرجہ ٹھیکہ کا انتقال بدنظمی پیدا کرتا ہے اسے روکا جائے - حکومت اندھا دھند ڈرائیونگ لائسنس جاری نہ کرے بلکہ ایک ڈرائیونگ سکول کھولے - امتحان میں پاس ہونے والوں کو سرٹیفیکیٹ دے دیا جائے - ٹرانسپورٹ کی ہر شہر میں باقاعدگی ہو تو مسائل حل ہو سکتے ہیں -

سردار محمد عظیم خان سدوزئی (صدر شیپ بریڈر ایسوسی ایشن - ملتان) : گوشت کی مہنگائی دور کرنے کے لیے حکومت بے حد کوشش کر رہی ہے اور اگر پرائیویٹ طور پر بھیڑبکری کے ریوڑ پالنے والوں سے فی ریوڑ 60 روپے ٹیکس لیا جاتا ہے - جب 12 ایکڑ زمین پر مالیہ معاف کیا ہے - تو یہ ان سے بھی غریب ہیں - ان پر ٹیکس نہیں لگانا چاہیئے تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو اور گوشت کی قلت دور ہو -

چودھری محمد شفیع گل (سیکرٹری جنرل پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن - فیصل آباد) : پانی کے سلسلے میں تین پراجیکٹ عمل میں آئے مگر پانی کا نقصان پنجاب والوں کی قسمت میں کیوں ہے - اگر پانی کی کمی ہے تو ہمارا تین پراجیکٹ کا حصہ ایک ہی میں دے دیں - 18 کیوسک ایک ہزار ایکڑ کے لیے بہت ہی کم ہے یہ سارے پنجاب کی بات ہے اور عام کاشت کے لیے تین کیوسک پانی فی ہزار ایکڑ کے لیے دیا جاتا ہے - گو 1000 ایکڑ کے لیے ایک کیوسک جو کچھ بھی نہیں ہے - ہمارا مالیہ بھی چار گنا زیادہ ہے - آبیانہ بھی زیادہ - نقصان بھی ہم اٹھائیں - سب کو

زیادہ سپلائی دی گئی اس وقت اعتراض کیوں نہیں کیا گیا ۔ ہو سکتا ہے کہ ہم بالکل ہی محروم ہو جائیں ۔ خصوصی توجہ کی ضرورت ہے ۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ : بہاولپور نے اعتراض اٹھایا گیا کہ اس سال اے ڈی پی میں حصہ کم کر دیا گیا ہے ۔ یہ غلط فہمی پر مبنی ہے ۔ کیونکہ ڈویژنل کمیٹی کو جو پروگرام بھیجا گیا ہے اس میں روول ڈویلپمنٹ کا حصہ شامل نہیں ہے ۔ اگر وہ شامل کر دیا جائے تو وہ پچھلے سال سے بڑھ جائے گا ۔ وہار کس صحیح ہونے چاہئیں غلط الزام نہ لگائے جائیں ۔ ہمارے دل میں کمی نہیں ہے جیب میں کمی ہے ۔ لاہور کے کشاؤ کے متعلق کہا جا چکا ہے ۔ ملتان سے سوال کیا گیا تھا ۔ ایگریکلچر پروڈیوس کو فارمولے میں شامل کیا جائے گا ۔ سڑکوں کے بارے میں میں نے بتا دیا ہے کہ ان کی بجٹنگ کی جائے اور ان کو شامل کیا جائے گا ۔ سرگودھا کی سون وادی کے لیے مختلف جگہوں پر بجلی کی لائن بچھانے کے لیے سکیم 82-1981ء تک مکمل ہو سکے گی ۔

خوشاب میں پانی کی سپلائی کے لیے کہا گیا ہے تو وہاں پانی کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ عمل درآمد نہ ہو سکنے کا مسئلہ ہے تمام دیہاتی علاقوں میں پانی کی سپلائی کے لیے سوا دو کروڑ روپے دیے گئے ہیں ۔

سرگودھا کے سکارپ نمبر 2 میں سیم اور تھور کے مسئلہ متعلق گذارش ہے کہ دو ہزار ایک سو ٹیوب ویل لگائے گئے تھے ۔ ڈرین کی ڈی سلٹنگ کے لیے اس سال پروگرام بنایا گیا ہے نئے ڈرین کے لیے اس سال ساڑھے باون لاکھ روپے اور ڈی سلٹنگ کے لیے 18 لاکھ اور 70 لاکھ پروگرام سیم نالوں کے لیے بنایا گیا ہے ۔

بہاولپور 1964ء سے انڈسٹریل اسٹیٹ ہے اور پچھلے سال تک ایک تہائی پلاٹ اس میں استعمال ہوئے ۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہمیں اس میں فلور مل کی بھی اجازت دینا پڑی حالانکہ فلور مل سہال انڈسٹریل نہیں ہے اس کو شامل کر کے بھی ابھی تک پچاس فیصد رقبہ باقی ہے ۔ بہاولنگر ڈرینیج سکیم کے لیے ایک کروڑ 34 لاکھ روپے کی سکیم تھی جس پر عمل درآمد ہو رہا ہے ۔

رائے ونڈ کی سڑکوں کو ٹھیک کرنے کے لیے گورنر صاحب نے حکم دے دیا ہے ۔ اس میں بجٹ کی کمی مانع نہیں ہوگی ۔ ہم انشاءاللہ تسلی بخش انتظام کریں گے حنفی منز شوگر مل کے لیے ہم اور گورنر صاحب بنکوں کے ساتھ میٹنگ کر رہے ہیں کہ کاشتکاروں کو پیسے دینے کے لیے اور کریڈٹ دیا جائے تاکہ یہ مل چل جائے ۔ جہاں ڈسٹرکٹ کونسل کے ساتھ اونرشپ نہیں ہے اجازت دی جائے تو اس سلسلہ میں سیکرٹری لوکل گورنمنٹ فیصلہ کریں گے ۔ سرگودھا میونسپلٹی کو تارکول کی سپلائی کے لیے ہم نے بلاک ایلوکیشن کی ہے ۔ درآمد کی پوزیشن بڑی ٹائیٹ ہے لیکن پنجاب کے لیے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہمارا کوٹہ بڑھا دیا جائے ۔ پنڈی کارپوریشن کی سکیم کو ہم نے بہرحال لینا ہے پنجاب گورنمنٹ پنڈی کے لیے واٹر سپلائی سکیم بنا رہی ہے ۔ اس سلسلہ میں ایشین بنک سے ہم امداد لینے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ فیصل‌آباد کے لیے ٹوٹل سکیم 98 کروڑ روپے کی بنائی ہے واٹر سپلائی سکیم کے لیے بجٹ کی کوئی دقت نہیں ہے ۔ اسلامیہ کالج کے لیے قریشی صاحب نے کہا ہے کہ ایک بڑی سکیم بنی تھی ۔ تو اس سلسلہ میں میں یہ کہوں گا کہ ایک کروڑ 80 لاکھ روپے کی سکیم بنی تھی ۔ اب یہ سکیم کچھ صحت اور درستگی کے ساتھ فیڈرل گورنمنٹ کو بھیجی جا رہی ہے ۔ محکمہ تعلیم بہت جلد بھیج دے گا ۔ فیڈرل گورنمنٹ نے پیسے دینے کا وعدہ کیا ہے ۔ آپ کی دیگر تجاویز اگر اچھی ہوئیں تو ہم منظور کر لیں گے ۔ گوجرانوالہ کی مین نالیوں کے لیے 58 لاکھ کا منصوبہ ہے اربن واٹر سپلائی سکیم میں میونسپلٹی کو ضرور شامل کیا جائے گا ۔ فیصل‌آباد شہر کے لیے 24 ٹیوب ویل لگ چکے ہیں اور 26 اور لگائے جا رہے ہیں ۔ ہاکی سٹیڈیم لاہور کی منظوری ہو چکی ہے زمین کی لاگت کے علاوہ 6 کروڑ روپے خرچ ہوں گے ۔ 26 ستمبر کو کیس مرکزی حکومت کو بھیج دیا گیا ہے ۔ پنڈ دادن خان واٹر سپلائی سکیم کو آئندہ سال دیکھیں گے بشرطیکہ سکیم بن چکی ہو ۔ مظفرگڑھ سیوریج سکیم بھی آئندہ سال کے لیے آپ بھیج دیں ۔ اٹک کے لیے پہلے سے پوزیشن کافی ٹھیک ہے ۔ ٹرانسپورٹ کے سلسلے میں ہم تسلیم کرتے ہیں کہ پرائیویٹ

سیکٹر میں کچھ مراعات ضرور ملنی چاہئیں ۔ شیخوپورہ کی سکیم آپ بنا کر بھیجیں ہم محکمہ تعلیم کو بھیج دیں گے ۔ ڈیرہ غازی خان کو ٹیکس ہالیڈے قرار دینے کے سلسلے میں مزید مراعات کے لیے مرکزی حکومت ہمدردانہ غور کر رہی ہے ۔ غازی گھاٹ پل کے متعلق کہا گیا ہے کہ رقم کم دی گئی ہے تو یہ بات درست ہے ۔ مرکزی حکومت کی پالیسی یہ تھی کہ تھوڑا تھوڑا پیسہ دینے سے کوئی کام مکمل نہیں ہوتا ہے تو اس دفعہ ہم دادو پل کے لیے رقم مختص کر دیتے ہیں اور اگلی دفعہ ڈیرہ غازی خان کو دے دیں گے ۔

جناب صالح محمد نیازی : 1966ء میں لاہور میں گریٹر واٹر اینڈ سیوریج سکیم کے لیے 47 کروڑ کا منصوبہ بنایا گیا تھا مگر یہ ابھی تک مکمل نہیں ہوا ۔

چیئرمین منصوبہ بندی و ترقیاتی بورڈ : ہمارا عالمی ترقیاتی بنک سے معاہدہ ہے پیسے کے لیے اس کو بند نہیں کیا جائے گا ۔

سیکرٹری دیہی ترقی و لوکل گورنمنٹ : مراکز اور چیئرمین کے الیکشن کے بارے میں یہاں بات کی گئی ہے ۔ اس بارے میں عرض ہے کہ یہ دونوں مسائل سبجیکٹ کمیٹیوں میں زیر غور ہیں ۔ اس علاوہ تہہ بازاری کا مسئلہ بھی سبجیکٹ کمیٹیوں کے زیر غور ہے ۔ اور سبجیکٹ کمیٹیوں کی حیثیت ایڈوائزری کونسل کی ہے ۔ پروجیکٹ مینجروں کا مسئلہ بھی زیر غور ہے ۔ ٹول ٹیکس کے بارے میں عرض ہے کہ قانونی طور پر لوکل کونسلیں صرف وہاں ٹیکس عائد کر سکتی ہیں جو سڑکیں انہوں نے خود بنائی ہوں یا پھر اس کی دیکھ بھال بھی خود کرتے ہوں ۔ کوئی بھی میونسپل کمیٹی اور ٹاؤن کمیٹی ازخود ٹول ٹیکس نہیں لگا سکتی ۔ سینی ٹیشن سٹاف کی یونین کا مسئلہ سبجیکٹ کمیٹیوں میں آیا تھا ۔ جو ہم نے مرکزی حکومت کو لکھا ہے اور اب اس کے پاس زیر غور ہے ۔ اگر چھوٹے کام ہوں تو ضلع کونسل رورل ڈویلپمنٹ پروگرام کی طرح وہ بھی ٹھیکیداروں سے کروا سکتے ہیں ۔ ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن کمیٹیوں کے بارے میں یہ تجویز آئی کہ ضلع کونسل کا چیئرمین اس کا بھی چیئرمین ہو ۔ تو یہ پورا مسئلہ

حکومت کے زیر غور ہے اور کچی آبادیوں کے مالکانہ حقوق کا مسئلہ بھی اس وقت حکومت کے زیر غور ہے ۔ ٹاؤن کمیٹیوں میں وائس چیئرمین اور ڈپٹی میئرز کو شامل کیا جائے اور اب جو نئے رولز آئے ہیں ۔ اس میں ہم یہ پروبژن ڈال رہے ہیں جس سے چیئرمین حضرات یا میئر حضرات خود جس کو چاہیں اپنے اختیارات جتنے چاہیں اس کونسل کی منظوری کے بعد ان کو منتقل کر سکیں گے ۔

شیخ غلام حسین (راولپنڈی) : اوقاف کی پراپرٹی جو کارپوریشن کے پاس ہے ۔ اس کی مرمت کی رقم ہم کس سے وصول کریں گے ۔

سیکرٹری دیہی ترقی و لوکل گورنمنٹ : آپ اپنی رقم لگائیں گے کسی سے وصول نہیں کریں گے اور اس کو فٹ چارج ڈیکلیئر کر دیں گے بس آپ مرمت کروا لیجیئے آپ کو خرچ کرنے کی اجازت ہے ۔ ایک بات لوکل گورنمنٹ آفیسر کے بارے میں تھی کہ وہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کی وزٹ کریں پہلے ہی ایڈیشنل سیکرٹری اور ڈائریکٹر جنرل لوکل گورنمنٹ جو کہ سارے پنجاب کے لیے انسپکٹنگ آفیسرز ہیں مختلف اضلاع اور ڈویژنل ہیڈکوارٹرز کا معائنہ کر رہے ہیں اور موقع پر شکایات کو بھی دور کر رہے ہیں تو یہ مسئلہ جاری رہے گا ۔ نان ۔ ایل ۔ سی ۔ ایس سٹاف کی ٹرانسفر کا مسئلہ بھی پیچیدہ ہے ۔ آپ افیشینی اینڈ ڈسپلن رولز کے تحت اس کے خلاف کارروائی کیجیئے ۔ میں آپ کی اطلاع کے لیے عرض کردوں کہ کسی کمشنر نے کسی ممبر کو misconduct کی بنا پر remove نہیں کیا ۔ اشتہارات کے بارے میں حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ اس میں آپ کو 25 فیصد رعایت ملتی ہے اگر یہ اشتہارات محکمہ اطلاعات کی معرفت دے جائیں ۔

جناب گورنر : میرا خیال ہے کہ ان کا سوال یہ تھا کہ اس کو decentralize کریں ۔ I dont see why it can not be decentralized.

سیکرٹری اطلاعات : اگر اجازت دیں تو میں معزز ممبر کو بتا دوں کہ آیا اشتہاروں کو decentralize کر سکتے ہیں ۔ یہ حکومت کا فیصلہ ہوا تھا اور اس فیصلے کے پس منظر میں بہت سی باتیں تھیں ایک یہ بھی کہ پریولیجز وکل ایریا میں ہوتی ہے یہ آج سے کئی سال پہلے سے شروع ہوا تھا اور یہ misuse ہو رہی تھی ۔

جناب گورنر : میں decentralization کا قائل ہوں آپ اور ہم بیٹھ رہے ہیں کچھ decentralize کر رہے ہیں ۔

نوابزادہ غلام قاسم خان خاکوانی : It must be discussed in the subject committee

جناب گورنر : آپ کر لیں ۔ آپ کی بحث کے بعد معاملہ میرے پاس آئے گا جہاں decentralize کر سکتے ہیں وہی کر لیں گے ۔

سیکرٹری تعلیم : آج سے چند ماہ پیشتر جب میں نے سیکرٹری تعلیم کا چارج سنبھالا تو میں نے صورتحال کا جائزہ لیا تو ہر شعبے کی صورتحال غیر تسلی بخش ہے ۔ تو اس سلسلے میں کچھ فیصلے ہوئے ۔ پرائمری تعلیم کا سیکٹر آپ لوگوں کو دیا گیا ہے ۔ سکولوں کی عمارات کے لیے پچھلے سال 18 کروڑ روپے دیے گئے تھے اس سال یہ پروویژن 27 کروڑ دی گئی ہے ۔ اب ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر ایک تو اپنے سکولوں کے اپنے محکمہ تعلیم کا آفیسر ہے اور دوسرے وہ آپ لوگوں کا یعنی ڈسٹرکٹ کونسل کا پرنسپل سٹاف آفیسر ہوگا جو آپ کے ساتھ کلی رابطہ رکھے ہوئے ہے مثلاً آپ نے دیکھا کہ تمام پرائمری سکولوں کو مڈل اور مڈل سکولوں کو ہائی ہمیشہ افسر کر دیا کرتے تھے لیکن ہم نے کہا کہ افسر اس کو نہیں کریں گے بلکہ پبلک کے نمائندے کریں گے ۔ اور مجھے خوشی ہے یہاں اس بات کا اعلان کرنا پڑتا ہے کہ آپ لوگوں نے 77 ۔ سکولوں کو اپ گریڈ کیا ہے ۔ اور جو پرائمری لیول پرچیز ہے وہ ساری کی ساری ہم آپ کے لیے Institutionalise کر رہے ہیں ۔

سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو : پٹواری سے متعلقہ شکایت کے متعلق عرض ہے کہ اب جمع بندی اور گرداوری کی کاپیاں مراکز میں رکھ دی جائیں گی ۔

جناب گورنر : میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بڑا دلچسپ مسئلہ ہے ۔ انہیں پہلے ہم سبجیکٹ کمیٹیوں میں لے جاتے ہیں پھر اس پر عام بحث کریں گے ۔ اس میں آپ بھی حصہ لیں اس کے علاوہ گوشہ ڈیڑھ گھنٹہ اگلے

... ر میں بھی اس مسئلہ کے لیے دیں گے ۔ بڑا دلچسپ ہے یہ پٹواری اور رجسٹریشن کا مسئلہ اور سینئر ممبر صاحب کو بھی یہاں کھڑا کریں گے ۔

سیٹھ محمد عبدالرحمان : جناب والا ! ٹھیک ہے ۔ ہم بھی اس کے لیے تجاویز پیش کریں گے ۔

سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو : ٹھیک ہے ۔ جیسا کہ گورنر صاحب نے فرمایا ہے ۔ آپ تجاویز سبجیکٹ کمیٹیوں میں پیش کریں وہاں پر بھی غور ہو جائے گا ۔

سیدہ ساجدہ نیئر عابدی : ہم زمینداروں سے بھی کوئی نمائندہ بلا لیں ۔

جناب گورنر : ٹھیک ہے ۔ آپ بھی آ جائیں ۔ آپ کو دو سبجیکٹ کمیٹیاں چاہیئے تھیں ۔ ایک لاء اینڈ آرڈر کے متعلق ہے یہ بھی میرے خیال میں ہو سکتی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور دوسری سبجیکٹ کمیٹی انفارمیشن سے متعلق ہے ۔ میرے خیال میں اس کی بھی کمیٹی بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ لائسنسز کا ذکر بھی آیا ہے میں نے ہوم سیکرٹری سے کہا ہے کہ وہ اپنے دیکھے ان علاقوں میں جہاں سور زیادہ ہوتے ہیں وہاں ہم لائسنس دینے کو کوشش کریں گے ۔ اصولی طور پر تو میں اس سے اتفاق کرتا ہوں ۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ ہر تین مہینے کے بعد اجلاس ہو اور ہم یہاں مل بیٹھیں اور سبجیکٹ کمیٹیوں کو بھی ٹائم ملنا چاہیئے تاکہ آپس میں مشورہ کرسکیں ۔

گورنر پنجاب کا صوبائی کونسل پنجاب کے اراکین سے خطاب

جناب گورنر لیفٹیننٹ جنرل غلام جیلانی خاں : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معزز اراکین صوبائی کونسل السلام علیکم !

سب سے پہلے میں اپنی اس بے پایاں مسرت کا اظہار کرنا چاہتا ہوں جو مجھے پنجاب کونسل کے اس اجلاس میں شامل ہو کر ملی ہے ۔ اپنی موجودہ ذمہ داری سنبھالنے کے بعد میں آپ میں سے بیشتر ارکان سے مل چکا ہوں ۔ سبجیکٹ کمیٹیوں کے اجلاس میں اور مختلف اضلاع کے دوران اور

ملاقاتوں میں جس طرح آپ نے مسائل کی نشاندہی کی ۔ اس سے میں ایک ہی نتیجہ پر پہنچا ہوں ۔ کہ آپ علاقائی اور قومی مسائل کے حل میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں ۔

بلدیاتی اداروں کو جمہوریت کی بنیاد تصور کیا جاتا ہے ۔ ان کی عدم موجودگی جمہوری عمل میں خلا کا باعث بنتی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت نے گیارہ سال کے طویل عرصہ کے بعد ان اداروں کو نہ صرف جمہوری شکل دی بلکہ انہیں بااختیار اور موثر بنانے کی کوشش بھی کی ۔ اب کنٹرولنگ اتھارٹی کے نظریہ کو ختم کر دیا گیا ہے ۔ بلدیاتی ادارے اپنا بجٹ خود منظور کرتے ہیں ۔ خود ہی ٹیکس کی تجاویز کی منظوری دیتے ہیں اور اپنی ترقیاتی سکیمیں خود مرتب کرتے ہیں اور خود ہی ان پر عمل در آمد کراتے ہیں ۔

ان اداروں کو مزید تقویت دینے کے لئے بیشتر محکمہ جات کے ضلعی سطح کے کچھ اختیارات و فرائض جو پہلے ڈپٹی کمشنر و دیگر اہلکار ادا کرتے تھے اب مقامی کونسلوں کو سونپ دیئے گئے ہیں ۔ علاوہ ازیں سرکاری ملازمین کو ہدایات دی گئی ہیں کہ وہ اہم معاملات کو سلجھانے میں لوکل کونسلوں کا تعاون حاصل کریں ، اس ضمن میں علاقہ مجسٹریٹوں اور پولیس کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ امن و امان قائم رکھنے اور دیگر امور میں آپ سے وقتاً فوقتاً ملتے رہیں ۔ اور آپ کا مشورہ اور آپ سے مدد حاصل کرتے رہیں ۔ سرکاری ملازمین کو یہ ذہن نشین کرا دیا گیا ہے کہ وہ لوکل کونسلوں کے ساتھ بھر پور تعاون کریں ۔ روزمرہ کے معاملات میں ان کی مدد کریں اور انہیں ماہرانہ مشورہ دیں اور جب کبھی لوکل کونسل کے ایجنڈے میں کسی محکمے کے متعلق کوئی معاملہ زیر غور ہو یا لوکل کونسلوں کو کسی محکمے کی رہنمائی کی ضرورت ہو تو اس محکمے کے سربراہ یا باخبر نمائندے کو اجلاس میں بلایا جا سکتا ہے ان تمام اقدامات سے حکومت کی اس خواہش کا اظہار ہوتا ہے کہ کاروبار حکومت میں ہر مرحلہ پر آپ کو شامل کیا جائے ۔

بلدیاتی اداروں کی پچھلے آٹھ ماہ کی کارکردگی کا جائزہ لینے سے واضح ہوتا ہے کہ آپ میں کام کرنے کا بے پناہ جوش و جذبہ موجود ہے - ضرورت اس بات کی ہے کہ اس جذبہ کو صحیح راستے اور سمت پر لگایا جائے - اس نظام کے ذریعے جو تبدیلی آپ لانے کے خواہشمند ہیں اسے بڑی ذمہ داری ۔سمجھ بوجھ اور ثابت قدمی سے لایئے اس ابتدائی دور میں نئی تبدیلیوں کو لانے میں کچھ وقت ضرور لگے گا - دوسرں کے تجربے سے رہنمائی حاصل کیجئے ۔ مگر ضروری نہیں کہ اسے مکمل طور پر اپنایا جائے کیونکہ ایسا کرتے ہوئے ہمیں اپنے حالات کو پیش نظر رکھنا ہوگا ۔

آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ کسی ادارہ کو کامیابی سے چلانے کے لئے اس کے متعلقہ افراد میں احساس ذمہ داری اور نظم و ضبط کا ہونا بے حد ضروری اور ناگزیر ہوتا ہے - اس ضمن میں ہمیں اپنی رہنمائی کے لئے از خود ایک ضابطہ اخلاق وضع کرنا چاہیے جو ہمارے لئے مشعل راہ بن سکے - اور ہم اس پر عمل کرنے کے از خود پابند ہوں -

بلدیاتی نظام جمہوریت کی اساس ہے - رواداری کے بغیر جمہوریت کا تصور ممکن نہیں - ہمیں ان اداروں کو کامیابی سے چلانے کے لئے رواداری کا نہ صرف اظہار کرنا ہوگا بلکہ اس کا عملی ثبوت بھی دینا ہوگا - ہمیں ایک دوسرے کے خیالات کی قدر کرنا اور مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرنا ہوگا - یہ نہ صرف آپ کے بلدیاتی اداروں کو چلانے کے لئے ضروری ہے بلکہ قومی یکجہتی ، ملکی استحکام اور قومی وقار کے لئے بھی ضروری ہے - اس کے حصول کے لئے آپ کو اپنے ذاتی اغراض کو بالائے طاق رکھنا ہوگا - اور جرات مندی کا اظہار کرنا ہوگا ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس معیار پر پورا اتریں گے -

خواتین و حضرات ! اس ملک کی بیشتر آبادی دیہات میں رہائش پذیر ہے - حکومت دیہی عوام کی فلاح و بہبود اور اقتصادی و معاشرتی ترقی کے لئے شب و روز کوشاں ہے - ہمیں جدید سہولتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے دیہات کو رہنے کے قابل بنانا ہے - دیہی علاقوں میں پچیس سو میل لمبی سڑکوں کی تعمیر - گاؤں گاؤں بجلی مہیا کرنا - پینے کا صاف پانی فراہم کرنا - تعلیم اور صحت کی سہولتیں بہم پہنچانا اور چھوٹی گھریلو

محنتوں کی حوصلہ افزائی حکومت کے اسی جذبہ کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے آپ کی بھر پور مدد اور آپ کا تعاون درکار ہے۔ اس مرحلہ پر میں آپ کی توجہ بلدیاتی نظام کے ان اداروں کی طرف بھی دلانا چاہوں گا جو اس نظام کا اہم اور بنیادی حصہ ہیں۔ میرا مطلب یونین کونسلوں سے ہے۔ یہ ادارے دیہات میں بسنے والے کروڑوں لوگوں کی نہ صرف نمائندگی اور قیادت کرتے ہیں بلکہ بہت حد تک ان کی فلاح و بہبود کے ذمہ دار ہیں۔ ان کو مضبوط بنانا نہایت ضروری ہے۔ انہیں کسی طور پر بھی یہ احساس نہیں ہونا چاہیے کہ ان کے معاملات کو مناسب توجہ نہیں ملتی۔ میں آئندہ دوروں میں یونین کونسلوں کے نمائندوں سے ملوں گا اور ان کی ضروریات اور مشکلات کا جائزہ لوں گا۔ علاوہ ازیں یونین کونسلوں میں بہتر کارکردگی اور تعمیر و ترقی کے جذبہ کو فروغ دینے کے لئے حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہر ضلع میں ایک ایسی یونین کونسل کو جو اپنی آبادی کے لحاظ سے قانون کے دائرہ کار میں رہ کر سب سے زیادہ ٹیکس وصول کرے گی۔ ایسے سال بھر کی کارکردگی دیکھنے کے بعد پچاس ہزار روپے کی گرانٹ دی جائے گی۔ اسی طرح ہر ضلع کی یونین کونسل جو اپنے ترقیاتی منصوبوں میں سب سے زیادہ مالیت کا کام اپنی مدد آپ کے تحت کرائے گی اسے بھی سال کے آخر میں پچاس ہزار روپے کی خصوصی گرانٹ دی جایا کرے گی۔

آج اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ لوگوں میں اپنی مدد آپ کے جذبہ کو فروغ دیں اور انہیں اپنے مسائل اور وسائل سے پوری طرح آگاہ کریں۔ ایسی کچھ مثالیں موجود ہیں کہ لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت لاکھوں روپے کی مالیت کے منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچائے ہیں۔ ضرورت صرف انہیں ترغیب دلانے اور ان کی رہنمائی کرنے کی ہے۔ جس کی آپ سے توقع کی جاتی ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ حکومتوں کے وسائل محدود ہوتے ہیں اور عوام کی مدد کے بغیر تمام مسائل حل کرنا ممکن نہیں ہوتے۔

بعض چیئرمین حضرات نے اشارہ کیا ہے کہ کچھ بلدیاتی اداروں کے بعض ملازمین کو زیادہ اختیارات دے دیئے گئے ہیں ۔ اس سلسلہ میں حال ہی میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کونسلوں کے کچھ اختیارات محض چیئرمین حضرات کو دیئے جائیں اگر وہ اپنے اختیارات وائس چیئرمینوں یا ملازمین کو منتقل کرنا چاہیں تو وہ مقامی کونسلوں کی منظوری لے کر ایسا کر سکیں گے ۔ اس سلسلہ میں بزنس رولز (Business Rules) اور دیگر قواعد میں مناسب ترامیم کی جا رہی ہیں ۔

ان تمام سرگرمیوں کے علاوہ حکومت وطن عزیز میں اسلامی معاشرہ قائم کرنے کے لیے کوشاں ہے ۔ اس سلسلہ میں کئی ایک اقدامات اٹھائے جا چکے ہیں ۔ جن کا آپ کو بخوبی علم ہے ۔ آج ہم بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں کہ پاکستان کو اقوام متحدہ میں عالم اسلام کی نمائندگی کا اعزاز حاصل ہوا ہے اور یہ کہ پاکستان کو دو مسلمان ممالک ایران اور عراق کی حالیہ لڑائی میں مصالحت کا جائزہ لینے کے لیے متفقہ طور پر چنا گیا ہے ۔

خواتین و حضرات ! جہاں تک موجودہ اجلاس کا تعلق ہے آپ نے پنجاب کی ترقیاتی سرگرمیاں اور سالانہ پروگرام کی سکیموں کی پیش رفت کے متعلق رپورٹ سن لی ہے ۔ پنجاب کے دیہات میں بجلی پہنچانے کے منصوبوں اور انسداد سیم و تھور اور اصلاح اراضی کے منصوبوں کا مختصر جائزہ بھی سنا اور اس پر اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا مختلف محکموں کی کارکردگی بہتر بنانے کے لیے آپ نے جو مفید مشورے اور تجاویز دی ہیں ان پر انشا اللہ پورا پورا غور کیا جائے گا ۔ سبجیکٹ کمیٹیوں کی جو تجویز قابل عمل ہوں گی ان کی منظوری بھی دے دی جائے گی ۔

آخر میں میں سب اراکین کونسل کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے بڑے جوش و خروش سے اس کونسل کے اجلاس کو کامیاب بنایا اور

ہمیں بہت سے تعمیری اور مفید مشوروں سے نوازا مجھے امید ہے کہ آپ ہمیشہ اسی طرح تعمیری کردار اور گرم جوشی کا مظاہرہ کرتے رہیں گے ۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو ۔

پاکستان پائندہ باد

آخر میں مولانا عبدالقادر آزاد خطیب بادشاہی مسجد لاہور نے ملک استحکام ، جنرل محمد ضیاء الحق ، صدر پاکستان کی اسلامی نظام کے قیام کے سلسلے میں کوششوں کی کامیابی اور ایران و عراق کے درمیان مصالحت کے لیے دعا مانگی ۔

غلام محمد درانی

معتمد

صوبائی کونسل پنجاب